22

HIKAYAT-E-HIND

# حکایات ہند

تصویر بادشاہ دہلی

دوبارہ صحیح ہوکر امریکین مشن پریس لکھنؤ مین پادری کریون صاحب کے اہتمام سے چھپی

سنہ ۱۸۷۵ع

# حصّہ پہلا

# قدیم ہندوستان

## باب پہلا

### ہندوستان مین مسلمانون کے حملہ سے پیشتر ۱۰۰۱ء تک کا بیان

### دیباچہ

ہندوستان ایشیا کے دکن مین آباد ہے۔ اوتّر مین ہمالہ کے پہاڑ پورب مین ملک برمہا اور خلیج بنگالہ دکن مین ہند کا سمندر اور پچھم مین بحر عرب بلوچستان اور افغانستان اوسکی حدین ہین۔ ہندوستان کا انتہا ورجہ حصہ شمالی کشمیر اور انتہا درجہ حصہ جنوبی راس کماری کہلاتا ہے۔ اونکے درمیان قریب ۱۹۰۰ میل کا فاصلہ اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی قریب ۱۵۰۰ میل ہے

بندھیا کے پہاڑ ہندوستان کے بیچون بیچ ہوکر اوتر اور پورب کے گوشہ کو چلے گئے ہین۔ اونکے اوتّر کا ملک ہندوستان کہلاتا ہے۔ پہلے تمام دکھنی

حصہ کا نام دکن تھا۔ اب دکن مین صرف وہی ملک شامل ہین جو کرشنا اور نربدا
ندی کے درمیان واقع ہین۔ کرشنا کے دکن سب ملک دکھنی ہندوستان کہلاتا ہے
نام انڈیا سے یہان کے باشندون نے اس ملک کو نہین جانا۔ لیکن پہلے اسکو
یونانی مورخون نے استعمال کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام دریاے انڈس سے کچھ علاقہ
رکھتا ہے۔ پیچھے سے یہ لفظ لوگون پر استعمال کیا گیا۔ ہندو۔ دکھنی ضلعون سرحد
انڈس پر۔ سندھ اور آخرش اس تمام جزیرہ نما پر مستعمل ہوا

ہندوستان مین قریب پندرہ ۱۵ لاکھ میل مربع زمین اور آبادی چوبیس ۲۴ کرور
سے زیادہ ہے۔ اسکے باشندے مختلف قومون مین مشترک اور زبان آئین قانون
اور رسمیات مین ایک دوسرے سے علحدہ ہین۔

ہندوستان کی تاریخ تین حصون پر منقسم ہے یعنی ہندو مسلمان اور انگریزون کا بیان
ہندؤن کا زمانہ ابتدا آبادی سے مسلمانون کے حملون قریب سنہ ۱۰۰۰ع تک اور مسلمانون
کی تاریخ محمود کے وقت سے محاربہ پلسیی ۱۷۵۷ع تک پھیلتی ہے۔ انگریزی سوداگرون
نے قریب سنہ ۱۶۰۰ع مین ہندوستان کی سوداگری شروع کی۔ لیکن پلسیی کی فتح نے
انگریزی سلطنت کی بنیاد پورب مین قایم کردی ۔

## ہندوستان کے قدیم باشندونکا بیان

کتاب پیدایش کے پہلے دس بابون مین ہم انسان کی پیدایش اوسکی نافرمانبرداری

اور طوفان کا بیان پاتے ہین - طوفان کے بعد حضرت نوح اور اونکے بیٹے شیم ہیم وجیفتہ دریاے دجلہ اور فرات کے قریب آباد ہوے - اونکی نسل بہت جلد بڑہی - جب بابلستان مین خدا نے اونکی زبان مین تفرقہ ڈالدیا تو وے جُدا ہوئے اور رفتہ رفتہ روے زمین پر پہیل گئے -

معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے قدیم باشندے سیتہین قوم ہین جو کہ بنی آدم کی پراگندگی کے تہوڑے ہی دن بعد اِس ملک مین داخل ہوئے ہونگے - اوترپچہم کی گہاٹیون سے اوترکر پہلے وے پنجاب کے سیراب نشیبون اور گنگا کے بڑے میدانون مین آباد ہوئے - کچہ دنون تک اونکا دکہنی سفر نربدا ندی کے گہرے نالون کے سبب موقوف رہا - باشندون کی نئی جماعتون کے ریلے سے آگے بڑہکر اونہون نے اِس سرحد کو فتح کرلیا اور رفتہ رفتہ دکن مین داخل ہوئے یہانتک کہ راس کماری تک پہونچ گئے ❊

سیتہین قوم وسعت کے ساتہ پہیل گئی ❊ یورپ کے انتہا شمالی حصہ مین جو زبانین بولی جاتی ہین اونکے تجربہ اور امتحان سے ثابت ہوتا ہے کہ وے لوگ بہی اونہین دکہنی ہندوستان والون کے خاندان سے علاقہ رکہتے ہین

ہندوستان کے قدیم رہنے والون کا حال ہمکو بہت کم معلوم ہے - اسوقت کے پہاڑی اور جنگلی قومون کا جو کہ اونہین کی نسل سمجہی جاتی ہین کچہ تہوڑا سا حال بیان کرتے ہین

بِل جو کہ وسط ہند کے جنگلون مین پہرتے رہتے ہین کالے اور پست قد اور اونکے
سر اور ڈاڑہی کے بال پریشان اور گندہ ہوتے ہین - اونمین بعض تو قریب قریب
وحشی ہین - لمبی گہاس کے اندر کمان پیرون سے کھینچکر تیر لگاتے ہین - گاے کا
گوشت کہاتے ہین اور نشہ کے شوقین ہین - اکثر راستباز اور اپنی عورتون کے
خاطر نواز ہین - دریاؤن کے پتہریلے کنارون اور نربدا کے چشمون کے گرد جنگلون
مین ایک قوم گونڈ رہتی ہے جو ابتک نہایت ذلیل ہے - اونکا رنگ کالا قد چہوٹا
مُنہ چپٹا اور آنکہین چہوٹی ہین - بعض گونڈ کچہ کپڑا نہین پہنتے - وے ذلیل جہونپڑون
مین اپنے سؤرون اور بہینسون کو لیکر رہتے ہین

پہاڑی قومین مورت نہین رکہتین - اونکا صرف مذہبی خیال یہ معلوم ہوتا ہے
کہ بہوتون کی پوجا مین خونریز قربانی یا بلدان کرتے اور دیوانہ وار ناچتے کودتے
ہین - انسانی قربانی کا خراب دستور اوڑیسہ کے کہنڈون مین جاری تہا

سیتہین قوم کے بعض آدمی جو میدانون مین رہتے تہے کچہ کچہ شایستہ تہے
ڈاسیس لوگون نے اوتر مین شہر بسائے ہتہیارون کے کارخانے کیئے گہوڑون
اور گاڑیون پر سوار ہوئے - اِس وقت کی پہاڑی قومون کو جب نئے باشندون
نے جنگلون مین بہگا دیا تو اون کا وہ درجہ جو پیشتر سے حاصل کیا تہا
جاتا رہا - جنگلی بہلون کا قول ہے کہ بہت زمانہ گذرا ہمارے سردارون نے

وسط ہندوستان کے چند خاص شہر اور قلعے بنائے تھے*

## اریا باشندون کا بیان

دوسرے ہندی جرمنی خاندان کے باشندے رہتے - ان لوگون کی جماعتون نے میانہ ایشیا سے پچھم طرف بڑھکر یورپ کے ایک بڑے حصہ پر دخل کرلیا - جرمنی اور انگریز اسی بڑی چوپانی نسل سے علاقہ رکھتے ہین - دوسری جماعتون نے اپنے مویشیون کے گلّے ساتھہ لیکر دکن پورب کی طرف سفر کیا اور اون گھاٹیون مین جو انڈس کو لگی ہین اوتر پڑے اور رفتہ رفتہ سیتھین اولاد کے خاندانون کو زیر کرلیا اسطرح انگریز اور ہندو اس ایکہی بڑے خاندان سے علاقہ رکھتے ہین یہ بات اونکے خال وخط اور زبانون کے یکسان ہونے سے ایسی ثابت ہے کہ مباحثہ کی گنجائش نہین - یورپ کی سرد آب وہوا نے زمانہ کی طولانی مین مغربی گشت کرنیوالونکے چمڑے سفید اور بدن شہ زور کردیئے اور شمسی ملک نے مشرقی جلاوطنون کا رنگ سیاہ اور جسم کمزور کیا - تین ہزار برس جدا رہنے کے بعد اوس ایکہی خاندان کی اولاد ہندوستان مین کچھ کچھ پہر متفق ہوئی اور اب ایکہی بادشاہ کی مطیع ہے چاہیئے کہ انگریز اور ہندو آپسمین بھائیون کیطرح ملے جُلے رہین

ہندوستان کے نئے باشندے اپنے تئین اریا کہتے تھے جس ملک سے وے آئے ہین اوسکا نام ابتک ایران یا فارس ہے - اریا لوگ پہلے

پنجاب کے میدانون مین آباد ہوئے - ویسے ڈاسیس لوگون کے ساتہ جنکو انہون نے
نے بدذات قوم خطاب دیا سخت لڑائیان لڑتے رہے - ڈاسیس لوگون نے اپنے
دشمنون کو اسقدر بار بار لوٹا کہ اسکے بعد بہت مدت تک اونکا نام قزاق مستعمل رہا -
ایریا لوگ چہوٹے چہوٹے قصبون اور گانون مین بسے اور کہیتون اور باغون مین جو
اونہون نے قدیم مالکون سے چہین لیے تہے غلّے اور میوے بوئے - مگر اکثر وے
گلہ بان تہے - بہیڑ بکریان گائے بیل بہینس گہوڑے اونٹ وغیرہ اونکے خاص
سرمایہ تہے - اونہون نے دستکاری مین بہی کچہ کچہ ترقی کی - کپڑے بنے - سونے
کے بالے اور جواہر کے مالے بنائے - گہوڑون پر سوار ہوئے اور زرہ بکتر پہنکر
گاڑیون پر چڑہکر برچہے لیکر لڑائیان لڑے - گرد و پیش کے ملکون مین سوداگری کی
سوداگرون نے دریاے سندہ سے اوترکر عرب کے سمندر مین دریائی سفر کیے
ایریا لوگون کی عورتون کو اِس زمانہ مابعد کی بہ نسبت بہت بڑی آزادی حاصل
تہی وہ باہر نکلتی اور سوار ہوتی اور بے پردہ عام دعوتون اور تماشاؤن مین آتی
جاتی تہین + ایریا لوگ رفتہ رفتہ گنگا کے میدانون مین پہیل گئے - کچہ زمانہ کے بعد
تمام ملک جو ہمالہ اور وندہیا پہاڑون کے درمیان واقع ہے ایریا ورتا یعنی ایریا
لوگون کا سکونت گاہ کہلانے لگا - حملہ آورون نے اصلی باشندون کو نیست نابود
نہین کیا بلکہ مثل اپنے غلامون کے اونسے کاشتکاری کرائی - سنسکرت زبان کی

زبان ہوئی اگرچہ کسیقدر سیتھین کے الفاظ و محاورات اوسمین شامل ہوئے ٭

## شمالی ہندوستان کی قدیم سلطنتین

اریا لوگ پیچھے سے ہندو کہلانے لگے - اونکی قدیم تاریخ کم معلوم ہے - معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتون پر تقسیم ہوگیا جنمین اکثر لڑائی رہتی تھی ہندوستان کے نہایت قدیم شہرون مین اجودھیا یا اودہ تھا - کہتے ہین کہ وہان راجون کے دو اصلی خاندان تھے لیکن اونکی تاریخ ایسی قصہ آمیز ہے کہ یہ بات کہنا بہت مشکل ہے کہ کون بات سچ ہے - سورج بنسی سورج کی اولاد اور چندر بنسی چاند کی اولاد ہونے کا دعوی کرتے ہین - یہ صرف غرور کی بات ہے جسطرح شہنشاہ چین آجتک اپنے تئین آفتاب و ماہتاب کا بھائی کہتا ہے -

راجہ رام چندر سے پیشتر کسی راجہ کا نام ایسا معلوم نہین ہوتا جسکی ہستی کا ہم یقین کر سکین - اجودھیا کو چھوڑ کر اونہون نے ملک دکن کے دکھن طرف جو اوس زمانہ مین بڑے بھاری جنگلون سے چھپا ہوا تھا سفر کیا - جس عرصہ مین وہ وہان تھے کہتے ہین کہ راون لنکا یا سیلون کا راجہ اونکی بی بی سیتا جی کو چرا لیگیا - جنگلی قومون سے جو اوسوقت دکھنی ہندوستان مین آباد تھے رام چندر جی نے مدد لی اور ایک سنگی پل کے وسیلہ سے جو قریباً اوس ٹاپو کو اس جزیرہ نما سے ملا دیتا ہے سیلون مین اوتر گئے اور اپنی بی بی کو واپس لیا لیکن صاحب علمون اور دانشمندونکو

بہت شک ہے کہ راجہ رام چندر کبھی جزیرہ سیلون مین نہین گئے ❊

پیچھے سے ایک مشہور نظم راماین لکھی گئی جو کہ رام چندر جی کی تاریخ ظاہر کرتی ہے

اپنا کلام دلچسپ کرنے کے واسطے کبیشر نے بہت عجیب وغریب قصّے لکھے آجتک

بہت ہندؤن کو یقین ہے کہ سیلون مین راچھس یا دیو رہتے ہین اور اوسکے راستو مین

سونے کا فرش ہے - قریب ستر برس سے سیلون سرکار انگریزی کے ماتحت

ہے اور بہت باتون مین ہندوستان کے موافق ہے

بعد ازان قدیم قومون کے معمولی دستور کے مطابق رام چندر کی شکل دیوتا کے

پوجا ہونے لگی - کہتے ہین کہ اونکے بعد بہت سورج بنسی راجا جانشین ہوئے - معلوم

ہوتا ہے کہ اونکی سلطنتون مین رفتہ رفتہ اجودھیا کا مرتبہ گھٹا اور لکھنو کے پچّھم قنوج

اول درجہ کا شہر ہوا - بڑے بڑے کھنڈل جو ابتک موجود ہین ثابت کرتے ہین کہ قنوج

ایک دفعہ نہایت عظیم الشان شہر ہو گا ❊

ہندؤن کی بڑی نظم مہابھارت مین جو لڑائی تحریر ہوئی دوسرا واقعہ واجب الغور

ہے چندر بنسی راجاؤن کے دو خاندان کورو ے اور پانڈو سے ہستنا پور کی ملکیت کی

بابت جو دہلی کے اوتر پورب طرف واقع ہے آپسمین لڑے بہت سے رفیق اس

مباحثہ مین شریک ہوئے - گجرات کے راجہ کرشن چندر پانڈو کے شریک ہو کر اس

لڑائی مین بہادر بنے پانڈون نے فتح پائی لیکن اونکے عزیز و اقارب اسقدر ضائع ہوئے

کہ اونھون نے ہستناپور کو چھوڑ دیا اور ہمالہ پر جاکر رنج کے سبب برف مین گل گئے۔
کرشن چندر کو خاص اونھین کے ملک مین کسی تیرانداز نے تیر سے مارا اور انکے
بیٹون کو مجبوراً گجرات چھوڑنا پڑا۔ اسطرح اس لڑائی کا غمگین انجام ہوا۔ سنہ عیسوی
کے چند صدی پیشتر یہ لڑائی ہوئی تھی لیکن زمانہ کی صحت مین بہت شک ہے + پانڈون
کی اولاد نے دہلی مین جہان تختگاہ بدل دیا گیا تھا بہت برسون تک حکمرانی کی۔ قنوج سے
باربار کی لڑائیون نے دونون سلطنتون کو کمزور کیا اور حملہ آورون کے واسطے گویا اونھین
سہل شکار بنا دیا۔

مگدہ کی سلطنت کچھ دنون تک قدیم ہندوستان مین نہایت زور آور رہی وہی ملک
اب بہار کہلاتا ہے۔ تختگاہ پالی بوتھرا دریاے گنگا پر رونق دار شہر تھا۔
مسیح سے قریب پانسو برس پیشتر دارا فارس کے بادشاہ نے پنجاب اور کسیقدر
ملک سندہ فتح کیا۔ کہتے ہین کہ جو خراج ہندوستان سے ملتا تھا اوسکی آمدنی کا قریب ایک ثلث تھا
سیڈن کا بادشاہ سکندر اعظم ہندوستان کا دوسرا حملہ آور ہوا سلطنت فارس کو
محکوم کرکے مسیح سے ۳۲۷ برس پیشتر وہ فوج لیکر سندہ کے پار اوترا اور پنجاب مین
چند فتحین حاصل کین۔ سکندر نہایت مشتاق رہا کہ تمام ملک فتح کرلیجئے لیکن اوسکی
سپاہ نے جو لڑائیون سے شل ہوگئی تھی ہمراہی سے انکار کیا۔ تب وہ سندہ ہوکر
سمندر مین اوترا اور مع فوج ریگستان ہوکر بابلستان کو پلٹ گیا*

سکندر کی وفات کے بعد اوسکے ایک سپہ سالار سلیوکس نے اوسکی سلطنت کے شرقی حصہ پر قبضہ کیا - اوسنے ہندوستان پر چڑہائی کی اور چندر گپت راجہ مگدہ دیس کے ساتھہ سخت لڑائی لڑا لیکن بعد ازان دونون مین صلح ہوگئی

چندر گپت کا پوتا راجہ آسوک نہایت رحم دل اور زور آور تہا اوسنے درخت لگائے کنوے کہدائے شفاخانے بنوائے اور غریبون کی بہت پرورش کی

میانہ ہندوستان مین مالوہ کی بڑی منزلت ہوئی - وہان کا راجہ بکرمادت علم و عدالت مین ایسا نامور ہوا کہ دریاے نربدا کے اوتر ہندو آج تک اپنے وقت کا اوسکے عہد سلطنت سے حساب کرتے ہین - یہ مسیح سے ۵۶ برس پیشتر بکرمادت کا سمبت کہلاتا ہے -

مالوہ کے راجون مین راجہ بہوج بہی نامور تہا جسکی بابت بہت حیرت انگیز قصے کہے گئے ہین - گیارہوین صدی مین وہ زندہ تہا :

دکن کے اوتر پچہم طرف مہاراشٹ دیس بڑا ملک ہے - اوسکی قدیم تاریخ نامعلوم ہے کہتے ہین کہ وہان کے ایک راجہ سالواہن نے بہت فتحین حاصل کین - لیکن عموماً جو روایتین اوسکی نسبت بیان کی گئین جہوٹ ہین - سالواہن کے ساکہے ، ۷ - اکثر دکن مین مشہور ہین

## جنوب ہندوستان کی قدیم سلطنتین

یہ ظاہر ہوچکا کہ ایریا لوگ شمالی ہندوستان مین پہیلے اور اپنی زبان اصلی باشندونکو

دی - دریاے نربدا سے اونکے عبور کرنے کے پیشتر بہت زمانہ گذر گیا تھا اور تب تک نوآبادون کی صرف قلیل جماعتین دکن مین گئین اس سبب سے سیتھین باشندونکی اصلی زبان قایم رہی - جنوبی ہندوستان کی زبانین عام عبارت مین دراوڑین کہلاتی ہین - انہین سے نہایت شستہ و آراستہ زبان ٹامل تلگی ہے جو کہ اس جزیرہ نما کے اضلاع جنوبی و مشرقی مین مروّج ہے - ان آراستہ ڈراوڈین زبانون مین سنسکرت کے الفاظ بہت شامل ہین مگر ٹامل زبان مین کم + وہ زمانہ جب دکن ہندوستان پہلے پہل سیتھین قومون سے آباد ہوا تھا نامعلوم ہے - اونہون نے شایستگی کی ترقی مین شمالی ہندوستان کے نوآباد برہمنون سے مدد پائی جو کہ غالباً مسیح سے قریب ۶۰۰ برس پیشتر اس ملک مین آئے تھے - پانڈین کی سلطنت نے جسکا تختگاہ مدورا تھا بہت پیشتر ترقی کی - تامل دیس کا شمال چولا راجاؤن کے ماتحت تھا جو مدراس کے پچھم کنجورم مین سلطنت کرتے تھے - پانڈین کی بہ نسبت چولا زیادہ مشہور تھے - ایک وقت گوداوری کے شمال تک اونکی فتحین ہوئین - راجاؤن کی ایک نسل نے ٹراونکور اور مالابار پر حکمرانی کی - اغلب ہے کہ کرناٹک یا کناری دیس ایک وقت ایک ہی راجہ کے ماتحت تھا بعد ازان بہت سی چھوٹی چھوٹی ریاستون پر تقسیم ہو گیا - کلنگہ یا تلنگانہ یعنی تلگو دیس مین ایک راجاؤن کی نسل جنکا حال بہت کم معلوم ہے حکومت کرتی تھی -

سنہ مسیحی کے بعد قریب دسوین صدی مین راجپوتون کا بڑا زور شور رہا لفظ

راجپوت کے معنی ہین (راجا کا بیٹا) راجپوت سورج بنسیون اور چندربنسیون کی اولاد ہونے کا دعوے کرتے ہین اونکے ملک راجپوتانہ مین جوکہ بیشتر راجستان یعنی راجون کا ملک کہلاتا تہا کچہ بڑے جنگل شامل ہین - راجپوت دلیر جانباز فیاض اور فی الجملہ راستباز تہے - وے افیون کہانے کے نہایت عادی تہے - قومین جنمین وے منقسم تہے اون سردارونکے ماتحت تہین جو رانا یا راجا کے کسیقدر مطیع تہے - اونمین اکثر لڑائیان رہتی تہین - اونہون نے کاروان اور قصبے لوٹنے کے واسطے بہت حملے کیئے - اور اپنے قیدیون پر بیرحمی ظاہر کی - عورتون کی بہت خاطرداری کرتے تہے مگر غریب اور مغرور راجپوت اکثر لڑکیون کو شادی کا خرچ بچانے کی غرض سے جسمین حماقتاً زرکثیر خرچ ہوتا تہا مارڈالتے تہے - خاوندون کی چتا پر بیوہ عورتون کا جلنا اون مین قدیم زمانہ سے جاری ہے +

## قدیم ہندؤن کا مذہب

انسان پہلے صرف ایک ہی سچّے خدا کی پرستش کرتے تہے - رفتہ رفتہ انہون نے اپنے خالق اکبر کا خوف و محبت چہوڑ دیا اور اپنی بدطبیعتی سے اپنے واسطے معبود بنائے قدیم قسم کی بُت پرستی مین سورج چاند اور ستارے تہے انسانون نے دیکہا کہ ان سے بہت فایدہ حاصل ہے پس خدا کی عوض جسنے اونہین پیدا کیا اونکو پوجنے لگے اجسام فلکی کو پوجتے پوجتے وے جلد ہر ایک شے کو جس سے

اونہون نے فایدہ پایا مثلاً پانی آگ ہوا پرستش کرنے لگے - ظاہر ہوتا ہے کہ ایریا لوگون کا
یہی مذہب تھا جبکہ وے ہندوستان مین آباد ہوئے تھے - رگ وید ہندؤن کی نہایت
قدیم متبرک کتاب ہے - لفظ وید کا ترجمہ ہے (علم یا بصارت کا چشمہ) اوسمین قریب گیارہ
ہزار رچا یا اشلوک اپنے مصنفون یا دیوتاؤن سے جنکا نام اون سے بخوبی ثابت ہے
استوتر مین ترتیب دیے گئے - یہ استوتر سُرتی کہلاتے ہین اِس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ جس زمانہ مین وے تصنیف ہوئے ایریا لوگ لکھنے سے ناواقف تھے - ہندؤنکو
یقین ہے کہ چارون وید اونکے دیوتا برمہاجی کے چارون مُنہ سے مکمل ہوئے -
خود ویدون سے ثابت ہے کہ یہ بات نادرست ہے - بہت استوترون مین انسان
مصنفون کے نام درج ہین - مصنّف اونکے بنانے مین دیوتون کی مدد طلب کرتے
تھے - جیسا ہندو کشمیر آج تک کرتے ہین - ویدون کے خاص دیوتا یہ ہین راجہ اندر
ہوا کے مالک برن گروہ آسمان کے مالک اگن آگ اور گرمی کے مالک اور سب
دیوتونکو ہوم جگ پہونچانیوالے - سورج صبح کی کرن چاند زمین سمندر دریاے سندھ پرستش
کی چیزین ہین - کل ۳۳ دیوتا اور دیویکا شمار ہے - اونکی قرابتین سلسلہ وار نہین وہی دیوتا جو ایک استوتر
مین باپ ہے دوسرے مین بیٹا ہے - وہی دیوی بعض وقت مان بعض
وقت بی بی ہے - ویدون مین بُتون کا بیان نہین ہے - آگ روشن رکھنا گھی اور
سوما درخت کا نشہ دار عرق چڑہانا خاص مذہبی عبادت ہے - انتخاب ذیل ہے

جو رگ وید کے ایک استوترمین درج ہے بہت سی دعاؤن کا مطلب دریافت ہوتا ہے
(اے راجہ اندر خوش ہو۔ مُنہ کھولو اپنی حلق پہیلاؤ ہماری پوجا سے خوش ہوئے
سوما درخت کے عرق پینے والے بجلی کڑکانے والے بہت مادہ گاوجنکے بڑے
بڑے ہون ہمکو عنایت کرو)۔ گائین اور اور جانور بہی جگ مین چڑہائے جاتے تہے
اشمید جگ یا گھوڑے کی قربانی مین بڑی برکت خیال کیجاتی تہی۔ صرف جانور قربانی
مین نہین چڑہائے جاتے تہے بلکہ بطور غذا بہی استعمال کیئے جاتے تہے۔ بیشک
گاے کا گوشت خود ویدون کے مصنّف کہاتے تھے۔ اوسکا اب یہ بہانہ ہے کہ
گاے جو جگ مین چڑہائی جاتی تہین پہر جلائی جاتی تہین۔ لیکن اسکے لیے خفیف دلیل
بہی نہین ہے۔ قدیم ہندو گوشت خوار تھے + ویدون کے قدیم استوترون مین
آواگون کی تعلیم کا کچہ نشان بہی نہین پایا جاتا اونمین نہین لکہا ہے کہ انسان قالب حیوانی
مین پیدا ہوتا ہے + ذاتون کا رسم ویدون کے زمانے مین شروع نہوا۔ ہم اونمین
چہتری بیس سودر کا بیان نہین پاتے اور اگرچہ برہمنون کا ذکر ہے تاہم پروہتون
کے چند خاندانون مین صرف ایک ہی خاندان تہا جو جگ کرانے مین مدد دیتا
تہا۔ یہ ناپاکی کا مسئلہ یعنی چہونا کہانا پینا ویدون مین نہین ہے

کہتے ہین کہ چارون وید سے رگ وید نہایت قدیم ہے قیاس کیا جاتا ہے
کہ مسیح سے قریب بارہ سو برس پیشتر یہ وید تحریر ہوا تہا دوا ور وید خصوصًا رگ

ویدکے انتخاب سے جگون مین خوش الحانی سے پڑہنے کے واسطے مرتب ہوئے جو تہا وید پچہلے زمانے مین تصنیف ہوا+ویدکے زمانے کے بعد ہندوون کے کئی سو برس تک کا حال ہمکو تحقیق نہین + منوکے قانون سے ظاہر ہوتا ہے کہ برہمنون نے اوس زمانے مین ذات کا رسم ظاہر کیا - چونکہ لکھنا نا معلوم تہا لہذا اون استوترکے حفظ کرنے مین جو جگ مین پڑہے جاتے تہے بہت وقت صرف ہوا - برہمنون نے خصوص اِس کام مین ایسا دل لگایا کہ وے اور سب سے جلد فایق ہوئے -

منوکے بیان کے مطابق برہمن چہتری بیس اور سودر برہماجی کے منہ بازوران اور پیر سے جدا جدا پیدا ہوئے - یہ بیان برہمنون کے بیشمار دعوون کیواسطے بہانہ ہوا - سودر لوگ جنکی جماعت کثیر تہی ذلّت مین رہتے تہے - برہمنون نے بیان کیا کہ سودر صرف ہماری غلامی کے لیئے پیدا کیے گئے ہین اگر کوئی سودر کسی برہمن سے بدزبانی کرے تو لوہے کا چہٹا دس بالشت لمبا گرم کرکے اوسکے منہ کو داغنا چاہیئے - کہتے ہین کہ دیوتون کے نزدیک بہی برہمن قابلِ پرستش ہین اِس سے بآسانی ثابت ہے کہ یہ سب مضمون برہمنون کا ایجاد کیا ہوا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ سودر ایک قوم تہی جو غلامی کرنے لگی بعد ازان اونکا نام خدمت پیشہ مستعمل ہوا + قیاس کیا جاتا ہے کہ مسیح سے

پیشتر قریب چھٹی صدی مین منو کا قانون تصنیف ہوا ÷ سکہتے مین کہ حضرت عیسیٰ
مسیح سے قریب چھہ سو برس پیشتر شمالی ہندوستان کے ایک بادشاہی خاندان سے
سکیا یا گوتم نامے ایک شخص نے بودہ مذہب کے دستور سکہلاے لیکن اوسنے یہ دعوی کیا
کہ وقت بوقت ایسے انسان پیدا ہوئے جنہون نے اپنے بیشمار نیک اعمال کے وسیلے
سے تمام دانائی حاصل کی تہی اور بُدہ جو کہ لفظ بدہ یعنی دانائی سے مراد ہے کہلاتے تہے
اوسنے سکہلایا کہ ذات کچہ چیز نہین صرف ایک نام ہے نیک لوگ ذات مین اعلی اور
برادنی ہین ۔ اوسکا بڑا حکم یہی تہا کہ کسی جاندار کو نہ مارو ۔ بعض اوسکے معتقدین مُنہ پر کپڑا
باندھے پہرتے ہین تا کہ کوئی چھوٹا کیڑا بہی مُنہ مین نہ سما جاوے ۔ مگر سکیا نے اوس ایک
سچے خدا کی نسبت کچہ بیان نکیا ۔ اوسنے کہا کہ جان پر ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے پس
انسان کو ایسی لیاقت تلاش کرنا چاہیئے کہ وہ معدوم ہو یعنی ہستی سے چھوٹ جاے
مسیح سے ۵۴۳ برس پیشتر سکیا کی وفات کے بعد اوسکی مورت اور ہڈیان اور چیزین
جو اوسکے جسم کے نشان قیاس کیئے جاتے تہے پوجا ہوتی رہی ۔ اوسکے خادمون نے
دعوی کیا کہ دیوتا اور انسان ہماری پرستش کرین ۔

مگدہ دیس کے راجا اسوگ نے مذہب بودہ قبول کیا اور اوسکے وسیلہ سے
ہندوستان کے بہت مقامات مین اسکا رواج ہو گیا بلکہ اوسنے اپنا بیٹا اور بیٹی
مذہب بودہ کی ہدایت کے واسطے جزیرہ سیلون مین بہیجے ÷ مختلف مقامون مین

انکے بڑے بڑے مندر کہود ے گئے تھے - سنہ مسیحی کے بعد قریب پانچوین صدی کے ہندوون اور بودہ لوگون مین بڑی لڑائی ہوئی جسمین کہ بودہ قریبًا نیست ونابود ہوگئے + بعد ازان جین لوگون کا فروغ ہوا - یہ لوگ اگرچہ بعض باتون مین ہندونکے پیرو ہین لیکن بودہ مذہب والون سے بہت مناسبت رکھتے ہین - قریب تیرہوین صدی کے انہون نے برہمنون کے ہاتھ سے بڑی تکلیف اوٹھائی بہتون کے سر کاٹے گئے یا کولہو مین پیسے گئے - اب بھی مغرب ہندوستان خصوصًا گجرات مین بہت جین موجود ہین - بعض دولتمند مہاجن ہین -

ہندو وقت بوقت نئے دیوتا ایجاد کرتے رہے ویدون مین ۳۳ دیوتون کا شمار ہے مگر بعد ازان یہ شمار ۳۳ کرور سے بدل گیا +

برہماجی کا جو کہ تر ویعنی تین دیوتون مین سے ایک ہین ویدون مین ذکر نہین شیوجی نامعلوم ہین صرف بشن جی چھوٹے دیوتاؤن مین معلوم ہوتے ہین - درگاجی یا کالی جی گنیش جی رام چندر یا کرشن چند کا اونمین اشارہ نہین پایا جاتا + معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سے قریب ۵۰۰ برس پیشتر شمال ہندوستان مین شیوجی کے معتقدون کی افزایش ہوئی + نوایجاد دیوتونکی شہرت کیواسطے پران لکھی گئے - بعض قریب ہزار برس کے ہین دوسرون کو چارسو برس سے زیادہ زمانہ نہین گذرا - برہمنون نے بہت جاتون مین دعوی کیا کہ نئے دیوتا اون دیوتون کے اوتار ہین جنکی پہلے پوجا ہوتی تھی +

قدیم یہودی پیغمبر کی طرح ہم کہتے ہین اے ہندوستان جتنے تجہ مین شہر ہین اوتنے تیرے معبود ہین +

# حصہ دوسرا

## مسلمانون کا زمانہ

## باب دوسرا

### ۶۳۶ء مین عربون کے حملہ سے ۱۵۲۶ء مین شروع سلطنت مغل تک

---

۶۳۲ء مین محمد صاحب بانی اسلام نے رحلت کی - اونکے جانشینون نے جو کہ خلیفہ یا نائب کہلاتے تہے اہل عرب کو اپنے ملک ویران سے نکلکر دوسرے ملک فتح کرنے اور کل جہان کو اپنے قول کے بموجب سچے دین مین لانے کی ہدایت کی - محمد صاحب کا آئین یہ تہا کہ لوگ اونکا مذہب قبول کرین یا محصول سالیانہ دین جنہون نے ان دونون سے انکار کیا وہ سب قتل ہوئے - اس سبب سے جماعت کثیر مسلمان ہوگئی + بعد فتح ملک شام اہل عرب نے بہ سرگردگی خلیفہ عمر بغداد مین دریاے فرات پر قیام کیا - عمر نے ہندوستان کو عمدہ و زرریز سمجھکر بعزم تجارت گجرات و سندہ رود دجلہ کے دہانے پر بصرہ ایک شہر معروف تعمیر کیا - اہل عرب صرف

تجارت سے آسودہ نہ ہوکر ملک گیری کے مشتاق ہوئے - اور ۶۶۴ء مین کوہ ہندوکش سے اوترکر ہندوستان مین قیام کرنے کے واسطے کوشش کی لیکن باشندگان ہند نے پس پا کیا - پہر وہ دریاے سندہ کی راہ سے داخل ہوے اور بہت عورتین عرب مین پکڑ لیگئے - لیکن کچہ اونکر بیکے ۷۱۱ء مین اہل عرب پہر آئے اور سندہ فتح کرلیا جسپر ۱۳۰ برس قابض رہے پہر راجپوتون نے اونکو نکالدیا بعد ازان بہت برسون تک اہل عرب یا مسلمانون نے ہندوستان پر حملہ کرنیکا قصد نہین کیا -

## خاندان غزنی

کوہستان غور شاخ ہندوکش کے بیچ مین غزنی ایک شہر معروف ہے - الپتگین حاکم خراسان واقع فارس اس شہر مین آیا اور گروہ ملازمین سے اوسپر قابض ہوکر اپنے تئین بادشاہ فارس سے منحرف وخود سر ظاہر کیا اور سلطنت غزنی قائم کی - الپتگین ترکی غلام تہا - کہتے ہین کہ وہ اپنے مالک کو قلا بازی اور دیگر فن وفریب سے خوش کیا کرتا تہا - اوس عہد مین یہ دستور تہا کہ غلامان ہوشیار وفادار بڑے عہدے پاتے تہے - چونکہ الپتگین مرد عقیل وذی ہمت اور راستباز تہا پس بڑا رتبہ حاصل کیا - ترک لوگ خود تاتاریون کے غول مین تہے جنہون نے مغرب ایشیا کو فتح کیا - اور بعد ازان ہندوستان مین حکمرانی کی - اونہین سے اوس ملک کا جو کہ اب ترکستان کہلاتا ہے نام ہوا - تاتاری اہل عرب کی طرح چہار طرف گشت کرتے تہے سلجوک ترکیون کا زور آور گروہ تہا - الپتگین کے بعد

سبکتگین تخت نشین ہوا - ہندون نے دیکہا کہ وہ اور اوسکے لوگ ہمسے نہایت قریب ہین
پس ناراض ہوکر اتفاق کیا اور اونکو غزنی سے اخراج کرنے کے واسطے کوشش کی -
لیکن چونکہ وے مسلمان تہے لہذا اور مسلمانون نے سبکتگین کو مدد دی اور ہندو پس پا
ہوئے - مسلمان تمام ملک مغرب سندہ پر قابض رہے ۹۹۷ء مین سبکتگین مرا اور اوسکا
فرزند نامور محمود غزنوی تخت نشین ہوا +

## محمود غزنوی

محمود نے پہلی بات یہ کی کہ دربار فارس سے منحرف ہوکر خود مختار بن بیٹھا اور سلطان جسکے
معنی عربی مین بادشاہ ہین اپنا لقب رکہا - محمود فارسیون سے بیخوف ہوکر ہندوستان پر
جسکی دولتمندی سُنی تہی متوجہ ہوا اسنے بارہ مرتبہ بدفعات ہندوستان پر چڑہائی کی -
لیکن بجز پنجاب کسی مقام پر قبضہ نہین کیا - اوسنے فقط ملک اور شہر لوٹے اور لوٹ کا مال
اور قیدیونکو لیکر غزنی کو معاودت کی - قیدی فروخت ہوتے تہے اور اوسکے شہر مین ہندو
غلامون کی اسقدر جماعت تہی کہ ایک غلام دو روپیہ کو بکتا تہا - اگرچہ محمود مسلمان تہا تاہم
نو مرید کرنے کی بہ نسبت دولت جمع کرنے کے واسطے زیادہ خواہشمند رہتا تہا - اسی سبب سے
اوسنے فقط شوالون اور مورتون کو برباد کیا اور لوگون سے خراج لیا - لیکن مذہب کیواسطے
کسیکو قتل نہین کیا - اول سنہ ۱۰۰۱ء مین محمود نے ہندوستان پر چڑہائی کی - جیپال راجہ لاہور کو
مغلوب کیا - اور بہت سا خزانہ لیکر غزنی کو پلٹ گیا - کچہ عرصہ کے بعد دوسری اور

تیسری مرتبہ ہندوستان مین آیا - کوئی شخص اوسکو اور اوسکے سپاہیون کو روک نہ سکا -
تلنہ مین جب وہ چوتھی مرتبہ آیا - تو شمال ہندوستان کے راجاؤن نے اتفاق کیا - اور
مقابلہ پر فوج عظیم لائے - پہلے فتح ہوئی لیکن آخرش محمود نے ہندؤن کو بھگا دیا - محمود نے
دیکھا کہ مین ہندؤن کو مغلوب کر چکا ہون تو اونکے مشہور شوالہ نگر کوٹ کے لوٹنے کا قصد کیا
جو کہ ہمالہ کے دامن کوہ مین بنا ہے - کہتے ہین کہ دنیا مین جسقدر دولت کسی بادشاہ
کے خزانہ مین ہوگی اوس سے زیادہ اس مین موجود تھی - ہندو اوسکو بہت متبرک
سمجھتے تھے - کیونکہ ایک شعلہ زمین سے نکلتا تھا اور ہمیشہ جلتا تھا - مگر یہ تعجب کی بات نتھی
کیونکہ بعض مقامات فارس مین جب کسان اپنے جھونپڑون مین روشنی چاہتے ہین - تو اونکے
درمیان فقط ایک سوراخ بناتے ہین اوسمین بتّی دکھاتے ہین اور صاف شعلہ پاتے ہین
کیونکہ وہان زمین مین اسکے واسطے بہت روغن ہے یہ روغن نیفتہ کہلاتا ہے - شوالہ
نگر کوٹ کو مستحکم کیا گیا تہا لیکن محمود نے جلد لے لیا اور سب سونا چاندی جواہرات کثیر التعداد
غزنی کو لے گیا - اوسنے اپنی تختگاہ مین تین روز تک بڑی دعوت کی - سبکو اپنا خزانہ
دکھایا - اور محتاجون کو زر کثیر دیا - مگر ایسا طریق خدا کو ناگوار ہے وہ ہمکو اجازت نہین دیتا
کہ ایک سے چھینکر دوسرے کو دین - نگر کوٹ لوٹنے کے بعد محمود کئی بار ہندوستان
مین آیا اور ہر مرتبہ ملک مین اور آگے قدم بڑھایا یہانتک کہ آخرش گنگا کے قریب آگیا
پھر نوین بار قنوج مین آیا جسکی خوشنمائی اسقدر تھی کہ محمود بھی متعجب ہوا - چونکہ راجہ نکل آیا

اور اوس سے دوستی کی لہذا اوسنے کسی چیز پر ہاتھ نڈالا - لیکن متھرا مین جاکر مندر لوٹے

محمود دسوین اور گیارہوین بار ہندوستان مین آیا - لیکن سب حملون مین بارہوان یعنی آخری حملہ نہایت عجیب ہوا - اوسنے شوالہ سومناتھ واقع جنوب گجرات کی دولت اور خوشنمائی کا حال سُنا تہا - پس اوسکے لوٹنے کا قصد کیا - اگرچہ وہان پہونچنے مین بڑا بیابان ریگستانی جہان کہ آب و دانہ میسر نہ آیا بمجبوری طے کرنا پڑا - جب کہ اوسکا لشکر سومناتھ مین پہونچا تو دیکہا کہ راجپوت حفاظت کیئے ہین بہت دنون تک اوسکے لینے کے واسطے کوشش بیفائدہ کرتے رہے - آخرش راجپوتون نے بمجبوری حوالہ کیا - محمود مندر مین جو کہ تمام زر و جواہرات سے روشن تہا داخل ہوا - بڑی مورت کو خاص اپنے ہاتھ سے توڑا اور مندر کا سب خزانہ لیگیا - محمود گجرات سے اسقدر خوش ہوا کہ اوسنے چاہا کہ اوسکو اپنی ریاست کا مقام صدر بنائے - لیکن ایک سال رہنے کے بعد اِس ارادہ سے باز آیا - محمود کی فوج نے معاودت غزنی مین جنگل طے کرنے سے بڑی تکلیف اوٹھائی - اور وہ پھر کبھی ہندوستان مین نہین آیا -

جب محمود قریب المرگ ہوا تو تمام خزانہ زر و جواہرات اپنے روبرو منگایا اور اوسکو دیکھکر اِس خیال سے رویا کہ ایسا جلد ہمیشہ کے واسطے اسکو چھوڑنا پڑتا ہے اوسکے نوکر سمجھتے تہے کہ ہمکو انعام دیگا - لیکن اوسنے کچھ ندیا کیونکہ مرتے وقت اوسنے چاہا کہ سب خزانہ اپنے ساتھ لیجائے - محمود نے دولت اندوزی سے اپنے تئین خوش

رکہنے مین زندگی بسر کی اور موت کے تصوّر مین پریشان حال رہا کلام خدا ایسے آدمی
کے حق مین یہ فرماتا ہے (جو چاندی سے محبت رکہتا ہے وہ چاندی سے آسودہ نہوگا)
محمود علم کا بڑا شایق تہا - اوسنے غزنی مین ایک عظیم الشان مدرسہ بنایا جسمین مختلف
زبان کی بہت عجیب وغریب کتابین موجود تہین اوسنے خاص اپنی رعیت پر حکمرانی
خوب کی - محمود دو فرزند محمد اور مسعود چہوڑ کر مرا - جنہین باہم جیسا کہ بہائیون مین چاہیے
محبّت نہوئی - کیونکہ چہوٹے بہائی مسعود نے اپنے بڑے بہائی کی آنکہین نکال لین اور
تخت چہین لیا - مگر وہ عرصہ تک اپنی حکومت نہ رکہہ سکا کیونکہ سلجیوک نے اوسکو آرام
نہ لینے دیا - اور آخر شہر مرو کی قریب ایک لڑائی مین اوسکی فوج کو نیست نابود کر ڈالا
تب اوسکے بہتیجے احمد نے اپنے باپ کا تخت چہین لیا اور مسعود کو ہلاک کیا
سنہ اسے ۱۱۶۰ تک وہان صورت امن نہ رہی - افغانان غور نے جو کہ مغرب رویہ ممالک
کوہستانی مین آباد تہے غزنی پر چڑہائی کی اور ۱۱۶۰ مین آخری سلطان غزنوی نے شہاب الدین
بادشاہ غور سے شکست کہائی - اور ایک عرصہ تک مقید رہنے کے بعد قتل کیا گیا -
غزنی مین شہاب الدین کا قبضہ ہوا - اور اوسکی سپاہ نے لوٹا - اسطرح سلطنت
غزنی کا زوال ہوا - پہر راجہ دہلی نے مسلمانون سے پنجاب اور ۱۱۸۰ نگرکوٹ واپس
کرنے کے واسطے کوشش کی لیکن محروم رہا - بعد اسکے غوریون نے ہندوستان پر
حملہ کیا *

# غوریون کا بیان

شہاب الدین غوری ہندوستان مین سلطنت محمدی کا بانی ہوا- اوسوقت شمالی
ہندوستان مین چار بڑی سلطنتین تہین دہلی اجمیر قنوج گجرات - جب شہاب الدین
سلطنت غزنی کو تہ و بالا کرچکا اور کوی مسلمان مقابلہ کو باقی نرہا تو ہندوستان مغلوب
کرنے پر متوجہ ہوا وہ قریب دریاے سرستی مشرق رویہ ایک میدان وسیع مین آیا
جہان مقابلہ ہوا اور دہلی اجمیر کے راجگان ہنود سے شکست پائی - اس شکست سے
وہ ایسا شرمندہ ہوا کہ غزنی کو پلٹ گیا- اور اپنی خفت بہولجانے کے واسطے عیش و
عشرت مین مشغول ہوا - دو برس بعد پہر اوسنے فوج فراہم کی اور ہندوستان کو
آیا- مگر اس مرتبہ ہندون نے شکست پائی - راجہ اجمیر گرفتار ہوا اور مارا گیا-
اسیطرح اوسکی ہزارہا رعیت ہلاک ہوی- بہتون کو غلام بنالیا- شہاب الدین نے
دہلی بہی چہین لی - دوسرے سال قنوج اور بنارس پر قبضہ کیا - مگر جہوت
جوکہ قنوج سے خارج کیے گئے تہے مارواڑ مین گئے - شہاب الدین اپنی تختگاہ مین
بلائے جانے کی سبب ہندوستان فتح کرنے کے واسطے ایک صوبہ دار چہوڑ گیا
جسکو اوسنے اس خوبی سے انجام دیا کہ شہاب الدین کے مرنے پر بہت ملک ہندوستان
شمالی مسلمانونکے زیر تسلط رہا- شہاب الدین کی وفات کے بعد دریاے سندھ کے
مشرق و مغرب مین اوسکی سلطنت تین بادشاہتون مین منقسم ہوئی - صوبہ دار قطب الدین

دریاے سندھ سے گنگا تک ہندوستان کا بادشاہ اور فرمان رواے مملکت ہوا

## غلام بادشاہون کا بیان

قطب الدین دراصل ترکی غلام تھا جو کہ اپنی جوانمردی اور لیاقت سے اول صوبہ دار اور بعدہ ہندوستان کا سلطان ہوا - یہ سلسلہ جو کہ غلام بادشاہ کہلاتے ہین اوسنے قایم کیا قطب الدین جو کہ نہایت حاکم عقلمند تھا سنہ ۱۲۱۰ مین مرا اور اوسکا داماد التمش جو سابق مین غلام تھا جانشین ہوا - التمش نہایت جوانمرد تھا اوسنے سب حاکمون اور راجون کو مطیع کرنے کی کوشش کی - لیکن یہ بات آسان نہ تھی کیونکہ اگرچہ راجہ لوگ جتنے عرصہ تک فوج اسلام قریب رہتی تھی خراج گذاری کا اقرار کرتے تھے تاہم جب وہ فاصلہ پر جاتی تھی تو ہمیشہ خودمختاری اظہار کرتے تھے - دہلی غلام بادشاہون کا تختگاہ تھا التمش وہان مرا - شہر کے قریب نہایت بلند اور نہایت خوشنما ایک بیل پایہ ہے وہ قطب مینار یا قطب صاحب کا مینار جسکے نام سے وہ بنایا گیا تھا کہلاتا ہے - یہ مینار التمش کی سلطنت مین بنکر تمام ہوا - غلام بادشاہ سنہ ۱۲۸۹ تک ہندوستان شمالی مین حکمران رہے - کیقباد اونکا آخری بادشاہ مارا گیا - اور ایک افسر غور تخت نشین ہوا - اسکا نام جلال الدین تھا - اب غلام بادشاہون کا بہت کچھ مذکور نہین کہ بیان کیا جاوے - اونہون نے حاکمانِ اضلاع کو مردم آزاری مین دلیر کیا اور بہت لوگ مارے گئے - غلام بادشاہون کی عہد سلطنت مین مغلون نے اول مرتبہ

ہندوستان پر حملہ کیا - یہ مغل تاتار سے آئے اور نہایت وحشی مزاج لامذہب - اور لوٹ پر

بسر اوقات رکھتے تھے - جدھر آئے ہر شے کو برباد کر ڈالا - نہ خدا سے ڈرتے نہ

انسان کا خوف کرتے تھے - التمش کی سلطنت مین یہ لوگ ماتحت سردار چنگیز خان

ہندوستان مین داخل ہوئے - فارس سے سندھ تک تمام ملک مین پھیل گئے -

خونریزی و غارتگری کے بعد فارس کو پلٹ گئے - بار بار یہ جنگلی ہندوستان مین آئے

یہانتک کہ آخرکار مستقل قدم جمائے جیسا کہ آیندہ ملاحظہ مین آئیگا +

## سلطنت خلجی

جلال الدین ستر برس کی عمر مین تخت نشین ہوا - اور کیقباد بادشاہ مرحوم کے نابالغ

بیٹے کو ہلاک کیا - تاہم جلال الدین رعیت پر بیرحم نہ تھا - مگر کمزور اور انصاف کرنے

سے ڈرتا تھا پس ہر ایک کام خراب ہوتا گیا - اور مغل پنجاب مین آگئے - اس بات

سے خوف کہا کر اوسنے اونکی طرف کوچ کیا اور شکست دی تین ہزار مغل جنکو اوسنے

گرفتار کیا مسلمان ہوئے اور دہلی مین رہے - اوسکی سلطنت مین یہ بات عجیب ہوئی

کہ اول مرتبہ مسلمانون نے بسرگروہی علاء الدین برادرزادہ جلال الدین دکن پر چڑہائی

کی - جو کہ بندہاچل پہاڑ سے اوترکر مہاراشٹ دیس مین آیا - اور راجہ سے خراج لیا

علاؤ الدین اگرچہ بہادر غازی لیکن بیرحم اور شریر تہا - کیونکہ جب بادشاہ اوس کا

ضعیف چچا ملاقات کو آیا - اور بغلگیری کرنے لگا - تو اوسنے اوسکے مارنے کے واسطے

اپنے نوکرون کو اشارہ کیا اور بادشاہ بیگم اور دونا بالغ شاہزادون کو مار کر تخت چھین لیا لیکن
وہ بھی بآسانی اپنی حکومت برقرار رکھنے نپایا۔ کیونکہ قدیم دشمن مغلون نے مسلمانون کو آرام
کرنے نہ دیا۔ اونہون نے اوسکی سلطنت مین کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور بلکہ
دو مرتبہ دہلی کی دیوارون تک پہونچ گئے۔ لیکن علاؤالدین بہادر مشہور تہا اوسنے ہر مرتبہ
شکست دی۔ سنہ۱۳۰۶ مین آخری شکست کے بعد بہت برسون تک وے ہندوستان کو
نہین پہرے۔ علاؤالدین نہایت بیرحم تہا۔ ایک دفعہ اوسنے نوہزار قیدی مغلون کو
ہاتہیون سے کچلوا ڈالا۔ اور دوسری مرتبہ پندرہ ہزار کو ہلاک کیا اور اونکے زن و بچّون کو
غلام بنا لیا۔ علاوالدین نے راجپوتان مین چتّور کے رانا بہیم سین کی بی بی مسماۃ پدمنی کی
خوبصورتی سُنی اور اوسکو اوسکے شوہر سے طلب کیا۔ رانا نہایت پریشان ہوا۔
کیونکہ جب اوسنے اپنی بی بی دینے سے انکار کیا۔ تو بادشاہ چتّور محاصرہ کرنے کو فوج کثیر
لایا۔ تاہم اوس شہر کو لے نہ سکا۔ پہر اوس نے رانا سے درخواست کی کہ رانی کو شیشہ کی
آڑ سے دکہادو۔ اور کہا کہ اس بات سے مجکو تسلی ہوجائیگی۔ رانا نے ایسا ہی کیا۔ اوپہر
بمقتضاے مروت بادشاہ کے ساتھہ اوسکی لشکرگاہ کی سرحد تک گیا۔ لیکن دغاباز بادشاہ
نے اوسکو قابو مین پاکر گرفتار کرلیا۔ اور کہا کہ اگر مجکو اپنی بی بی ندیگا تو ہلاک کردونگا۔
جب پدمنی نے یہ بات سُنی تو کہا کہ مین جاؤنگی اور اوسکی بی بی بنکر اپنے شوہر کو
بچاؤنگی۔ سو وہ لشکر مین جانے پر آمادہ ہوئی۔ لیکن چند بہادران جسمدار

زنانی پوشاک پہناکر ہمراہ لیئے - بادشاہ نے اِس خیال سے کہ اوسکی خواصین
ہین حرم مین آنیکی اجازت دی - جبکہ جوان اندر پہونچ گئے تو نہایت جرأت سے
رانا کو جو کہ ملاقات کے واسطے اپنی بی بی کے پاس آیا تیز قدم گھوڑون پر سوار کر کے
دونو رانا اور اوسکی بی بی کو چتور مین پہیر لائے - اِس مایوس بادشاہ نے فوج کثیر جمع
کی اور چتور مین پہر آیا - رانا پہر سخت پریشانی مین مبتلا ہوا اور ایک شب خواب دیکہا کہ
ایک شخص نے آکر کہا کہ بغیر ہلاکت بارہ راجکمارون کے تمام شہر ہلاک ہونے سے نہ بچیگا
اوسکے بارہ جوانمرد بیٹے تہے جنہون نے اپنے باپ کی اعانت اور شہر کی محافظت کے
واسطے مرنا قبول کیا - ہر روز ایک بیٹا مارا جاتا تہا جسے کہ ہوا ایک کے سب مارے
گئے - یہ آخری بیٹا رانا کو سب سے عزیز تہا - پس وہ اوسکی ہلاکت کا روادار نہوا بلکہ
یہ کہا کہ تو بہاگ جا مین جان دونگا - راجپوتون مین ایک رسم مکروہ ہے کہ جب لوگ دیکہتے
ہین کہ ہم اپنے دشمنون پر غالب نہین ہو سکتے تو پہلے اپنی عورتون کو قتل کرتے ہین اور پہر لڑائی
مین گہسکر مرجاتے ہین - چتور مین کئی بڑے غار تہے جنہین کئی ہزار آدمی سما سکتے تہے - رانا نے
ان غارون مین بہت آگ جلوائی - اور سب عورتین بجماعت چند ہزار مع حسین پدمنی اونمین بہر دین
غارونکے مُنہ بند کر دیئے - اور غریب عورتین پریشان حالی سے ہلاک ہوگئین جب یہ ہوچکا تو رانا
بہی قتل ہوا - پہر پہاٹک کہولے گئے اور پہر ایک بہادر اوڑہنی یا اپنے قریب رشتہ دار عورت کی
کچہ چیز گہوڑے کے سر پر ڈالکر دوڑ پڑا اور لڑ مرا - یہ مایوس بادشاہ چتور مین آیا اور پدمنی

اور سب حسین عورتون کو مروایا گر کمال بیرحمی سے پیش آیا۔ اوس عہد سے جب سے کہ چتور کی عورتین اُسس بیرحمی سے ہلاک ہوگئین ہین آجتک وہ غار کبھی کھولے نہین گئے اور راجپوت انکو پاک و لایق تعظیم سمجھتے ہین + پہر علاؤالدین نے ۱۳۱۲ع مین دکن پر حملہ کیا۔ اور مہاراشٹ اور کرناٹک دیس فتح کیا۔ لیکن سب فتوحات کے بعد اوسکا انجام خراب ہوا بعض کہتے ہین کہ وہ زہر سے اور بعض کہتے ہین کہ رنج سے مرا کیونکہ بہت افسرون نے اوسکے برخلاف سازش کی تھی۔ اوسکے مرتے ہی مبارک نام ایک بیٹے کے سوا سب بیٹے مارے گئے۔ اور اوسکے ایک سپہ سالار کافور نے تخت چھین لیا اور پہر وہ مبارک کے ہاتھ سے مارا گیا مبارک ایک ہندو سپہ سالار سے خسرو کے ہاتھ سے قتل ہوا جسنے تخت چھین لیا۔ وہ بھی عرصہ تک تخت پر قابض نہ رہ سکا کیونکہ ۱۳۲۱ع مین تغلق نام ایک سپہ سالار سے وہ تخت نشین کیا گیا +

## خاندان تغلق

یقین تہا کہ تغلق حلیم و نیک مزاج بادشاہ ہو۔ لیکن اوسنے فقط تین برس سلطنت کی۔ اور اسطرح وفات پائی کہ وہ بنگالہ سے پہر آتا تہا اور اوسکا بڑا بیٹا جناخان تلنگانہ فتح کئے چلا آتا تہا دونون سے دہلی مین جہان کہ جناخان نے ایک شامیانہ معقول اپنے باپ اور بہائی کی اداے تکریم کے واسطے بنایا تہا ملاقات

ہوئی - لیکن شامیانہ اسطرح استادہ تہاکہ گر پڑا اور اون دونون کو ہلاک کیا - جہنا خان نے یہ ہوشیاری کی کہ خود اوسکے اندر نہ رہا پہر وہ بادشاہ پسندیدہ اور سلطان محمد کے لقب سے مشہور ہوا +

## سُلطان محمد

سلطان محمد بادشاہان دہلی مین نہایت زیرک اور عالم ہوا - لیکن وہ بہی نہایت بیرحم تہا - اوسکے فقط چند مخبوط کام بیان کرنا ضرور ہین - ایک یہ تہاکہ ا وسنے فوج کثیر فراہم کی - اور کہاکہ مین چین کو فتح کرون گا - وہ کوہ ہمالہ کے پار گیا لیکن سب غریب سپاہی برف سے نیست و نابود ہوگئے - اوسنے اپنی رعیت کو اسقدر ستایا کہ ہمیشہ بلوہ رہتا تہا - ادہر ایک فساد فرو کیا ادہر دوسرا پیدا ہوگیا - بنگالہ مسلمانون کی حلقہ اطاعت سے نکل گیا - کرناٹک اور تلنگانہ ہندوون نے واپس کر لیے - دوسری حماقت کی بات یہ تہی کہ اوسنے دہلی سے اپنا تختگاہ دولت آباد کو بدل دیا - بہت مغل جو کہ مذہب اسلام مین آگئے تہے وہ دہلی کی سلطنت مین رئیس عظام اور امیر جدیدہ مشہور ہوئے - سلطان محمد کے بعد فیروز اوسکا بہتیجا جانشین ہوا - یہ بادشاہ خوب تہا اوسنے فائدہ عام کے لیئے نالے حمام پل اور دار الشفا تعمیر کیئے - اسکے بعد تین بادشاہون کا حال لایق بیان کم ہے - سنہ ۱۳۹۸ء مین محمود تغلق تخت نشین ہوا - یہ بادشاہ کم عمر تہا چنانچہ بہت

راجگان ہنود نے قابو پایا - اور اپنے تئین خود مختار بنایا - بالکل ابتری رہی - خان تاتار
موسوم بہ تمرلنگ گروہ بیشمار لیکر ہندوکُش سے پار اوترا اور سیلاب کیطرح ہندوستان
شمالی مین آگیا اوسنے دہلی چہین لی اور بادشاہ کو نکال دیا - اور اپنی سپاہ کو پانچ روز تک
خونریزی و غارتگری کی اجازت دی بہر وہ اور اوسکے سپاہی جو کچہ پا سکے لیگئے -
اور لوگون کو حلقہ غلامی مین کہینچا - اور اسیطرح دہلی کو چہوڑ دیا - کچہ زمانے کے بعد
محمود دہلی مین آیا اور مر گیا - اوسکی وفات کے بعد ۳۶ برس تک کوئی بادشاہ نہوا
بالکل ابتری رہی +

## خاندان لودی

بعد ازان ایک خاندان افغان موسوم بہ لودی قریب ۸۰ برس تک دہلی مین
حکمران رہا - یہ شاہان لودی نہایت بیرحم و زبردست تہے اونمین سے آخری ابراہیم
نے ۱۵۲۶ء مین بابر سے پانی پت کی لڑائی مین شکست کہائی اور مارا گیا بابر اوس بیرحم
تمرلنگ تاتاری کی جسنے کہ دہلی لوٹی تہی چہٹی پشت مین تہا وہی سلسلہ شاہان مغل کا
بانی ہوا جنہون نے دو سو برس سے زیادہ ہندوستان مین جاہ و جلال
سے حکومت کی +

---

# باب تیسرا

## ہندوستان مین سلطنت مغل کا بیان سنہ ۱۵۲۶ء سے سنہ ۱۷۶۱ء تک

### بابر شاہ

بابر لڑکپن ہی مین یتیم اور اپنے چچا کے سبب سلطنت سے محروم ہو گیا تھا بہت برسون کے بعد
تمرلنگ کی طرح ہندوکش کے پار اوترا اور کابل مغلوب کر کے وہان کا بادشاہ ہوا۔
پھر اوسنے شمالی ہندوستان فتح کرنے کا ارادہ کیا جہان کہ بعد محاربہ پانی پت نہایت ابتری
تھی اوسنے دہلی اور آگرہ چھین لیا۔ اور قریب چار برس مین تمام ملک مقبوضۂ خاندان لودی کا
مالک ہوا ہندوؤن نے بادشاہ تاتاری کو بہ آرام نہ رہنے دیا راجپوتون کی اعانت سے
وہ بابر پر فوج کثیر لائے۔ لیکن وہ ہمت نہ ہارا ہرچند کسی نجومی نے بیان کیا کہ وہ بے شک
لڑائی ہار جائیگا۔ کیونکہ فلان ستارہ اوسکی فوج کے برخلاف ہے۔ بابر نے ایسی بیہودہ
گوئی پر اعتماد نہ کیا۔ لیکن اوسکی سپاہ کو یقین ہوا۔ اور اوسنے اونکو جنگ بہادرانہ پر مائل کرنے
مین بہت تصدیع پایا لڑائی ہوئی۔ اور حسب بیان منجم بابر نے نہین بلکہ راجپوتون نے شکست
پائی نجومی شرمندگی سے خدمت مین حاضر ہوا اور بابر کو فتح کی مبارکباد دی۔ وہ ایسا مرد مہربان تھا
کہ فقط اوسکی گوشمالی کی اور پھر انعام خفیف دیکر اپنی سلطنت سے نکال دیا۔ بابر نے
۳۰ برس سلطنت کر کے آگرہ مین وفات پائی۔ بابر شاہان ہند مین بہت خوب

اور نہایت جوانمرد اور بڑا عالم ہوا - اوسنے اپنے ایام زندگی کی ایک تاریخ لکھی ہے جس سے
اوس عہد کے ہندوستان کا حال بہت کچھ ظاہر ہوتا ہے - وہ پہل پہول اور عیش زندگانی
کا بہت شایق تہا اپنی مان سے نہایت الفت رکہتا تہا - لیکن ابتدا سے عمر مین شراب سے
بڑی رغبت تہی گو قرآن کی رو سے ممانعت تہی - بابر کے بعد اوسکا بیٹا ہمایون
تخت نشین ہوا +

## ہمایون

ہمایون کے تین بہائی تہے - کامران ہندل اور مرزا عسکری - کامران نے کہا کہ مجکو
کابل ملنا چاہیے جسپر مین اپنے باپ کے عہد زندگی مین قابض رہا - چنانچہ ہمایون نے
مجبور ہوکر کابل نہین بلکہ تمام ممالک واقع سندہ حوالے کیئے - ایک مشہور افسر افغان
شیر خان آگرہ دہلی اور لاہور کا مالک بن بیٹہا اور بعزم فتح بنگالہ مین فوج لیگیا - ہمایون نے
دومرتبہ فوج کثیر لیکر شکر کشی کی لیکن ہر مرتبہ شکست کہائی - اور ایک دفعہ ہوا بہری مشک پر
اور ایک بار ہاتہی پر بیٹہکر بجان واحد گنگا کے پار اوترا - تب اوسنے مجبور ہوکر اپنے بہائی
کے پاس پناہ لی - جو کہ اوسکے حق مین نہایت بیرحم تہا اور اپنے ملک مین رہنے کا روادار
نہوا - بعد ازان ہمایون نے راجپوتون سے مدد طلب کی لیکن محروم رہا - آخر شش
جبکہ خاص اوسیکا بہائی گرفتاری کی فکر مین ہوا تو سخت صعوبتین جہیلنے کے بعد اوسنے
فارس مین پناہ لی - اور بڑی مشکل سے اوسکی اور اوسکی زوجہ حسین وجوان کیواسطے

گھوڑے ہاتھ آئے - اوسنے مجبور ہوکر اپنے بچۂ شیرخوار کو جو کہ ہ الدین کی نہایت پریشانی مین
پیدا ہوا تہا چہوڑ دیا - یہ بچہ محمد اکبر نہایت نامور ہندوستان کا بادشاہ ہوا - بادشاہ فارس نے
ہمایون پر یک گونہ مہربانی کی اور حصول ملک کے واسطے فوج دینے کا اقرار کیا -
تاہم غریب و مطیع سمجھکر مخصوص کچہ مقاصد مذہبی ہمایون سے دباکر اختیار کرائے اور قندہار
اپنے بہائی سے لیکر فارس مین شامل کردینے کا اقرار لیا - تین برس توقف کے بعد ہمایون نے
چند سواران فارسی ساتہ لیکر اپنے ملک اصلی پر چڑہائی کی - قندہار واپس کرلیا اور پہر کابل
مین گیا - ہمایون کے بہائی مرزا عسکری نے قندہار بچانے کی تدبیر کی - جب بادشاہ نے
شہر چہین لیا تو اوسکو پابجولان کیا اور تین برس قید رکہا اوسکے بہائی کامران نے کابل
بچانے کے واسطے کوشش کی - لیکن مجبور ہوکر فرار ہوا اور سندہ مین پناہ لی - پہر
ہمایون شہر مین آیا اور اپنے نابالغ بیٹے کو پایا جسے دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی -
لیکن کسی اور جگہہ طلب ہوجانے کے سبب کامران پہرا اور کابل چہین لیا - جب
بادشاہ پہر قبضہ کرنے آیا تو بیرحم کامران نے بادشاہ کے کم عمر بیٹے کو دیوار مین لٹکایا اور کہا کہ
اگر اسکا باپ چلایا جائیگا تو اسکو مار ڈالونگا - اس بات نے بہی بادشاہ کو مخوف نہ کیا اوسنے
کمر ہمت چست کی اور کابل چہین لیا اور ہرچند اوسکا بہائی اسقدر بیدرد تہا - تاہم اوسنے
نوازش کی - دوسری مرتبہ بادشاہ کی کہین طلبی ہوئی اور پہر کامران نے بلوہ کیا اور
بادشاہ نے مجبور ہوکر سہ بارہ کابل لے لیا - کامران بہاگا لیکن ایک پہاڑی قوم سے

جسکے پاس اوسنے پناہ لی تہی بادشاہ کے حوالہ کیا - ہرچند کامران اسقدر برسرفساد تہا تاہم
بادشاہ بہی مطلق بیقصور نہ تہا - کیونکہ اوسنے اپنے بہائی کی صرف آنکہیں نکلوالین - اس
حرکت بیرحمی سے وہ عرصہ تک زندہ نہ رہ سکا - شیرشاہ افسر افغان جوکہ ۱۶ برس پیشتر
سے بنگالہ کا بادشاہ بن بیٹہا تہا اور جسنے ہمایون کو شکست دی اور تخت سے خارج
کیا تہا اسطرح ہندوستان شمالی کا بادشاہ ہوگیا - یہ شیرشاہ نہایت ہوشیار بادشاہ تہا
اور اگر وہ ملک گیری کا حوصلہ مند نہوتا تو بہت اچہے اچہے کام کرتا - کہتے ہین کہ اوسنے
رعایا کی بہت ترقی کی - بنگالہ سے قریب سندہ تک سڑک تیار کی سرائین بنوائین کوئین
کہدوائے اور لب سڑک خوشنما درخت لگائے - سلیم شاہ اوسکا بیٹا بہی جو کہ جانشین
ہوا تہا ترقی ملک کا شایق تہا اوسنے فقط نو برس سلطنت کی اور اوسکے مرنے پر عادل شاہ
اوسکے شوہر ہمشیرہ نے سلیم کے بیٹے کو جو اوسوقت بارہ برس کا تہا - مار ڈالا اور تخت چہین لیا
یہ بات قرین قیاس نہین کہ قاتل نیک بادشاہ ہو سکے - عادل شاہ نہایت بیرحم تہا -
اور اپنی رعیت کو اسقدر ستایا کہ اوس نے بغاوت پر سر اوٹہایا - ہندوستان واپس
کرنیکے واسطے ہمایون کو یہ خوب موقع ہاتہ آیا - سو وہ فوج کثیر لیکر پنجاب مین داخل ہوا
اور دو لڑائیان فتح کرنیکے بعد پہر لاہور دہلی اور آگرہ پر جہان سولہ برس سے موجود نہ تہا
قبضہ کیا - عادل شاہ اس بات کے تہوڑے عرصہ بعد ایک لڑائی مین مارا گیا مگر ہمایون
دہلی پہونچنے کے بعد فقط چہ مہینے زندہ رہا اور اپنے مکان کے باہر زینہ سے گر کے

مرگیا۔ ہمایون اِن تجربات اور تکلیفات سے بہتر اور عقلمند نہ ہوا بلکہ برعکس ہوا۔
کیونکہ آخر کی بہ نسبت پیشتر زیادہ حلیم اور مہربان تہا۔ خدا انسانون کو بہتر بنانیکیواسطے
اونپر تکلیف نازل کرتا ہے لیکن اپنے تجربات مین برکت حاصل کرنیکے واسطے اونکو
خدا سے دعا مانگنا چاہیئے ورنہ اون سے کچہ فائدہ نہین ہوتا۔ یہ بات ہمایون نے
نہین کی +

## محمد اکبر

ہمایون کے بعد اوسکا بیٹا محمد اکبر جو کہ اپنے باپ کی آوارہ گردی مین جنگل کے درمیان
پیدا ہوا تہا تخت دہلی پر سرفراز ہوا۔ اکبر نے اپنے باپ کی مصیبتون کے سبب ایام
طفولیت مین بہت تجربے اوٹھائے۔ لیکن جب وہ جوان ہوا تو یہ تجربات اوسکو
زیادہ صابر اور حلیم بنانے مین مفید ہوئے فقط تیرہ برس اور چار مہینے کی عمر مین
وہ شہنشاہ ہوا۔ لہٰذا بمجبوری خصوصاً ایک مشہور سپہ سالار بہرام خان کی حفظ و ہدایت
مین رہا جسنے اوسکے باپ کی پریشانیون مین رفاقت کی تہی۔ یہ انتظام چند سال تک
خوب رہا۔ لیکن آخرش بہرام خان حکومت کا ایسا شایق ہوا کہ اوسنے اکبر کو بہ مشکل کسی
بات کا اختیار دیا پس اوسنے اپنے ذریعہ سے مخلصی پالیے اور بلامدد حکمرانی کرنے کا ارادہ
کیا۔ یہ بات اوسنے اٹھارہ برس کی عمر مین انجام پر پہونچائی۔ بہرام خان مکہ کو بہیجا گیا
لیکن شہر مین پہونچنے کے پیشتر کسی افغان کے ہاتہ سے مارا گیا۔ اکبر نے اپنی مشکلات

حل کرنے مین کمال لیاقت سے تندہی کی اور کامیاب ہوا اوسنے تمام ممالک جو کہ
پیشتر شاہان مغل کی حکومت مین تھے واپس کرنے اور سب ساکنان ہند کو اپنے
ماتحت رکھنے کا قصد کیا - اس بات کو اوسنے بگونہ انجام پر پہونچایا - کیونکہ اوسنے
چند افسران افغان کو جنہون نے بغاوت کی تھی مغلوب کیا فارسیون سے قندہار واپس
کرلیا - اور اپنے بھائی کے مرتے ہی کابل پھیر لیا - کابل کے گوشہ شمال شرق مین افغانون
کی بہت جوانمرد قومین تھین اونکے مغلوب کرنے مین کوشش کی ان قومون مین یوسف
زئی نہایت نامور تھی - لیکن ان تند مزاجون نے اکبر کی فوج پر حملہ کرکے کوہستانی رستون
مین شکست کردیا اسکے پہلے اکبر کشمیر کا مالک ہوا - وہ خوشنما ملک پیشتر مسلمانون کے تحت
مین نہین آیا - مگر اکبر اوسکے قبضہ کرنے پر راغب ہوا اور بعد ازان جب تفریح کو جی چاہتا
تھا تو وہان رہتا تھا - کشمیر عمدہ سرزمین پھول پھل آب تازہ کے چشمون کے سبب بہشت
کہلاتا ہے - لیکن وہان کے باشندے ساکنان بہشت کی مانند نہین - وہ لوگ ان
کیفیتون مین رہتے ہین - لیکن محبت خدا جو ان سب چیزون کا بخشنے والا ہے نہین کرتے
اکبر نے مغرب مین گجرات و سندھ اور مشرق مین بہار و بنگال بھی فتح کرلیا چنانچہ رجپوتون
کی بڑی بڑی قومون کے سوا شمال نربدا مین سب قومون نے اطاعت قبول کی -
راجپوتون سے محبت کرنے کے واسطے اکبر نے راجہ جے پور و مارواڑ کے دو بیٹیون
سے عقد کیا - مگر رانا چتور اوسکا دوست نہوا - دوسری بار اوسکا تخت چھین لیا گیا

پہر دا اور اُسکی ہمقوم مطیع نہوئی - اکبر نے دکن پر توجہ کی - اور اوسکے معاملات مین دست اندازی
کا بطور وقع ہاتہ آیا - یہ حصہ ہندوستان اوسوقت مین بہت برسون سے مختلف سلطنتون
منقسم تہا جنمین ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑائی ہتی تہی راجہ احمد نگر کے مرتے ہی جانشینی
کے واسطے چار تفر تعلقدارون مین جہگڑا ہوا - اونمین سے ایک نے اکبر سے مدد چاہی
اور اوسنے مدد کے واسطے اپنے فرزند مراد کو بہمراہی فوج کثیر نربدا کے پار روانہ کیا -
ایسا ہوا کہ ایک عورت مسماۃ چاند بی بی اپنے بیٹے کی طرف سے جو کہ نابالغ تہا شہر احمد نگر
مین حکمرانی کرتی تہی - جب چاند بی بی نے سُنا کہ مغلون نے دیوار مسمار کی اور شہر مین
آتے ہین - اوسنے ہتہیار لگائے چہرہ پر برقعہ ڈالا ہاتہ مین تلوار لی اور اپنے سپاہیون
کو جو کہ بہاگے جاتے تہے پہرا اور دشمن کو پس پا کیا - پہر وہ تمام شب مقیم رہی - اور آدمیون
سے ایسا سخت کام لیا کہ صبح کے پیشتر شگافِ دیوار درست ہو گیا - پس مغلون نے
مجبور ہو کر مصالحہ کر لیا - دوسرے سال اکبر خود آیا اور وہ بہادر عورت خاص اپنے
سپاہیون کے ہاتہ سے جنکو مغلون نے ترغیب دی تہی ہلاک ہوئی - دکن کی ریاستون
سے اکبر کے واسطے نذرین آئین - لیکن ہندوستان مین بسبب تصدیعہ پانے کے
اوسطرف پلٹ آیا - اگرچہ اکبر نہایت نیک تہا مگر اوسکے بیٹے اچہے نہ تہے - سلیم اوسکے
بڑے بیٹے نے اوس سے بغاوت کی - دوسرا بیٹا مراد مر گیا اور چہوٹے بیٹے دانیال
نے شراب تیز پیکر اپنے تئین ہلاک کیا - بادشاہ غریب شکستہ دل ہوا اور پریشانی خاطر

سے علالت بید اکی جس سے کہ اکیاون برس سلطنت کے بعد ۱۶۰۵ء مین مرگیا۔
شاہان مغل مین کبھی کوئی ایسا نہین ہوا کہ اکبر کے برابر ہندؤن کا دوستدار ہو۔
اسکے عہد کے پیشتر بڑے عہدے مسلمانون کو ملتے تھے اور ہر ہندو خراج گذار رہتا تھا
اکبر نے ہندؤن کو مسلمانون کے ساتھ ایک سا سلہ مین قایم کیا اور اونکے درمیان
کچھ تفاوت نہ رکھا۔ مسلمان اکثر اس بات سے بدظن رہتے تھے اکبر عالم تھا اور سب مذہب
کے لوگ گفتگو کے واسطے جمع کیے تھے۔ اوسنے عہد نامہ کے چند حصے اپنے واسطے
ترجمہ کرائے۔ اوسنے قرآن کی پیروی نہ کی اور کہا کہ یہ فریب ہے۔ تاہم یہ مقام خوف ہی
کہ ہر چند اوسنے اپنے بیٹے مراد کو انجیل سکھلائی مگر عیسے مسیح کے خون کے وسیلہ سے خاص
اپنی روح مین صلح نہ پائی ✦

## جہانگیر شاہ

اکبر کے بعد اوسکا سرکش بیٹا سلیم جانشین ہوا۔ جسنے جہانگیر جسکا مطلب جہان کا فتح
کرنے والا ہے اپنا مغرور نام مشہور کیا۔ جہانگیر نہ اپنے باپ کے برابر نیک تھا
نہ رعیت عادلانہ محکوم تھی۔ اگرچہ اوسنے اونکو یقین دلایا کہ مین نالشین سنتا ہون اس
ارادہ سے اوسنے سونے کی گھنٹی ایک تار مین باندھ کر اپنے خلوتخانہ سے دروازہ
بارگاہ تک لٹکائی سو جو شخص نالش کرنا چاہتا تھا گھنٹہ بجاتا تھا۔ جہانگیر نے شراب
پینے اور افیون کھانے کے واسطے لوگون کو نہایت سختی سے سزا دی۔ اور خود ذیرنا

ہر شب کو اپنے خلوتخانہ مین مدہوش رہتا تھا۔ اِس سبب سے اوسکی رعیت نہ اوسکے
حکم پر توجہ کامل کرتی تھی نہ ادب مانتی تھی۔ ابتدا مین وہ خراب بیٹا تھا اور اپنے بیٹے خسرو
کے حق مین بیرحم باپ بنا اوس سے ایسی بدسلوکی کی کہ وہ باغی ہوگیا تاہم باپ کی بیدردی
بیٹے کی بد اطواری پر عذر نہین کرسکتی۔ خسرو گرفتار رہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ عرصہ دراز
تک قید رہکر مارڈالا گیا اِس سلطنت مین بنگالہ کابل اور قندہار مین بہت فساد ہوئے
لیکن دکن وہ مقام تہا جہان کہ جہانگیر کو نہایت بے آرامی حاصل ہوئی۔ وہان لشکر
نے شکست کہائی اور نربدا کے پار ہٹا دیا گیا۔ تاہم بادشاہ کے بیٹے شاہجہان نے
احمدنگر واپس کرلیا۔ اور اوس سے اور بعضی سلطنتون سے حکومتِ مغل کا اقرار کرایا
رانا چتور نے بہی اوسکو بہت تصدیع دی لیکن آخرش اوسنے صلح کرلی پہر جہانگیر نے
اوسکے ساتہ بڑی عزت سے سلوک کیا۔ اور اوسکے بیٹے کو دربارِ مغل مین بہت بڑا
منصب بخشا۔ پچہلی سلطنت مین دکن کی ایک مشہور عورت کا ذکر ہوا ہے اب ہم
سلطنتِ مغل مین نورجہان کی خبر دیتے ہین وہ نہایت حسین اور ہوشیار عورت
لیکن جیسی ہوشیار ویسی ہی بدذات تہی۔ یہ فارسی تہی اور اوسکے والدین ایسے
غریب تہے کہ جب وہ نہایت کم عمر شیرخوار تہی سڑک کے کنارے پر مرجانے
کے واسطے چہوڑ گئے۔ ایک تاجر دولتمند نے اوسکے حسن وجمال پر متعجب ہوکر
اوٹھا لیا اور کسی عورت کو جو کہ اوسکے قریب تہی پرورش کے واسطے حوالہ کیا

یہ عورت نورجہان کی خاص مان تھی۔ مہربان سوداگر نے فقط اوسکو تربیت نہین کیا بلکہ اوسکے باپ کو بھی نوکر رکھا اور آخرش اوسکو ایک جوان فارسی شہنشاہ اکبر کے ملازم سے بیاہ دیا۔ مگر جہانگیر شاہ اوسکو دیکھکر ایسا عاشق ہوا کہ اوسکے شوہر کو ہلاک کر ڈالا اور پھر خود اوس سے عقد کرلیا۔ نورجہان نے بادشاہ پر اسقدر اختیار حاصل کیا تھا کہ وہ اور اوسکے رشتہ دار ملک پر حکومت کرتے تھے۔ سب بخوبی کاروبار ہوتا رہا۔ ایک روز بادشاہ کے بیمار ہونے سے لاولد بادشاہ بیگم کو خوف ہوا کہ اگر شوہر مرجائیگا تو میرا اختیار جاتا رہے گا۔ پھر اوسنے اپنے داماد مخاطب بہ ولیعہد کو بادشاہ کے پیارے بیٹے شاہجہان کے عوض سلطنت پر قایم کرنے کا قصد کیا۔ لہذا اوس شریر عورت نے ایک رئیس کو دوسرے سے بھڑکایا۔ اور بادشاہ کے بیٹے شاہجہان کو اوسکے باپ سے منحرف کیا۔ آخرش جب سپہ سالار محبت خان نے بادشاہ کو قید کرلیا تو یہ سب مصیبتین ختم ہوئین۔ نورجہان فوج لیکر ہاتھی پر سوار ہوئی اور حتی الامکان اپنے شوہر کی رہائی کے واسطے کوشش کی۔ لیکن جب دیکھا کہ اوسے چھڑا نہین سکتی تو بیان کیا کہ مین بھی قید رہونگی اور دلمین یہ سوچا کہ کسی حیلہ سے شوہر کو نکال لیجاؤنگی۔ آخرش اوسنے ایسا ہی کیا لیکن جہانگیر رہائی پانے کے بعد عرصہ تک زندہ نرہا۔ اور لاہور کی راہ مین ساٹھ برس کی عمر مین وفات پائی اوسکے ساتھ اوس مغرور حسین اور شریر نورجہان کی سب امیدین منقطع ہوئین۔

## شاہجہان

جب باپ کی وفات کی خبر پہونچی تو شاہجہان اپنے دوست اور سپہ سالار محبت خان
کے ساتھہ دکن میں تہا وہ آگرہ کو روا رو پلٹ آیا جہان کہ شہنشاہ مشہور ہوا۔ اور اپنے
تئین مستقل بادشاہ بنانے کے واسطے جلد اپنے بھتیجون کو قتل کر ڈالا۔ یہ گناہ شدید
کیا۔ مگر اور باتون مین شاہجہان ہندوستان کا بہت اچھا حاکم تہا۔ اوسنے رعیت پر
خوب حکمرانی کی۔ قانون کی پیروی کرائی مگر وہ سب قسم کی نمایش اور جاہ وجلال کا
نہایت شایق تہا اوسنے نہایت خوبصورت عمارتین تعمیر کین۔ اوسنے دہلی مین شہر قدیم
کی نسبت بہت عمدہ شہر بنایا جسمین راستے صاف مکانات شفاف سنگ مرمر کے
ایوان مکان عالیشان تعمیر تھے۔ علاوہ ازین ایک خوشنما مسجد بنوائی۔ لیکن آگرہ
مین روضۂ تاج محل اوسکی بیگم کے نام سے بنا ہوا سب عمارتون مین عالیشان ہے
جو کہ آج تک موجود ہے اور سب مسافر تعجّب کرتے ہین اوسنے ایک تخت بہت
خوبصورت طاؤس دُم کشادہ کی صورت بنایا۔ جسکے تمام پر سونے کے بنے تہے اور
جواہرات بیش قیمت چمکتے تہے اس تخت کی قیمت بیان کرنا مشکل ہے لیکن اگرچہ
شاہجہان ایسا مُصرِف تہا تاہم روپیہ کے معاملات مین ایسا انتظام کیا کہ کبھی مقروض
نہ ہوا اوسکی سلطنت کی نہایت مشہور واقعات یہ ہین کہ کابل مین اور پہر دکن
مین کچھہ فساد ہوا۔ دکن مین ایک افسر افغان مسمے لودی نے فساد پیدا کیا جسکے واسطے

اول سپہ سالار محبت خان بہیجا گیا۔ لیکن آخرش مجبور ہوکر خود بادشاہ روانہ ہوا بعد محاربۂ عظیم افسر افغان نے شکست کہائی اور ایک راجہ کے ہاتھہ سے مارا گیا۔ آخرش قحط مہیب نے جو کہ کمی بارش سے پیدا ہوا دکن کو ویران کیا۔ قریباً سب مویشی اور انسان ہلاک ہوئے۔ واقعی قحط نہایت خوفناک تہا۔ اگرچہ قحط ایسا سخت تہا تاہم راجہ بیجاپور اور احمد نگر مغلون سے منحرف رہے حتی کہ آخرش فریقین نے شامل ہو کر مصالحہ کر لیا۔ ان دونون راجون اور علی ہذا راجۂ گولکنڈا نے خراج دینا قبول کیا۔ قندہار جنگ شدید کے بعد ۱۶۵۳ء مین بالکل مغلون کے قبضہ سے نکل گیا + شاہجہان کے چار فرزند تھے دارا شجاع اورنگ زیب اور مراد۔ ان چارون مین اورنگ زیب حیلہ باز اور ہوشیار تہا اوسنے اپنے تین بہائیون سے بچنے اور خود مالک تخت و تاج ہونے کی تدبیر کی اور اس بات کو اسطرح انجام پر پہونچایا یا بادشاہ سخت بیمار ہوا دارا اوسکا بڑا بیٹا اپنے واسطے تدبیر سلطنت کر رہا تہا جبتک شجاع باپ کو قریب المرگ سمجھکر فوج لیکر دہلی مین آیا مراد نے بہی اپنے تئین خود مختار بیان کیا۔ لیکن حیلہ باز اورنگ زیب نہایت ہوشیار تہا اوسنے اور اوسکی سپہ سالار میر جملہ نے بہائیونکے برخلاف مراد کی اعانت کرنیکا منصوبہ کیا۔ چنانچہ جب تک بادشاہ بیمار رہا چارون شریر فرزند تخت کے واسطے برسر جنگ رہے۔ دو بڑے بیٹون نے اورنگ زیب سے شکست پائی جسنے یہ بہانہ کیا کہ مین فقیری اختیار کرون اور یہ خواہش ہے کہ مراد کو تخت پر بٹہاؤن جسکے عوض مین دغابازی

سے اوسکو مدہوش کر کے قید کیا اور ہلاک کروا ڈالا کچہ عرصے کے بعد اورنگ زیب سے اپنے

باپ کو تخت سے اوٹھادیا اور خود تخت پر قابض ہوا یہ بادشاہ آگرہ مین سات برس تک قید ہوکر مرا

## چھٹوان باب

اورنگ زیب کی جانشینی سے زوال سلطنت مغل تک ۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک

اورنگ زیب اپنے باپ کو تخت سے خارج کرنیکے بعد اپنے دو بہائیون دارا اور شجاع

سے جنگ کرتا رہا جوکہ عرصئہ دراز تک اوسکے مقابلہ پر فوج لایا کیئے - شجاع شکست پاکر

بنگالہ مین فرار ہوا اور اورنگ زیب کی تحریک سے وہان کے بادشاہ کے ہاتھہ سے

مارا گیا - دارا بہی اپنے بیرحم بہائی کے قبضہ مین آیا اور قتل ہوا جس سلطنت کا ایسی شرارت

سے آغاز ہوا وسکے سرسبز ہونے کی امید نہین ہوسکتی ایک دفعہ اورنگ زیب کے

بیٹے محمد سلطان نے جوکہ سپہ سالار میر جملہ کے ماتحت کام کرتا تھا اپنے باپ سے

سرکشی کی - لیکن بعد ازان اوسکی اطاعت مین پہر آیا اور گرفتار ہوا بہائیون کی وفات

کے بعد اورنگ زیب اپنی ہوشیار سپہ سالار میر جملہ سے اسقدر خوف زدہ ہوا کہ اوسکو ملک

آسام فتح کرنیکے واسطے روانہ کیا چنانچہ وہ کامیاب ہوا - لیکن یہ ضعیف سپہ سالار محنت و

مشقت کے سبب پلٹتے ہوئے راہ مین مرگیا اور اسطرح نجات پانے سے بادشاہ نہایت

خوش ہوا اسکے تھوڑے ہی روز بعد اورنگ زیب نہایت بیمار ہوا اور گمان تھا کہ مرجائیگا

اس بات سے سلطنت مین نہایت فساد ہوا - لیکن بادشاہ نے شفا پائی اور انتظام

درست کیا۔ جسوقت کہ وہ کشمیر کے خوشنما باغون مین بہر طاقت حاصل کر رہا تہا دکن مین
ایک نیا دشمن پیدا ہوا یہ دشمن سیواجی سلطنت مہاراشٹ کا بانی تہا +

## بیان مرہٹہ

مرہٹے بہادر مشہور مستقل قوم ہین جو کہ دکن کے گوشہ شمال مغرب مین رہتے ہین اونکے
ملک مین بہت کوہستانی قلعے اور گہاٹ شامل ہین جو کہ بہ آسانی محفوظ ہو سکتے ہین۔
ابتداے زمانہ مین یہ لوگ قزاقون کی بہ نسبت کچہ بہتر تہے۔ وے لوٹ مار کر اپنے کوہستان
اور کوہی قلعہ مین چلے جاتے تہے جہان اونکے دشمن اونکو پا نہین سکتے تہے شاہجہان
کے عہد مین ایک نہایت بہادر اور مرد شجاع مسمی سیواجی نے جبکہ بادشاہ مغل اور راجگان
بیجاپور احمدنگر گولکنڈا سے لڑائی ہوتی تہی قابو پایا۔ اور اپنے تئین خود مختار بنانے کے
واسطے کوشش کی۔ سیواجی رانا اودے پور کی نسل مین تہا اور راجپوتون کی قرابت
کے سبب نہایت مغرور تہا۔ اوسنے فوج فراہم کی اور طرح طرح کی حیلہ بازیون سے
بعض کوہستانی قلعون پر قبضہ کرنے کا بندوبست کیا۔ چنانچہ بہانہ سے اوسنے راجہ
کی دختر سے شادی کرنے کی خواہش کی۔ اور قلعہ جولی پر قبضہ کیا۔ لیکن اگرچہ سیواجی
ان وجوہات سے تئین مضبوط کوہستانی قلعون کا مالک اور سردار ہوا۔ تاہم جب مغلون نے
اوسکو پونا کے قریب سنگہار مین گہیر لیا تو اونکے مقابلہ کے واسطے خوب مشہور نہ تہا
اوسنے اپنے نصف کوہستانی قلعون سے زیادہ اونکو حوالہ کرنے کا اقرار مستحکم کیا

کیونکہ اوس عہد یعنی ۱۶۶۵ع مین اوسکے پاس بائیس ۲۲ قلعے تھے - اوسنے اورنگزیب کی نوکری کرنے اور بہمراہی راجپوتان شاہان دکن کو فتح کرنے کے واسطے جو کہ ہمیشہ مغلون سے خود سر ہونے کی کوشش کیا کرتے تھے خود مدد دینے کا اقرار کیا - بعد ازان سیواجی دہلی مین گیا - اوجسطریق سے کہ بادشاہ پیش آیا اوسکو ناپسند کرکے نکل جانے کا قصد کیا - کیونکہ وہ گویا مثل قیدی کے تہا تب وہ حیلۃً بیمار ہوا - اور چونکہ وہ ہندو تھا اور برہمن اوسکے مصاحب تھے پس وہ فقیران مذہب ہنود اور دیگر اشخاص کو دینے کے واسطے شیرینی کے خوان ہر روز بھیجنے لگا - ایکدن سیواجی نے کسی نوکر کو اپنے بستر پر لٹا یا - اور ایک خوان مین خود اور دوسرے مین اپنے بیٹے کو بٹھلایا - غلاف پوشیدہ ہونے سے محافظون نے شیرینی سمجھکر جانے دیا - اسطرح سے وہ دونو فرار ہوئے - اور جلد مہاراسٹٹ دیس کو معاودت کی - دکن مین پہونچکر وہ فقط مغلون سے خود سر نہین ہوا - بلکہ راجہ بیجاپور و گولکنڈا کو دبا کر خراج گذار کیا یعنی چوتھ لی - جو کہ مرہٹون نے اون سب سے جو کہ اونکے مقابلہ کے لایق نہ تھے طلب کی - چوتھ حصۂ چہارم سے مراد ہے - اور مرہٹون کی چوتھ آمدنی ملک کا حصۂ چہارم تہا - پہر سیواجی نے بڑے جاہ وجلال سے اپنے تئین تاجدار بنایا - اور بادشاہان مغل کی مانند سونے اور جواہرات سے تلا چڑہا یا جاتا تھا - جو کہ بعد ازان ملازمون کو بطور انعام دیا جاتا تہا - اسکے بعد سیواجی حکومت رعایا اور ترتیب فوج پیادہ

دسوار پر مخاطب ہوا۔ اوسنے بہت مفید قانون بنائے۔ لیکن چونکہ اوسکی خاص رعیت نہایت جاہل تھی۔ لہذا مجبور ہو کر اوسنے برہمنون کو بڑے عہدون پر ملازم رکھا سیواجی دلسوز ہندو تھا۔ اوسنے حتی الامکان رسم بُت پرستی کو تقویت دی۔ اوسنے ہندؤن کو اورنگ زیب سے بھڑکا دیا جسنے کہ حماقتاً جزیہ یعنی محصول مردم شماری منسوخہ محمد اکبر از سرِ نو جاری کیا تھا۔ اورنگ زیب نے اور طریقون سے بھی ہندؤن کے پست کرنیکی کوشش کی۔ اِس طریق نے اور نیز بادشاہ کے بدگمان فراج نے سیواجی کو بہت ترقی دی۔ یہ بدگمان بادشاہ مرہٹون پر فوج کثیر روانہ کرنے مین ہمیشہ ڈرتا تھا کہ مبادا افسر مجھسے برخلاف ہو جائے۔ اِس وجہ سے اوسنے اون مرہٹون کو جو کہ بیشتر ماتحت سیواجی فقط گروہ قزاق تھے بادشاہ زور آور ہونے کی اجازت دی۔ اورنگ زیب نے اِسی سبب سے راجپوتون سے لڑائی کی جو کہ اوسکے دشمن ہو گئے۔ اور مرہٹونکی برخلافی مین عرصہ تک اوسکی اعانت نہ کی۔ لیکن اوسکے فرزند اکبر کو قبول کیا۔ اور اوسکے باپ کو تخت سے خارج کرنیکی کوشش مین اوسکی استعانت کی۔ ۱۶۸۰ء مین اوسکی بی بی نے زہر دیکر سیواجی کو ہلاک کیا۔ سیواجی کے بعد اوسکا بیٹا سنبھاجی جسمین باپ کی برابر لیاقت نہ تھی۔ جانشین ہوا۔ تخت مرہٹے پر جلوس سنبھاجی کے بعد اورنگ زیب نے راجپوتون سے صلح کی۔ اور پھر دکن پر فوج بھیجی۔ احمد نگر۔ بیجاپور اور گولکنڈا لے لیا۔ اسیطرح دکن کی تین بڑی سلطنتین

مغلوب کین - اور تمام ملک کو عالم ابتری مین ڈالا آخرش شمبھاجی بادشاہ کے ہاتہ آیا
اور چونکہ اوسنے محمد صاحب کے حق مین بدزبانی کی تہی پس زبان تراشش لینے کے
بعد بیرحمی سے مارا گیا - بیشتر شمباجی راجہ گولکنڈا کے ہمراہ کرناٹک مین آیا تھا - اور
مدراس کے گوشۂ جنوب مغرب مین گنجی کا قلعہ مستحکم چہین لیا تہا - اوسکے مرنے پر
اوسکا بیٹا ساہو مغلون کے ہاتہ آیا - لیکن مرہٹون نے اونکی مطابعت کرنے کے
بہانہ سے راجہ رام ساہو کے چچا کی خفیہ مدد کی جسنے قلعہ گنجی مین پناہ لی تہی - آخرش
راجہ رام قلعہ سے فرار ہوا اور ۱۶۹۸ء مین مغلون نے قلعہ پر قبضہ کیا - راجہ رام نے
ستارہ مین پناہ لی جہان کہ اوسنے وفات پائی - لیکن اگرچہ اورنگ زیب نے
رفتہ رفتہ اونکے قلعے چہین لیئے - تاہم مرہٹون کو مغلوب نہ کرسکا - پندرہ [۱۵] برس تک
اورنگ زیب دکن مین رہا - اوسنے ایک مقام پر مرہٹون کو مغلوب کیا کہ وہ دوسری
جگہہ فراہم ہوئے - یہ مرد چالاک پست قد تیز قدم گہوڑون پر چڑہکر مغلون کو
ستایا کرتے تھے - اور آخرش اسقدر زچ کیا کہ اورنگ زیب نے بمجبوری
اپنا لشکر توڑ ڈالا اور جلد احمد نگر کو چلا گیا جہان کہ اٹہانوے [۹۸] برس کی عمر مین
پچاس برس سلطنت کرکے مرگیا - پہر تمام ملک مرہٹون نے تاخت و تاراج
کیا - اورنگ زیب نہایت مرد شایستہ لیکن مکار اور حیلہ باز تہا - وہ ہمیشہ ڈرتا
تہا کہ اور لوگ مجکو فریب دیا چاہتے ہین - کیونکہ اکثر انسان اپنی وضع و عادت سے

اورون کا انصاف کرتا ہے - وہ جانتا تہا کہ مین نے اپنے والد ضعیف کو تخت سے
اوٹھایا ہے - پس ہمیشہ ڈرتا تہا کہ کوئی اوسکا فرزند خاص اوسکے ساتھہ بہی ایسا
ہی کرے گا - اِس خیال نے اوسکو اپنے فرزندون پر اعتبار کرنے سے باز رکہا -
اور اوسنے اونمین سے بعض کو سالہا سال بالاتفاق مقید رکہا ایسا کوئی بادشاہ بدگمان
نہین ہوا نہ ایسا ہوا کہ اِس سبب سے اورون سے فریب کہایا ہو جب قریب المرگ
ہوا تو نہایت پریشان ہوا - اوسکے ایمان نے سب گناہون کے سبب اوسکو
ایذا دی - اوسنے مسیح کی بیش قیمت لہو پر دل نہ لگایا جو کہ اوس غریب چور کیطرح
جو صلیب دیا گیا تہا اوسکو صاف کر دیتا - قریب مرگ اپنے چہوٹے بیٹے کو یہ خط
لکہا - کہ مین نے بہت گناہ کیئے - اور نہین جانتا کہ کس عقوبت مین گرفتار ہون
جدہر دیکہتا ہون بجز الوہیت کچہ نظر نہین آتا عذاب موت جلد مجہپر غالب ہوتا آتا ہے
افسوس نہین جانتا کہ کدہر جاتا ہون - راستباز مسیحی کی موت کیسی مختلف ہے -
اوسکا انجام آرام کامل ہے + اورنگ زیب نے اپنی سلطنت تین بیٹون پر
تقسیم کی - معظم کے واسطے اضلاع شمال و مشرق جسکا دہلی تختگاہ تہا - اعظم کے
واسطے جنوب اور گوشہ جنوب و مغرب مع دکن بجز گولکنڈہ و بیجاپور جو کہ اپنے فرزند
کام بخش کے واسطے چہوڑ مرا +

---

## بہادر شاہ

باپ کے مرنے کی خبر سنتے ہی اعظم شاہ نے وصیت نامہ اورنگ زیب پر فکر نہ کرکے اپنے تئین دکن ہندوستان کا بادشاہ مشہور کیا۔ لیکن معظم شاہ ذوالفقار خان سپہ سالار مشہور کی مدد سے اوسپر چڑہ گیا اور شکست دی۔ اعظم شاہ مارا گیا اور معظم شاہ مخاطب بہ خطاب بہادر شاہ بادشاہ بنایا گیا۔ بعد ازان معظم شاہ اپنے چہوٹے بہائی سے ایک لڑائی لڑا۔ جو کہ زخمی ہوکر حیدر آباد مین مر گیا۔ اسطرح وہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا۔ یہ بیان ہوچکا ہے کہ ساہو سنباجی افسر مرہٹہ کے بیٹے کو مغلون نے قید رکہا تہا۔ دکن کا فساد مٹانے کے واسطے اونہون نے اوسکو رہائی دی۔ اور سب اوسکا ملک واقعہ دکن واپس کردیا بلکہ خود مغلون نے چوتہہ دینے کا اقرار کیا۔ اِن وجوہات سے اونہون نے مرہٹون کو اپنا دوست بنالیا بعد اسکے بہادر شاہ نے راجپوتون کو بالکل خود مختار ہوجانے کی اجازت دی جس سے راجپوتون نے مصالحہ کیا۔ اِس کام مین اوسنے نہایت عقلمندی کی۔ کیونکہ اب نئے دشمن دلیر یعنے ساکنانِ پنجاب نمود ہوئے + قریب چار سو برس ہوئے کہ ایک ہندو مسمے نانک شاہ نے اوس ملک مین بیان کیا کہ مذہب ہنود خراب ہوگیا ہے اوسکو مین درست کرتا ہون۔ اسکے بہ موجب اوسنے بُت پرستی اور تفاوت ذات کو رد کردیا اور بہت تبدیلیان کین۔ اوسکے معتقد سکھ کہلاتے تہے

کہ جو اونکی زبان مین مرید یا متعلم سے مراد ہے - قریب دوسو برس ہوئے کہ اونکے مرشدون مین سے ایک شخص گرو گوبندنے جسطرح کہ مرشد مذہبی تہا اوسیطرح اونکا حاکم بنایا - اور اونکو علم جنگ سکہایا - اوس عہد سے سکہ لوگ بہادر اور شجاع ہوئے - وے مادہ گاؤ کو معزز جانتے ہین - لیکن مذہبی کتاب جو گرنت کہلاتی ہے اونکی پرستش کی بڑی چیز ہے - اوسکو مخصوص نانک صاحب مرشد اول نے لکہاتہا گوبند کے عہد سے پیشتر سکہ لوگ نہایت خاموش اور بے زبان تہے - تاہم اپنا عقیدہ بیان کرنے سے کہ بنگاہ خدا مین مسلمان ہندؤن سے بہتر نہین ہین محمدیون کا غصہ و رشک بڑہایا - لہذا مسلمانون نے اونکو بیدردی سے ستایا اور اونکے گرو کو ہلاک کیا - پس اسطرح سکہ اونکے دشمن ہوگئے - اکبر کی وفات کے تہوڑے روز پیشتر یہ واقعہ ہوا تہا - بعد ازان گرو گوبند نے مغلون کا مقابلہ کرنیکے واسطے جو کہ بشدت بیرحمی سلوک کرتے تہے اونکو تعلیم کی - گوبند کی وفات کے بعد ببسر گردگی افسر بندو وہ پنجاب مین پہیل گئے - اور مسجدون اور محمدیون کے مرد عورت بچون کو جسطرح کہ اونہون نے سلوک کیا تہا انتقام کی راہ سے نیست نابود کیا - آخرش ستلج پار بہگا دیئے گئے - لیکن پہر جلد پلٹ آئے - لہذا بہادر شاہ خود مجبور ہو کر گیا - اور قلعہ سرہند مین اونکو گہیر لیا سکہون نے وہان نہایت پریشانی اوٹہائی - جبکہ مغلون نے قلعہ چہین لیا تو ایک شخص نے بجبلہ بندو اپنے تئین قید کروایا -

اسطرح ہندو فرار ہوا - اسباب اسکے چند روز بعد بادشاہ مرا - اور اوسکا بیٹا جہاندار شاہ نہایت کمزور اور خراب شاہزادہ جانشین ہوا جسنے اپنے وزیر ذوالفقار خان کو ہر کام کے انتظام کے واسطے اجازت دی - مسند نشینی کے قریب سال بہر بعد جہاندار تخت سے اوتار اگیا - اور فرخ سیر اپنے عمزاد بہائی کے ہاتہ سے مارا گیا +

## فرخ سیر

فرخ سیر دو بہائیون مسمی عبد اللہ خان وحسین علی کی اعانت سے تخت نشین ہوا - یے شخص فاطمہ دختر محمد کی اولاد ہونے سے سید مشہور تھے اور اسی سبب سے نہایت مغرور تہے - سب محمدی جو کہ نسل فاطمہ مین ہین لقب سید کا دعوے رکہتے ہین - اگرچہ بہت لوگ جو اسکا حق نہین رکہتے اسی نام سے مشہور ہین - فرخ سیر ضعیف العقل اور ذلیل بادشاہ تہا - اوسکی سلطنت کے خاص واقعات یہ ہین - کہ دونون سیدون اور ایک مصاحب میر جملہ کے درمیان جہگڑا ہوگیا کہ کون حکمرانی کرے - راجپوت حسب معمول پہر مسلح ہوئے اور فرخ سیر نے مصالحہ کرنے کے واسطے اجیت سنگہ راجہ مارواڑ کی بیٹی سے شادی کی - پہر سکہون نے بہ سرگردہی بندہ منلون پر حملہ کیا - لیکن آخر شکست کہائی - اور بندہ مع دیگر اشخاص گرفتار ہوا اور دہلی کو روانہ کیا گیا - وہان اوسکے سب معتقدون کا سر کاٹا گیا - لیکن خود بندہ وایک خوشنما غلاف قفس آہنی مین ڈالا گیا - اور خاص اوسکے خردسال بیٹے کی ہلاکت کے واسطے حکم ہوا - جب اوسنے

انکار کیا۔ تو اونھون نے اوسکی نگاہ کے سامنے لڑکے کو مار ڈالا اور بعد ازان اوسکو بھی

نہایت بیرحمی سے ہلاک کیا۔ سکھون کے پست ہوتے ہی مرہٹے پھر پامالی اور غارتگری

پر مستعد ہوئے۔ جب مغلون نے چڑھائی کی۔ تو اونھون نے بہانہ سے تسلیم کیا۔ اور پھر

بالاتفاق اپنے جنگلون اور کوہستان مین فراہم ہوئے۔ لہذا بادشاہ نے مجبور ہوکر

مصالحہ کرلیا۔ ساہو راجہ مرہٹہ نے میر جملہ کے خلاف سیدون کی کمک کے واسطے

دہلی مین دس ہزار سوار بھیجنے کا اقرار کیا ۱۷۱۹ء مین بادشاہ بدنصیب کی ہلاکت پر

جھگڑا اتمام ہوا۔ بعد چند ماہ سیدون نے خاندان شاہی سے ایک شخص کو بخطاب محمد شاہ

۱۷۱۹ء مین تخت نشین کیا؛

## محمد شاہ

اگرچہ مغل بیدردی کے عادی تھے اپنے بادشاہ کی ہلاکت سے بیزار ہوئے اور

سیدون سے جنکے باعث یہ سانحہ ہوا تھا بدگمان ہوگئے۔ چند حکام اضلاع نے

بغاوت کی۔ افغانون نے انحراف کیا۔ اور کشمیر مین ہنود و مسلمان کے درمیان فساد

ہوا۔ لیکن سب دشمنان مغل مین آصف جاہ سابق حاکم دکن زیادہ زبردست تھا۔ آصف جاہ

سیدون کا دشمن تھا۔ اور اونکے ستانیکے واسطے مرہٹون سے سازش کی جنھون نے

مغلون کو شکست دی۔ محمد شاہ نے سیدون سے نجات پانیکے واسطے خفیہ قصد کیا۔

کیونکہ اونھون نے سب اختیار اپنے دست خاص مین رکھا تھا اسبات کیواسطے

جلد موقع ملا۔ اونمین سے ایک شخص حسین علی آصف جاہ اور مرہٹون کی لڑائی مین مارا
گیا اور اگرچہ اوسکے بہائی عبداللہ نے بادشاہ سے سرکشی کرنے کی کوشش کی
لیکن راجپوتون اور افغانون کی اعانت سے شکست کہائی۔ بعد ازان آصف جاہ
بادشاہ کا وزیر یعنی دستور اعظم ہوا۔ لیکن آصف جاہ عرصہ تک دربار دہلی مین سرفراز
نہ رہ سکا۔ بادشاہ اور اوسکے وزرا نے بجز عیش وعشرت کے اور کچہ کام پسند
نہ کیا۔ اور چونکہ آصف جاہ بہادر مرد کارگذار تہا۔ لہذا اوسنے اپنا عہدہ چہوڑ دیا
اور صوبہ داری دکن لینے کے واسطے پلٹ گیا۔ اوس زمانہ مین قوم مرہٹہ سرگردہ گی
باجی راؤ صاحب سلطنت ہواچاہتے تہے جو کہ ساہو راجہ مرہٹہ کا پیشوا یا وزیر
تہا۔ مرہٹون نے ماتحت باجی راو مالوہ اور گجرات تاخت تاراج کردیا اور چوتہہ
دینے کے واسطے لوگون کو دبایا۔ راجہ جے سنگہ راجپوت مرہٹون کی تنبیہہ کے
واسطے مالوہ کا حاکم بنایا گیا۔ لیکن اوسنے بہی اونکو تسلیم کیا۔ تہوڑے عرصہ مین
مرہٹے آگرہ اور دہلی کے پہاٹک تک آگئے اور بادشاہ کو تخت پر لرزان کیا
پس مغلون نے مجبور ہوکر دریاے نربدا اور چمبل کے درمیان کا ملک اور پچاس
لاکہہ روپیہ نقد حوالہ کیا۔ اختتام سلطنت کے پیشتر مغل اسقدر کمزور اور حقیر ہوے
کہ اونہون نے لاچار ہوکر اور بارہ لاکہہ روپیہ کی ادائی کے واسطے بنگالہ اور بہار کی
چوتہہ مرہٹون کو عنایت کی۔ اور اوڑیسہ بہی سپرد کیا۔ لیکن فقط مرہٹے دشمن نہ تہے

جنسے سلطنت مغل مین فساد رہتا تھا۔ دہلی چہین لی گئی اور اوسکے باشندے نادر شاہ
بادشاہ فارس کے ہاتہ سے جو کہ افغانان منزلی کا سردار ہوا تہا نہایت بیرحمی سے
مارے گئے ۔ یہ افغانان منزلی قریب جواہرات کے رہنے والے تہے ۔ اور ۱۷۲۲ء
مین اونہون نے اصفہان گہیر لیا اور بادشاہ کو خارج کرکے اوسپر قبضہ کیا۔
نادر شاہ ایک سپہ سالار تہا جسنے اپنے تئین بادشاہِ فارس بنایا اور پہر افغانون
کو ہندوستان مین لایا جسکا غریب ضعیف العقل بادشاہ کاہل الوجود تہا ۔ اور جبتک
کہ دشمن دہلی کے قریب پہونچا تب تک صرف مخوف رہا بادشاہ نے روکنا خارج از امکان
سمجھکر دہلی کے پہاٹک نادر شاہ کے واسطے کہلوا دیے نادر شہر مین داخل ہوگیا
دو روز تک بخوبی امن رہی کسی کو اذیت نہ ہوئی ۔ دوسری شب کو یہ خبر مشہور ہوئی
کہ نادر شاہ مارا گیا ۔ افغان بلا انتظار تحقیقات کہ آیا خبر سچ ہے یا جہوٹ اوٹھ کہڑے
ہوئے اور ہتہیار لیکر بدنصیب باشندگان دہلی پر متوجہ ہوئے جنکو اونہون نے
بیرحمی سے ہلاک کیا ۔ نادر شاہ جسکو کسی نے ستایا نہ تہا علی الصباح اوٹہا اور ایک
بارگاہ کی چہت پر جہان سے سب شہر نظر آتا تہا بیٹہا اور قتل رعایا کے واسطے اپنی
سپاہ روانہ کی ۔ جو مصیبت کہ ستم رسیدہ باشندگان دہلی پر نادر شاہ اور اوسکے
وحشی سپاہیون کے ہاتہ سے پہونچی بیان سے باہر ہے ۔ حتی کہ جب قتل کرتے
کرتے شل ہوگئے تو اوسنے قاتلون کو حکم امن دیا ۔ پہر اوسنے بادشاہ اور رئیسون

کاخزانہ لیا اور جنہون سنے اپنا پوشیدہ اسباب نہ بتایا اونکو سخت صدمہ پہونچایا۔ نادر دہلی مین ۴۳ روز رہکر فارس کو پلٹ گیا۔ سونا اور جواہرات اور اسباب نہایت بیش بہا اپنے ملک کو لیگیا۔ مغلون سنے دریاے سندہ کے مغرب تمام ملک اوسکی حوالہ کیا۔ واقعی ہندوستان کے لوگون سنے نادر شاہ اور اوسکے سپاہیون سے سخت تکلیف پائی جہان وہ آئے باشندے فرار ہوئے۔ ایک درویش کی روایت مشہور ہے کہ جب نادر شاہ اپنے ملک کو جانے لگا درویش اپنے حجرہ سے نکلکر ملاقات کو آیا اور دلیر ہوکر کہا۔ اگر تو معبود ہے تو معبود کے کام کر اگر پیغمبر ہے تو لوگون کو نجات کا طریقہ بتا۔ اگر بادشاہ ہے تو رعایا کو شاد کر۔ نادر شاہ نے جواب دیا کہ اے درویش مین معبود نہین کہ معبود کے کام کرون پیغمبر نہین کہ رعایا کو طریقہ نجات سکھلاؤن۔ بادشاہ نہین کہ لوگون کو خوش رکھون لیکن مین وہ ہون جسکو اللہ تعالے اون قومون کے واسطے بھیجتا ہے جنکی شرارت کی سزا اوسکو منظور ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ کلام خدا کیسا برحق ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ مین ہر شخص کو اوسکے اعمال کے موافق بدلا دیتا ہون۔ یہی مغلون کا حال ہوا اونکی بیرحمی اونہین کے سر پر عائد ہوئی اگرچہ یہ بات افغانون کے اطوار پر عذر نہین ہوسکتی جنہون نے فقط رعایاء ہند پر بیرحم سیاہ ! سے اپنا غصہ فرو کیا۔ مگر نادر شاہ کو اس فتح سے کچہ فائدہ نہوا پیشتر وہ مہربان اور حلیم تہا۔ اب ظالم و بیرحم ہوگیا اور اپنے بیٹے کے آنکہین نکلوالین آخرش اوسکی

رعایا نے نہایت عاجز و پریشان ہوکر اوسکو ہلاک کر کے قصہ پاک کیا۔

نادر شاہ کی وفات کے بعد افغان فارس سے اپنے ملک خاص کو پہر سے اور احمد شاہ بلخ سندہ و کشمیر وغیرہ کا بادشاہ ہوا۔ سرداران قوم افغان اوسکے خیرخواہ رہے۔ احمد شاہ نے دیکہا کہ فارس مین اب کچہ لینے کو باقی نہین رہا پس ہندوستان پر توجہ کی۔ وہ پنجاب مین داخل ہوا مگر احمد شاہ بادشاہ مغل کے بیٹے سے سرہند مین شکست پائی اور مجبور ہوکر پلٹ گیا۔ احمد شاہ اپنے باپ کی علالت کے سبب دہلی مین بلایا گیا۔ اوسکے پیٹہہ پھیرتے ہی افغان پہر پنجاب مین داخل ہوئے اور اوسے خراج کے واسطے صوبہ دار کو دبایا اِس لڑائی سے قریب ایک مہینے بعد محمد شاہ مرے اور اونکا بیٹا احمد شاہ تخت نشین ہوا +

## احمد شاہ

اب ہم بہت قریب سلطنت مغل کا اختتام بیان کرتے ہین۔ اندرونی و بیرونی دشمنون کے حملونسے وہ جلد نیست و نابود ہوئی۔ صفدر جنگ افغان وزیر مقرر ہوا۔ اوسنے پہلی بات یہ کی کہ روہیلون کو بہگایا۔ روہیلہ قوم افغان تہے جنہون نے اودہ و ہمالہ کے درمیان کے ملک پر قبضہ کر لیا تہا محمد شاہ مرحوم نے چڑہائی کر کے اونکو پسپا کیا تہا لیکن اب وہ پہر نمودہ ہوئے اور وزیر کو شکست دی اور ظاہر کیا کہ نہ وزیر سے ڈرتے ہین نہ بادشاہ کا خوف کرتے ہین۔ مغلون نے اپنی پریشانی مین مجبور ہوکر مدد

کیواسطے زیر افسری ہلکر راو مرہٹون اور نیز جاٹون کو بُلایا اونکی کمک سے روہیلون کو
شکست دی اور کوہستان مین بہگادیا - جاٹ ہندو قوم کے سودر تہے جو اونگ
زیب کے عہد مین بمقام اگرہ آباد ہوئے اور بہرتپور کو اپنا مقام صدر بنایا - قریب
سو برس تک یہ قوم بڑی شہزور رہی -

روہیلون کے شکست پاتے ہی افغان پچہم طرف پنجاب مین داخل ہوئے
اور غریب کمزور بادشاہ مغل کو دبا کر وہ تمام ملک لے لیا - اِن خرابیون پر خانہ جنگیان
اور اضافہ ہوئین جنکا باعث وزیر کی مغروری اور بد اطواری تہی چہہ مہینے تک دہلی
کے راستون مین بجز لڑائی بہڑائی کے کچہ نظر نہ آتا تہا - اِس خانہ جنگی مین دوبارہ مرہٹون
کی مدد طلب ہوئی - یہ جہگڑا بادشاہ کے اخراج سلطنت اور آنکہین نکلوانے پر تمام ہوا

## عالمگیر ثانی

غازی الدین نے جسنے کہ بادشاہ سابق کو تخت سے اوٹھایا اور نابینا بنایا -
عالمگیر ثانی کو تخت پر بٹہایا اِس غریب بادشاہ کو کچہ اختیار نہ تہا اور اپنے وزیر غازی الدین
کے قبضہ مین مثل پُتلی کے رہتا تہا -

احمد شاہ بادشاہ افغان نے پنجاب مین ایک حاکم مقرر کیا تہا جو اپنے
فرزند نابالغ چہوڑ کر مر گیا - اِس شہر پر غازی الدین نے اِس حیلہ سے لڑکے کو پکڑ لیا
کہ وہ یعنی وزیر اوسکی خواہر سے نکاح کرنا چاہتا ہے - اِس بات سے احمد شاہ

ایسا غضبناک ہوا کہ اوسنے ملکون پر چڑہائی کی اور دہلی فتح کرلی اور پہر اپنے سپاہیونکو
لوٹنے کا حکم دیا۔ شہر متہرا جسکو ہندو متبرک سمجھتے ہین ایک تیوہار کے روز چہین لیا گیا اور بدنصیب
ہندو نہایت بیرحمی سے مارے گئے بعد ازان احمد شاہ نے دہلی کی ایک شاہزادی
سے شادی کرکے اپنے ملک کا قصد کیا بادشاہ نے کچہ فوج چہوڑ جانے کی درخواست
کی تاکہ وزیر غازی الدین سے محفوظ رہے۔ بادشاہ افغان نے درخواست منظور کی
اور اوس عہدے کے واسطے ایک نہایت لئیق نجیب الدولہ افسر روہیلہ کو پسند
کیا مگر اِس وزیر کو کچہ اندیشہ نہ تہا کیونکہ بادشاہ افغان کے جاتے ہی اوسنے مرہٹے
بُلائے جوکہ زیر افسری ہلکر دہلی مین آئے اِس بات پر افسر روہیلہ بہاگا اور بادشاہ
نے پہر غازی الدین کو اپنا وزیر بنایا۔

اب مرہٹون کو اسقدر قوت ہوئی کہ اقوام ہندوستان کوئی اونسے ڈرتے
تہے اور کوئی تعظیم کرتے تہے۔ ایک افسر فتنہ انگیز کے بُلانے سے اونہون نے
پنجاب پر حملہ کیا اور افغانون کو دریا پار بہگا کر ۱۷۵۸ء مین لاہور اور تمام ملک واقع
سِندہ پر قابض ہوئے۔ غازی الدین نے اپنے مالک بادشاہ کی محافظت کے
عوض تمام ہندوستان فتح کرنے کے واسطے مرہٹون سے عہد و پیمان کیا۔
اِس عہد و پیمان کے سبب افغانون روہیلون اور ہندوستان کے بعض راجون
نے اونکے خلاف باہم عہد کیا۔ مرہٹون نے اپنی معمولی تندمزاجی اور بیرحمی سے

جدہر آئے اوس ملک کو تاراج کیا اور ایک مہینے مین تیرہ ہزار گانون نابود کیئے
احمد شاہ بادشاہ کی مدد کو آتا تہا کہ اس شریر وزیر نے خبر سنتے ہی بادشاہ کو مار ڈالا اور کسی
دوسرے سے تخت نشینی کی درخواست کی پر منظور نہوئی۔ دہلی مین شاہ عالم بادشاہ
کے بیٹے کی عدم موجودگی سے مغلون کے تخت پر جو ایک مرتبہ نہایت مشہور تہا
ایک پتلی بہی نہ رہی ❊

اِس عہد مین جسکا ہم ذکر کرتے ہین مرہٹون کا نہایت عروج تہا۔ شمال مین سندہ
اور ہمالہ اور جنوب مین ملک میسور کے پیچہے تک اونکی حکومت ہوئی۔ لیکن اپنا قدیم سادہ
چلن بہولکر اور شاہان مغل کی پیروی کر کے مغرور اور متکبر ہو گئے۔ حضرت سلیمان جو
سب انسانون مین عقیل تہے اونکا قول ہے کہ غرور ہلاکت کے پیشتر اور روح متکبر
زوال کے پیشتر مٹ جاتے ہین۔ حقیقتاً یہی مرہٹون کا حال ہوا۔ بہاؤ اونکا افسر اعظم ایسا
مغرور ہوا کہ ہوشیار رہنے کے واسطے افسر جاٹ کی نصیحت نہ مانی جو کہ انجام مین اوسکی
بربادی کا سبب ہوئی ❊

جبکہ افغان ہندوستان مین آئے مرہٹون کے دو گروہون نے جو کہ نہایت دلیر اور
مشہور افسران سیندہیا اور ہلکر کے ماتحت تہے احمد شاہ سے شکست پائی۔ لیکن اور
طرح سے مرہٹون نے زیر افسری بہاؤ قلعہ کنج پور چہین لیا جو کہ دہلی سے ساٹھہ میل پر تہا اور
افغانون کی فوج اوسمین مقیم تہی۔ اسکے بعد احمد شاہ جمنا کے پار اوترا اور دونون لشکر

قریب پانی پت خیمہ افگن ہوئے۔ مرہٹے تین مہینے تک رکے رہے جب دشمنون سکے انسداد کے باعث رسد نہ پہونچی تو لاچار باہر نکلکر حملہ کیا۔ سخت لڑائی کے بعد احمد شاہ اور اوسکے رفیق غالب آے اِس لڑائی نے سلطنت مرہٹہ کو بالکل پست کر دیا۔ بعد محاربۂ پانی پت یہ مملکت بہت افسرون پر تقسیم ہوئی جو کہ خاص اپنے معاملون مین لڑتے بھڑتے تھے لیکن اس قوم کا جلال جاتا رہا

مرہٹون کے واسطے جو افغانون اور محمدیون مین عہد وپیمان ہوا تھا بعد محاربہ پانی پت منسوخ ہوا احمد شاہ نے علی گوہر بادشاہ سابق کے بڑے بیٹے کو تخت دہلی پر بٹھا کر اپنے ملک کو معاودت کی۔ لیکن علی گوہر براے نام بادشاہ تھا کیونکہ فقط دہلی اور اوسکے نواح کے کچھ ملک مین اوسکی حکومت تھی سلاڈاء مین سلطنت مغل نیست نابود ہو گئی۔

اِس عہد مین ہندوستان کا حال سمجھنے کے واسطے یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ کیونکر اون مختلف حکام پر منقسم ہوا جو کہ سلطنت مغل تقسیم ہونے کے بعد صاحب اختیار ہوئے۔

اکبر کے عہد مین ہندوستان صوبون پر منقسم تھا جو کہ صوبہ دار یا نائب بادشاہ سے محکوم تھے۔ پھر یہ صوبے بہت اضلاع پر منقسم تھے جنمین نواب یا نائب صوبہ دار حکومت کرتے تھے۔ جبکہ مسلمانون کا زور حکومت ہندوستان کے لایق نہ رہا صوبہ دار دربار دہلی سے خودسر ہوئے اور بہت نواب اونہین کی مثال پر صوبہ دارون سے منحرف ہو گئے اسطرح بہت سی ریاستین بن گئین اور نہایت ابتری ہوئی۔

سلطنت اسلام منقسم ہونے کے بعد ہندوستان اسطرح تقسیم ہوا

| | |
|---|---|
| پنجاب کشمیر کماؤن مین | افغانون کی حکومت ۔ |
| دہلی مین | بادشاہ مغل کی حکومت ۔ |
| اودہ بہار بنگالہ مین | نوابون کی حکومت |
| آگرہ مین | جاٹون کی حکومت |
| راجستان مین | راجپوتون کی حکومت |
| الہ آباد مین | نواب اودہ کی حکومت |
| گجرات مالوہ مغربی حصہ دکن اور حصۂ جنوبی ہندوستان مع تانجور | مرہٹون کی حکومت |
| وسط اور مشرقی حصۂ دکن مین | نظام الملک کی حکومت |
| کرناٹک مین جو نظام سے منحرف ہوا | ایک نواب کی حکومت |
| جنوبی ہندوستان کے باقی ملک مین | مختلف راجگان ہنود کی حکومت |

# تیسرا حصہ

## انگریزون کا زمانہ

## پانچوان باب

### ہندوستان مین اہل یورپ کا پہلا انتظام اور سلطنت انگریزی کا قیام وغیرہ

ہندوستان کی نفیس ململ عمدہ مصالحے اور جواہرات سن مسیحی کے کئی صدی پیشتر سے اہل یورپ کو معلوم تھے - لیکن مغربی قومون کا بہت پچھلے زمانہ تک ہندوستان سے تعلق کم رہا - کاروان فارس اور ایشیاے کوچک ہو کر قسطنطنیہ مین اشیا پہنچاتے تھے یا عربی جہاز بحر ہند اور بحیرہ قلزم اوتر کر مصر مین لیجاتے تھے - درمیان کے زمانہ مین شہر وینس اور جنوا کے تاجرون نے مال ہندوستان کے خرید و فروخت کرنے اور یورپ مین لیجانے سے بہت دولت حاصل کی + پندرہوین صدی کے قریب اختتام پرتگیز دریائی حال ظاہر کرنے سے نامور ہوئے ۱۴۸۷ء مین بارتھولموڈائز افریقہ کی سرحد جنوبی کے گرد گیا اور خود ہوا ہی طوفانی مین مبتلا ہو کر اوسکا راس طوفان نام رکھا - بادشاہ پرتگال ہندوستان کے نئے راستہ کی امید سے

خوش ہوا اور اوسکو نہایت دلچسپ راس امید کے نام سے موسوم کیا۔ کلمبس جنوا کا
باشندہ ہندوستان مین پہنچنے کی امید پر بحر مغرب کے پار ہوا اور ۱۴۹۲ء مین امریکہ کو ظاہر
کیا۔ ۱۴۹۷ء مین وسکوڈی گامار اس امید کے گرد ہوکر ہندوستان مین پہنچنے کے
واسطے تین جہاز لیکر لسبن سے روانہ ہوا۔ قریب گیارہ مہینے سفر دریا کے بعد ساحل
مالبار پر مقام کلکٹ مین اوترا۔ اسکے بعد اور بہی سفر ہوئے اور جلد مغرب مین سورت
سے لیکر مشرق مین چٹ گانون تک پرتگیز پہیل گئے گو انکا صدر مقام ہوا۔ پرتگیز
کی کامیابی نے اونکی پیروی مثال کیواسطے ڈچ کو تحریک دی۔

قریب تین سو برس ہوئے کہ انگلستان مین چند تاجرون نے ہندوستان مین جہاز
بہیجنے کی غرض سے ایک تجارتخانہ قائم کیا اوس عہد مین ملکہ الیزبتھ انگلستان مین فرمانروا
تہی اور محمد اکبر ہندوستان مین بادشاہ تہا جب جہاز انگریزی مرسلہ ٹریڈنگ کمپنی ہندوستان
مین پہنچے تو پرتگیز کو خوف ہوا کہ انکی وجہ سے ہماری تجارت مین نقصان ہوگا پس سخت
روک ٹوک کی۔ ڈچ لوگ بہی جنکے پاس کچہ عمدہ ملکیت تہی اوسیطرح پیش آئے۔
۱۶۱۶ء مین جیمس اول بادشاہ انگلستان نے تجارت ملک کی اجازت حاصل
کرنے کے واسطے ایلچی مع تحائف بادشاہ مغل کی خدمتمین بہیجا ہوگلی یا ٹم کی کوٹہی یا دکہان
تجارت ہندوستان مین پہلا مقام تہا جسپر انگریز قابض ہوئے۔ دوسرا مقام مدراس
کی کوٹہی تہی جہان کہ چند سال کے بعد ۱۶۳۹ء مین چند راگری کے ہندو راجہ نے قطعہ

بنانے کے واسطے سند عنایت کی۔ اونھون نے قلعہ بنایا اور قلعہ سینٹ جارج نام رکھا + پھر جسقدر ہندوستان مین ملکیت انگریزی تھی مدراس اوس سب کا مقام صدر ہوا۔ قریب ۱۶۵۱ء مین ایک انگریزی حکیم دربار دہلی مین آیا اور شہنشاہ شاہجہان کی بیمار دختر کا علاج کیا۔ بادشاہ اِس احسان سے ایسا ممنون ہوا کہ پوچھا کیا انعام مانگتے ہو۔ حکیم نیکمرد نیکیطرح اپنے ملک سے محبت رکھتا تھا پس درخواست کی کہ تاجران انگریزی کی تجارت مین کچھ آزادی ملے ایسے ہی کامون کے معاوضہ مین اوسنے اپنے ہموطنون کے واسطے بنگالہ مین دریاے ہگلی پر کوٹھی بنانے کی نواب بنگالہ سے اجازت حاصل کی۔

یہ استحقاق عطا ہونے کے چند روز پیشتر انگریزون نے بادشاہ پرتگال کی بیٹی کے جہیز مین جو کہ دوسرے چارلس بادشاہ انگلستان سے منسوب ہوئی تھی جزیرہ بمبئی پایا تھا۔ بعد ازان انگریزون نے ٹگنا پاٹم واقع ساحل کارومنڈل جو کہ مدراس کے جنوب سو میل پر ہے ایک ہندوستانی راجہ سے خرید کیا اور قلعہ بنا کر قلعہ سینٹ ڈیوڈ نام رکھا۔ قریب ۱۶۸۶ء مین ہندوستان کے انگریز تاجرون نے ولایت مین اپنے دوستون سے اِس امر کی شکایت کی کہ ہندوستانی سرکارین ہماری ساتھ بہت ناانصافی اور جبر کرتی ہین۔ نواب بنگالہ اونکا دشمن ہو گیا۔ ایک جہاز ونکا بڑا انگلستان سے ہگلی کو روانہ ہوا لیکن باد پاکر بغرض حفاظت اوس مقام مین چلا گیا جو اب

کلکتہ کہلاتا ہے۔ پہر نواب سنے انگریزون پر چڑہائی کی مگر اونہون نے پس کر دیا اور
اورنگ زیب بادشاہ کے جہاز بہی جلا دیئے اِس بات سے بادشاہ ایسا غضبناک
ہوا کہ اوسنے سب انگریزی کوٹھیان جو ہندوستان مین تہین نیست و نابود کر ڈالین
مگر آخر کار صُلح ہو گئی اور سب کاروبار بدستور جاری ہوا۔ اورنگ زیب کے بیٹے
عظیم الشان صوبہ دار بنگالہ نے ۱۶۹۸ء مین چٹنی گوبندپور اور کلکتہ کی زمینداری انگریزون
کے ہاتھ بیع کی اور کلکتہ مین اونھون نے قلعہ فورٹ ولیم نام سے تعمیر کیا۔ پہر کلکتہ
ہندوستان کی ملکیت انگریزی کا بجاے مدراس مقام صدر ہوا مگر تاہم مدراس
بڑا مقام سمجھا جاتا تہا۔ اِسطرح خفیف آغاز تہا جِس سے کہ انگریز ایسے صاحب قبضہ
ہوئے۔ ایک بات پر خصوصاً ہمکو لحاظ کرنا چاہیئے یعنی اول انگریزون نے ہندوستان
کے باشندون سے کوئی شے جبراً نہین لی کُل ملکیت خواہ اورون نے دی
خواہ حُکّام ہندوستانی سے خرید کی ٭

تیسرے ولیم بادشاہ انگلستان کے عہد مین تجارت ہندوستان کیواسطے
ایک نئی کمپنی یعنی جماعت قایم ہوئی جس سے قدیم تاجر نہایت ناراض ہوئے
لیکن بعد چند سال کے دونون جماعتین بخطاب (یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی) ایک ہی
مین شامل ہو گئین۔ اب ہم اوسکو ایسٹ انڈیا کمپنی کہتے ہین۔

یورپ مین ایک بڑی قوم فرنچ کہلاتی ہے جسکا ملک فرانس انگلستان کے

گوشۂ جنوب مغرب مین واقع ہے - انگریز اور فرنچ اکثر ولایت مین باہم حریف رہا کرتے ہین - فرنچ کے پاس فوج کثیر ہے لیکن انگریزون کی برابر کثرت جہاز نہین ہے اور یہی سبب ہے کہ کبھی فرنچ دوسرے ملکون مین بڑی ملکیت نہین پا سکتے - پرتگیز ڈچ اور انگریزون کی طرح فرنچ بھی خواہشمند ہوئے کہ ہندوستان مین کچھ ملکیت حاصل کیجیے اور سخت تکلیفین اوٹھانے کے بعد ۱۶۷۴ع کے قریب ساحل کارومنڈل پر مقام پانڈیچری مین قائم ہوئے اور اوسے قلعہ بنایا - ماہی کالی کل اور چندرناگور مین کوٹھیان قائم کین -

یورپ مین انگریزون اور فرنچ کے درمیان لڑائی ہونے سے فرنچ کرسیہ سالار مشرقی مسمی لبورڈناس نے خیال کیا کہ ملکیت انگریزی واقع ہندوستان پر حملہ کرنے کا خوب موقع ہے چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا - وہ مدراس کو روانہ ہوا اور چونکہ اوسوقت قلعہ نہایت کمزور تھا اوسکے روکنے کے واسطے صرف چند انگریز تھے پس فتح ہو گیا مگر اوسنے یہ اقرار کیا کہ جب انگریز روپیہ ادا کرینگے تو قلعہ اون کو پھیر دیا جاے گا - اوس عہد مین فرنچ کی طرف سے ڈیوپلی نامے گورنر نہایت حوصلہ بند نا خدا ترس پانڈیچری مین رہتا تھا - اوسکو یہی فکر رہتی تھی کہ ہندوستان مین انگریزون سے فرنچ زیادہ ہون - اسی سبب سے اوسنے مدراس واپس کرنے مین انکار کیا اور لبورڈناس کو فرانس مین بھیجدینے کی تدبیر کی تاکہ سب

اختیار حکومت اوسیکے ہاتھہ رہے - ہندوستانی رئیس ناواقف تہے کو ان دونون قومون مین کون شہزور ہے پس کبھی ادہر اور کبھی اودہر جسکو فتحمند پاتے تہے اوسکے شریک ہوجاتے تہے - اسی اثنا مین نواب ارکاٹ انگریزون کا شریک ہوا اور مدراس واپس کرلینے مین کوشش کی مگر محروم رہا - نواب اور انگریزون کو پسپا کرتے ہی فرینچ نے قلعہ سینٹ ڈیوڈ پر حملہ کیا مگر اسمرتبہ نواب کامیاب ہوا اور ڈیوپلی اور اوسکی فوج کو پسپا کیا - پھر ڈیوپلی نے اس بیان سے کہ انگریزون کی بہ نسبت ہماری فوج زیادہ شہزور ہے نواب کو اپنے شریک کرنے مین کوشش کی اور اگرچہ نواب نے انگریزون کے دوست ہونے کی قسم کہائی تہی تاہم اونکو چہوڑ کر فرینچ کا شریک ہوا اسکے عوض مین جیسا وعدہ شکنون کا حال ہوتا ہے ویسا ہی اوسکا حال ہوا - اسکے تہوڑے ہی دن بعد چند جہاز مع فوج انگلستان سے پہونچے اور انگریزون نے فرینچ سے پانڈچری چہین لینے کا قصد کیا مگر کامیاب نہو سکے - اور یورپ مین صلح ہوجانے کے باعث فرینچ نے مدراس پہیر دینا منظور کیا چنانچہ ۱۷۴۹ء مین واپس کردیا - لیکن نہ فرینچ نہ انگریز عرصہ تک خاموش رہے - دونون کے پاس بڑی فوجین تہین اور ہندوستانی رئیسون نے خیال کیا کہ آپس کی لڑائیون مین ہم انسے مدد پاسکینگے اسطرح انگریز مختلف ہندوستانی رئیسون کے شریک ہونے - اول اس بات مین

اونکا مقصد یہ تھا کہ اپنی تجارت مین فائدہ حاصل کرین لیکن زمانہ کی طولانی مین جاگیرین
بھی حاصل ہوئین جنسے آمدنی ملنے لگی۔ پھر وہ ہندوستانی رئیسون سے کبھی
اپنے دوستون کیطرف سے کبھی اپنی ملکیت بچانے کے واسطے کبھی اور ملک
فتح کرنے کی غرض سے لڑتے رہے اسیطرح سے روٴسای ہندوستانی نے خاص
اپنی کمزوری اور لڑائی سے اپنی ریاستین کھوئین اور انگریزون کو کُل ہندوستان
کی حکومت حاصل ہوگئی۔

روٴسائے ہندوستانی مین سے اول ساہوجی راجہ تانجور نے جسکو اوسکے
بھائی پرتاب سنگہ نے راج سے خارج کیا تھا انگریزون سے مدد چاہی۔ ساہوجی
نے اقرار کیا کہ اگر انگریز پھر مجکو تانجور مین مسند نشین کرینگے تو قلعہ دیبی کوٹ دیدونگا
اس بات پر انگریز راضی ہوئے اور قلعہ پر جو کہ دریاے سیلرون کے کنارے پر
تجارت کے واسطے خوب موضوع تھا اور اسی سبب سے انکو نہایت پسند تھا
چڑھائی کی سخت لڑائی کے بعد قلعہ فتح ہوا۔ پرتاب سنگہ ڈرا کہ اب انگریز مجکو خارج
کرینگے پس اقرار کیا کہ اگر مجھسے مزاحم نہون تو قلعہ اونکے حوالہ کرون اور یہ بھی وعدہ
کیا کہ اپنے بھائی ساہوجی کو بشرطیکہ مجکو دق نہ کرے چار ہزار روپیہ سالانہ
دیا کرونگا۔

ایسا کام انگریزون کے لائق نہ تھا۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ بہت باتین

انگریزون نے ہندوستان اور دیگر ملکون مین ایسی کی ہین جنکو کوئی راستبار سیحی پسند نہین کرتا - ہمکو کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ سب سچے مسیحی نہین جو مسیحی کہلاتے ہین حقیقتاً مسیحی وہ لوگ ہین جو کہ راستی اور سرگرمی سے خداوند عیسیٰ مسیح اور اوسکی انجیل کے حکمون کی پیروی کرتے ہین - ایسے لوگ دنیا مین کم ہین کیونکہ مذہب مسیحی انسان سے نفس کُشی کرانا چاہتا ہے -

جب تک انگریز دیبی کوٹ مین لڑتے رہے فرنچ بھی سُست نہ تھے اونکو بھی لڑائی بھڑائی مین مدد کیواسطے رئیسون نے بُلایا -

نواب کرناٹک مخاطب بہ نواب ارکاٹ کا داماد مسمی چنداصاحب نہایت حوصلہ مند تھا - اوسوقت ترچناپلی اور تانجور مین راجونکی عملداری تھی جنکو بادشاہ مغل کا حکم ہوا کہ زرخراج نواب ارکاٹ کی معرفت جسکو یہ کام سپرد ہوا تھا ادا کرتے رہو - نواب کو اس تحصیل مین اکثر سخت دقت ہوئی اور بعض اوقات ادائی کے واسطے لشکرکشی کرنا پڑی - اسی عہد مین ترچناپلی کا راجہ فوت ہوا - نواب ارکاٹ نے خیال کیا کہ اس عالم ابتری مین راجہ متوفی کے ملک چھین لینے کا خوب موقع ہے پس اوسنے تحصیل خراج کے حیلہ سے اپنے فرزند صفدر علی اور داماد چنداصاحب کے ہمراہ ترچناپلی کو فوج روانہ کی - رانی نے اس خیال سے کہ یہ ہمسے کچھ تعرض نہ کرینگے شہر مین آنے دیا - چنداصاحب نے شہر مین داخل ہوتے ہی محافظونکو

ہتہیار لے لیئے اور حکومت چہین لی - اور جلد راجہ کے مال و ملک پر قبضہ کیا -
لیکن وہ بہی عرصہ تک بہ آرام نہ رہنے پایا کیونکہ آصف جاہ مخاطب بہ خطاب نظام الملک
صوبہ دار دکن اوس سے اور نواب کرناٹک سے نہایت برہم تہا لیکن چونکہ خود
اونکے مقابلہ کے لائق نہ تہا لہذا مرہٹون کو بہڑکا دیا جنہون نے کرناٹک مین آکر
نواب اور اوسکے چہوٹے بیٹے کو مار ڈالا - بڑا بیٹا صفدر علی اپنے باپ کی مدد
کو آیا لیکن ویلور مین قلعہ بند ہو گیا حتی کہ مرہٹون کو بہت روپیہ دیکر پیچہا چہڑایا - دوسرے
سال مرہٹے پہر لوٹے اور صفدر علی نواب کرناٹک نے جو کہ اپنے بہنوئی چندا صاحب سے
رضامند نہ تہا مرہٹون کو ترچناپلی پر حملہ کرنے کی ترغیب دی چنانچہ اونہون نے
حملہ کیا قلعہ فتح کر کے لوٹ لیا اور چندا صاحب کو قید کر کے قلعہ ستارہ مین رکہا
اوسکی بی بی اور عیال و اطفال بمقام پانڈچری فرنچ کے پناہ مین رہے - نواب
صفدر علی کی جورو اور لڑکے بغرض حفاظت مدراس بہیجدیے گئے تہے - ہم
دیکہتے ہین کہ کسطرح انگریز اور فرنچ روساء ہندوستانی کے جہگڑون مین شریک
ہونے کے واسطے بلائے گئے اسکا انجام یہ ہوا کہ انگریزون نے کرناٹک
فتح کر لیا +

صفدر علی کو زہر دیا گیا اور نظام الملک نے کچہ عرصہ کے بعد اوسکے فرزند
نابالغ کو اوسکے خیر خواہ انور الدین کی حفاظت مین نواب کرناٹک بنایا - اسکے

رئیس کم عمر کو کسی دعوت مین پٹھانون نے ہلاک کیا اور انورالدین نے نظام الملک کی اجازت سے کرناٹک کی نوابی پائی - پٹھان اون حملہ آورون کی اولاد ہین جو کہ ہندوستان مین آباد ہوئے یہ لوگ مسلمان ہین -

اب نظام الملک کا عہد بہی اختتام پر آیا چاہتا ہے - پیشتر بیان ہو چکا ہے کہ محمد شاہ کے عہد سلطنت مین وہ دربار سے کنارہ کش ہوا اور نظام الملک کا خطاب پاکر دکن کو چلا گیا - اسکی عمر سو برس کی ہوئی اور اوسکے مرتے ہی اوسکی فرزند ثانی ناصر جنگ اور پوتے مظفر جنگ کے درمیان دکن کی صوبہ داری کے واسطے جہگڑا ہوا - اسطرح جنوبی ہندوستان مین دو بڑے تخت سلطنت کے واسطے دو شخصون مین تنازعہ پڑا - یعنی دکن کے واسطے ناصر جنگ اور مظفر جنگ اور کرناٹک کے واسطے انورالدین اور چندا صاحب سے جو کہ ستارہ کے قید خانہ سے چھوٹ گیا تہا فساد ہوا - مظفر جنگ اور چندا صاحب نے اپنی فوجین اکٹھا کین اور فرنچ بہی اس خیال سے شریک ہوئے کہ اسمین اونکی بہت شہرت ہوگی - اونہون نے حملہ کر کے قلعہ امبور فتح کر لیا وہین نواب انورالدین کو کسی کافر سپاہی نے گولی سے ہلاک کیا اوسکے مرنے سے بہت لوٹ فوج کمکی کے ہاتہ لگی اور فوراً ارکاٹ کو روانہ ہو کر اوسکا محاصرہ کیا اور ساتہ ہی چہین لیا انورالدین کا بیٹا محمد علی ترچناپلی کو فرار ہوا - فوج

لنگی نے کچھ اوسکا بچاؤ نہ کیا مگر راجہ تانجور پر چڑہائی کی کیونکہ اونکو روپیہ کی ضرورت تھی اور شوال
تانجور کے لوٹنے سے دولت ہاتھ آنے کی امید تھی۔ یہ شوالہ جنوبی ہندوستان
مین نہایت خوبصورت اور دولت سے معمور سمجہا جاتا تھا۔ مسلمانون نے کہا کہ راجہ کو
بادشاہ مغل کا خراج دینا چاہیئے پس اوسنے مجبور ہوکر قریب ۹ لاکھ روپیہ حوالہ کیا۔
اِس عرصہ مین نظام الملک متوفی کا بڑا بیٹا غازی الدین جو کہ دربار دہلی مین وزیر تھا
اپنے بھتیجے مظفر جنگ کی دست درازی اور چندا صاحب کی شرکت سُنکر اپنے
بھائی ناصر جنگ کی مدد کیواسطے فوج کثیر لایا جسمین خصوص مرہٹے تھے۔ انگریز ابتک
خاموش تھے لیکن اب زیر افسری میجر لارنس صاحب ناصر جنگ کے شریک ہوئے
فرنچ کی فوج مین کچھ فساد برپا ہوا اور وہ پانڈچری کو پلٹ گئی۔ چندا صاحب فرار ہوا
اور مظفر جنگ پابجولان گرفتار کیا گیا۔ اسکے بعد انگریزون نے بادشاہ مغل کے
سلوکات سے ناخوش ہوکر ناصر جنگ کی اعانت موقوف کی۔ فرنچ پھر سے اور ر
نواب سے قلعہ گنجی چھین لیا۔

ناصر جنگ ایک بزدل شخص تھا پٹھانون کی فوج مین سے بعضون نے اوسکو
ذلیل سمجھکر سازش کی جسمین فرنچ نے بھی مدد دی اور اوسکے خیمہ پر حملہ کیا۔ ناصر جنگ
اِسی حملہ مین خاص اپنے کسی کپتان کی گولی سے ہلاک ہوا۔ پھر مظفر جنگ مجلس
سے نکلا کے صوبہ دار دکن بنایا گیا۔ فرنچ کے واسطے یہ بڑی بات ہوئی کیونکہ

نظام الملک نے مسمی ڈیوپلی گورنر فرنچ کو تمام ملک واقع جنوب کرشنا کا بادشاہ مغل کیطرف سے صوبہ دار مقرر کیا مگر چند عرصہ مین نظام الملک چند قاتل پٹھانون کے ہاتھ سے کسی کوہستانی راہ مین تختگاہ حیدرآباد کے مابین گولی سے مارا گیا جہان بیوزی نامے سپہ سالار فرنچ اوسکو لیئے جاتا تھا - فرنچ نے پہر اوسکے بھائی صلابت جنگ کو تخت دکن پر بٹھلایا اور چندا صاحب کو بھی نواب کرناٹک بنایا اگرچہ محمد علی تسلیم کرنے سے انکار کرتا رہا اور اس امید پر کہ انگریز اوسکو مدد دینگے ترچناپلی پر قابض رہا - آخر شخص ایک نہایت مرد شایستہ کلایو صاحب کی صلاح سے جو تاریخ ہند مین مشہور ہے اونہون نے اعانت کی ٭

# چھٹا باب

رابرٹ کلایو کا بیان - کرناٹک کی فتح ۱۷۵۱ع سے ۱۷۶۰ع تک

رابرٹ کلایو صاحب جو کہ مشرق مین سلطنت انگریزی کا بانی خیال کیا جاتا ہے ایک شریف انگریز کا بیٹا تہا وہ سرکاری ملازمی مین عہدہ محرری پر نوکر ہوکر ہندوستان مین آیا لیکن جب کرناٹک مین لڑائی ہوتی تہی اوسنے فوج مین بہرتی ہونیکی درخواست کی جو کہ محرری کی نسبت اوسکے واسطے بہت لایق اور بہتر ہوا - محاصرہ پانڈیچری مین نمود ہونے کے بعد حملہ ارکاٹ کے واسطے کہ چندا صاحب کا تختگاہ تہا سرکار

کمپنی سے اجازت مانگی اور بیان کیا کہ اس بات سے تو اب شہر ترچناپلی مین محمد علی
کے محاصرہ سے جو انگریزون کا رفیق ہے باز رہیگا اوسنے عین برق و باران کے
طوفان مین قلعہ ارکاٹ پر دہاوا کیا اہل قلعہ اوسکی دلیری پر متعجب ہو کر قلعہ چھوڑ کر فرار ہوئے
چند اصاحب نے حتی الامکان اپنا تختگاہ پھیر لینے کے واسطے کوشش کی اور سخت
لڑائیان لڑا لیکن کلایو صاحب نے مرہٹون کی فوج کو شریک کیا اور نیز لشکر
مدراس کمک کو آپہونچا پس اوسکو پسپا کیا اور قلعہ پر قابض رہا اور نیز دیگر مقامات بھی
چھین لیئے۔ ارکاٹ کے محاصرہ مین کلایو صاحب کے سپاہیون نے بڑی بہادری
سے کام کیئے اونہون نے اُسکو ہر مرحبنگ دیکھکر اوسکی پیروی کی اگرچہ فی الحقیقت رسد
کی قلت سے اونکو سخت تکلیف ہوئی۔ سپاہیون کو کلایو صاحب سے ایسی محبت
تھی کہ اونہون نے اوسکے اور گورون کے واسطے سب چاول دینا قبول کیا اور
کہا کہ ہم چاول کے پیچ سے بھی آسودہ ہو سکتے اور گورون کی نسبت تھوڑی چیز پر
بھی بسر کر سکتے ہین۔ سپاہیون نے محاصرۂ ارکاٹ مین جہان کہ وہ اول ملازم
انگریزی ہوئے تھے بڑی بہادری ظاہر کی۔ اب چند اصاحب نہایت پریشان
ہوا اور ہر چند فرنچ نے مدد دی تاہم انگریزون سے اپنا تختگاہ نہ لے سکا۔ مرہٹون
نے زیر افسری مُراری راو کلایو صاحب کے ساتھ ہو کر جابجا اوسکا پیچھا کیا۔
خزانہ کے صندوق اور مقامات مستحکم چھین لیئے اور پھر

اوسکو ترچناپلی سے نکالنے کے واسطے روانہ ہوئے۔ مقام سرنگم مین مقابلہ ہوا
فرنچ نے بڑے شوالہ پر جو مستحکم کیا گیا تہا قبضہ کیا اور اپنے بچاؤ کی کوشش
کرتے رہے لیکن ۱۷۵۲ء مین انگریزون سے شکست فاش پائی۔ چنداصاحب
مرہٹون کے ہاتہ آیا اور ہرچند جان بخشی کا وعدہ کیا تہا مگر مار ڈالا۔ پہر سب نے
محمد علی کو نواب کرناٹک تسلیم کیا۔

اوسوقت سے ہندوستان مین فوج انگریزی کی طاقت کا فروغ اور فرنچ کا
زوال ہونے لگا۔ کوولانگ اور چنگل پت فرنچ کے دو مضبوط قلعے ۱۷۵۲ء مین کلایو
صاحب نے چہین لئے۔ کلایو صاحب کو علالت کے سبب تبدیلی آب وہوا
کے واسطے ولایت جانا پڑا اور اوسکی غیرحاضری مین ہندوستان کے
معاملے کچہ خوب نہ چلے۔

اگرچہ اوس عہد کے آٹہہ برس بعد تک جسکا ہم بیان کر رہے ہین فرنچ کا
زور کرناٹک مین بالکل معدوم نہین ہوا تہا تاہم ذکر بنگالہ کے پیشتر اوس ماجرے
کی کیفیت بیان کرنا خوب ہے۔

مقام سرنگم کی شکست کے بعد فرنچ نہایت پریشان ہوئے اور ڈیوپلی خوف
کہانے لگا کہ ہندوستان فتح کرنے کی اوسکی سب امیدین خاتمہ پر پہونچین۔
ڈیوپلی ایسا حوصلہ مند اور مغرور تہا کہ جسطرح ایک عہد مین بادشاہ مغل تہے

اوسیطرح رہنا چاہا اور اون لوگون سے جو اوسکے پاس آئے اپنی تعظیم کرائی -
فرینچ جو کہ کبہی کسی کے آگے جُہکنے کے عادی نہ تہے اِس گورنر کے غرور سے
نہایت متنفر ہوئے اور جب اونہون نے شکست پانڈچری کی خبر سُنی تو رنجیدہ
نہین ہوئے بلکہ خوش ہوئے - ڈیوپلی کے اطوار سے بادشاہ مغل بہی برہم ہوا
اور اوسنے غازی الدین نظام الملک متوفی کے بڑے بیٹے کو حکم دیا کہ بیوزی سپہ سالار
فرینچ اور صلابت جنگ کو دکن سے نکالدین - مغلون نے خود غازی الدین کو
عہدۂ صوبہ داری پر مقرر کیا - غریب بادشاہ مغل کو حکم دینا تو سہل تہا مگر غازی الدین کو
اوسکی تعمیل مشکل تہی - کیونکہ جو شخص زبردست ہوا افسر اعلی بنگیا اور جب تک ہوسکا اوس
افسری پر قائم رہا - غازی الدین جب مع فوج دکن کو چلا آتا تہا دفعۃً مرگیا
اور جہگڑا تمام ہوا -

کلایو صاحب کے انگلستان جانے کے بعد فرینچ نے ترچناپلی کا محاصرہ کیا
اور میجر لارنس صاحب سپہ سالار انگریزی اوسکے بچانے کو جلد پہونچے -
ایک یا دو مرتبہ فرینچ قلعہ چہین ہی لینے پر تہے لیکن پس پا کیئے گئے - ڈیڑہ برس
محاصرہ کے بعد فرینچ مجبور ہو کر چلے گئے - لیکن ولایت مین فرینچ اپنی ایسٹ
انڈیا کمپنی کے کامون سے ناخوش ہوئے تبس ڈیوپلی کو بُلا لیا اور ایک اور حاکم
و سپہ سالار مسمی لالی کو روانہ کیا - اسکو انگریزون سے نفرت تہی اور جہاز سے

اوتہوڑے ہی قلعہ سینٹ ڈیوڈ پر کوچ کیا چونکہ اوسوقت انگریز کسی جگہہ نواب ارکاٹ کی مدد مین مشغول
تھے پس قلعہ چھن گیا اور مسمار کیا گیا - لالی اپنی کامیابی سے ایسا خوش ہوا کہ انگریزونکو کرناٹک سے
بالکل خارج کرنیکی امید کی اور اسیغرض سے بیوزی کو جو دکن مین تہا حکم دیا کہ آکر شریک ہو -
پہر لالی نے راجہ تانجور پر چڑہائی کی لیکن رسد کی قلت سے مجبور ہوکر پلٹ گیا -
اسکے تہوڑے ہی دن بعد وہ ارکاٹ مین پہونچا اور بیوزی سے متفق ہوکر محاصرہ
مدراس کے واسطے کوچ کرنے کا قصد کیا - دو مہینے تک فرنچ مدراس کا
محاصرہ کیئے رہے مگر قلعہ بہادرانہ طور سے رُکا رہا حتی کہ انگریزی جہاز آ پہونچے
اور محاصرین ہٹ گئے - جب لالی پانڈچری مین پلٹ آیا تو اوسکی خاطرداری نہوئی
وہ ایسا مغرور اور ترک مزاج تہا کہ خاص اوسکے افسر اور نیز ہندوستانی ناراض
تھے - پس جب انگریزون نے فرنچ سے مقام کاریکل چہین لینے کے بعد پانڈچری
کا محاصرہ کیا تو اونہون نے ولی مدد نہ دی - اوس شہر کے باشندے محاصرہ کے
سبب رسد کی کمی سے ایسے پریشان ہوئے کہ فرنچ نے ہندوستانیونکو نکالدینے کا
قصد کیا تاکہ سپاہیون کو کہانا زیادہ دستیاب ہو - چنانچہ قریب چودہ سو آدمی
کمال بیرحمی سے عین دشمن کے سامنے شہر سے نکالے گئے جنہون نے پہلے تو نکلنے نہ دیا
لیکن سپہ سالار انگریزی نے اونکے حال زار پر ترس کہا کر کچھ دیر کے بعد آنے دیا - مگر اس
بیرحم کام سے بہی شہر نہ بچا اور جلد فتح ہوگیا - پانڈچری کی شکست سے ہندوستان مین فرنچ کا زور جاتا رہا

## محاربۂ بنگال

یہ بیان ہو چکا ہے کہ انگریزون نے کلکتہ اور اور قصبے اورنگ زیب کے بیٹے عظیم الشان صوبہ دار بنگالہ سے خرید کرکے ایک چھوٹا قلعہ تعمیر کیا اور کلکتہ کو اپنی ملکیت واقع ہندوستان کا مقام صدر بنایا تھا۔ قریب پچاس برس پہلے سے ایک نہایت شجاع وعقلمند افسر افغان مسمی علی وردی نے بہار اور اوڑیسہ کی نوابی چھین لی تھی جب مرہٹون نے ان صوبجات پر چڑہائی کی تو اوسنے پس پا کیا لیکن انگریزونکی حفاظت کی اور اونکی تجارت کو اس خیال سے کہ میرے ملک کو فائدہ ہوگا تقویت دی۔ علی وردی لاولد مرا اور اوسکا نواسا سراج الدولہ جو کہ ضعیف العقل تھا جانشین ہوا سراج الدولہ لڑکپن مین حسب دلخواہ کام کرتا رہا سو جوانی مین ظالم اور شریر ہوا جس سے کوئی شخص کچھ برخلاف نہ کہہ سکتا تھا۔ جاہل مطلق ہونے کے علاوہ وہ فعل بیہودہ کرتا اور کہتا تہا۔

کرناٹک مین فرنچ اور انگریزون کی لڑائی کا حال سُنکر سراج الدولہ نہایت بدظن ہوا اور ڈرا کہ لڑائی اوسکے صوبون تک پہیل جائیگی۔ یہ ان فکرہی مین تھا کہ جلد انگریزون پر حملہ کرنے اور اونکا مال واسباب چھیننے کیواسطے بہانہ ہاتھ آیا۔ اوسنے اونپر یہ الزام لگایا کہ انگریزون نے ایک شخص کو جو نواب بنگالہ ہوا چاہتا ہے کلکتہ مین رکھا ہے پس سراج الدولہ نے انگریزی کوٹھی جو کہ قاسم بازار مین دریاے گنگا کی ایک شاخ پر

کلکتہ سے ۱۲۰ میل فاصلہ پر تھی لوٹ لی اور شہر پر حملہ کرنیکو کوچ کیا۔ مدراس کے انگریز
بمجبوری سپاہی بن گئے تھے لیکن بنگالہ کے انگریز تاجر تھے۔ اسوجہ سے جب نواب
کی فوج آئی تو گورنر ڈریک صاحب فرار ہوگئے اور ہالول صاحب جو اوس وقت
افسر ہوئے سوچے کہ قلعہ چھوڑ دینا چاہیئے پس بہ اقرار [illegible] سلوکی قلعہ چھوڑ دیا۔ پھر نواب
کلکتہ مین داخل ہوا۔ بہتون کو قید کیا اور جسقدر روپیہ ہاتھ آیا لے گیا۔ گورنر کو گالیان
دیکر شراب پی اور سو رہا اس بات کی کچھ فکر نہ کی کہ قیدیون کا کیا حال ہوا۔ کیونکہ اوسکو
انگریزون سے سخت نفرت تھی اوسکے سنگدل سپاہی نواب کے بیرحم مزاج سے
واقف تھے پس وہ دیدہ و دانستہ مجرم بنے۔

قلعہ کلکتہ مین ایک تنگ و تاریک سپاہیون کا قیدخانہ تھا جسمین غریب [illegible] آدمی انگریز [illegible]
سکتے تھے اسی قیدخانہ مین جو بلیک ہول کہلاتا تھا انگریزی قیدی پہنچائے گئے
اور ایک [illegible] سنگینون کی ٹھوکر سے بھر دئیے گئے جون کا [illegible]۔ آدمی بھر دئیے
[illegible] دروازہ بند ہوگیا۔ اس محبس مین کوئی
[illegible] ہوا آتی تھی۔ قیدیون کو جانکنی
کی تکلیف [illegible] نہین ہو سکتا۔ اوسکے ہندوستانی سنگدل
سپاہی [illegible] ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ نواب صاحب
سوتے ہین ہم [illegible] واسطے پوچھہ نہین سکتے۔ چند گھنٹون کے بعد

اون مظلوم قیدیون کا شور و غل موقوف ہوا کیونکہ وے مرنے لگے اور صبح کو جب دروازہ کھولا گیا تو ۱۴۶ مین سے صرف ۲۳ آدمی زندہ دستیاب ہوئے - اِس شریر نواب نے پیچھے سے اِس بیرحمی کا بدلا پایا +

کلکتہ کے حادثہ کی جب مدراس مین خبر پہونچی تو فوراً انگریزون نے اپنے ہموطنونکی تکلیف سے پریشان ہوکر رہا کرنے کا قصد کیا - کلایو صاحب جو کہ ولایت سے پلٹ آئے تھے افسر فوج اور واٹسن صاحب میر جہاز مقرر ہوئے -

سراج الدولہ کلکتہ لینے کے بعد وہان عرصہ تک نہ رہا وہ صرف قلعہ مین کچھ فوج چھوڑ گیا اور حکم دیا کہ کوئی انگریز رہنے نہ پائے - پھر وہ عیش جیش کیواسطے مرشد آباد کو چلا گیا - جب فوج انگریزی کا داخلہ سُنا تو نہایت متعجب ہوا - غیر ملکون سے وہ ایسا ناواقف تھا کہ کُل یورپ مین دس ہزار آدمی سے زیادہ نہین سمجھتا تھا - اِس بیخبری مین کلایو صاحب نے بہت تھوڑے عرصہ مین کلکتہ اور دیگر مقامات جو چھین لگئے تھے پھیر لیئے - نواب بہت جلد اِس بات پر رضامند ہوا کہ انگریز بہ آرام تمام رہین اور جو کچھ روپیہ چھین لیا تھا اوسکے واپس کرنے کا بھی اقرار کیا - مگر افسوس جنکو اوسنے بلیک ہول مین مار ڈالا تھا اونکو زندہ نہ کرسکا + اگرچہ نواب نے بہت عہد و پیمان کیئے تاہم اونمین سے ایک کے ایفا پر بھی بخوبی توجہ نہ کی - آج جس بات کا اقرار کیا کل اوس سے انکار کیا - اور بیوقوف دیوانہ کی مانند

ایسے کام کیے کہ اوسکی رعایا عاجز ہوئی اور اوسکے نکالنے اور میر جعفر اوسکے
سپہ سالار کو مسند نشین کرنے کا مشورہ ہوا - اسمین خاص تین شخص مشورہ کار تھے
اوسکا وزیر راے دولاب اور سپہ سالار میر جعفر اور جگت سیٹھ ہندوستان کا
دولتمند مہاجن - اگر ہم یہ کہہ سکتے کہ انگریزون کو اِس مشورہ کی خبر نہ تھی اور وہ سرتاپا
دیانت سے کام کرتے رہے تو کیا خوب ہوتا - مگر یہ بات نہ تھی - تعجب نہ تہا کہ
اگر سراج الدولہ سے ظالم کو تخت سے خارج دیکھتے تو خوش ہوتے - اگر ترتیب معاملات
نسبت نواب کے وہین کے لوگون پر چھوڑ دیجاتی تو بہت بہتر ہوتا جسوقت کہ انگریزون
نے پہلے اِس مشورہ کا حال سُنا وہ نواب سے جو ہمیشہ اپنے ارادہ کی نسبت
اونہین فریب دیتا تہا عہد و پیمان کرنے کی کوشش کر رہے تھے - اِس کام کے
واسطے واٹ صاحب اونکا ہموطن اور امین چند بنگالی ملازم تھے کلایو صاحب نے
مشورہ کارون کو مدد دینے اور میر جعفر کو تخت نشین کرنے کا اقرار کیا - جب سب باتین
مکمل ہوگئین کلایو صاحب نے نواب کو چٹھی لکھی اور تمام اوسکی بیہودہ روی اور بد سلوکی کی
نسبت قوم انگریزی درج کی اور لکھا کہ اسکے جواب کے واسطے مین خود آؤنگا
مطلب یہ تہا کہ میدان جنگ مین قدم جاؤنگا - تب نواب نے قریب پچاس ہزار
فوج لیکر پیش قدمی کی حالانکہ فوج انگریزی قریب تین ہزار مقابلہ مین بہت کم
تھی لیکن یہ سپاہی شجاع اور قواعد دان تھے - میر جعفر نے وعدہ کیا کہ جسوقت انگریز

نمود ہونگے مین فوراً شریک ہونگا لیکن جب وہ وقت قریب آیا تو اپنا قول نہ نبا ہا۔
افسرون نے کلایو صاحب کو صلاح دی کہ تنہا جنگ نہ کرو مگر اوسنے حملہ کیا اور
دونون لشکر پلیسی مین جو کلکتہ کے شمال سو میل کے فاصلہ پر ہے مقابل ہوئے۔
علی الصباح یہ مشہور جنگ پلیسی شروع ہوئی۔ نواب اپنے خیمہ مین رہا اور اپنے
افسرون کو لڑنے کا حکم دیا۔ جب انگریزون کے مارنے مین اونکو اسقدر دیر ہوئی
تو سخت متعجب ہوا جب اوسنے دیکھا کہ انگریزون نے اوسکے خیمہ پر حملہ کیا ہے اور
اوسکی فوج ہر طرف بہاگی جاتی ہے تو نہایت پریشان ہوا۔ پہر نواب ایک
تیز رفتار سانڈنی پر سوار ہوکر روارہ مرشد آباد کو چلا گیا جب وہان یہ خبر سنی کہ دشمن
پیچہا کیئے چلا آتا ہے تو جواہرات کا صندوقچہ لیکر بسواری کشتی پٹنہ کو فرار ہوا لیکن
راستہ مین ایک شخص کو جسپر اوسنے بہت بیرحمی کی تہی ہاتہہ لگا وہ اوسکو گرفتار کرکے
مرشد آباد مین لے آیا جب وہ میر جعفر کے حضور مین آیا تو نہایت بزدلی سے جانبخشی
کی درخواست کی چنانچہ میر جعفر نے منظور کیا لیکن اوسکے بیرحم بیٹے میرن صاحب نے
باپ سے کہا کہ آپ آرام کیجئے مین نواب صاحب کی حفاظت کرونگا جب اوسکا
باپ آرام کرنے چلا گیا تو اوسنے ایک سپاہیون کا دستہ نواب کے کمرے
مین بہیجا اور اوسے قتل کروا ڈالا۔ جب میر جعفر کو خبر ہوئی تو نہایت مخوف ہوا کہ انگریز
مجہپر الزام لگائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کیونکہ کسی مظلوم و بے اختیار دشمن کو

سستا آیا قتل کرنا حقیر بات ہے۔ مجاربہ پلیسی مین نواب کی شکست سے انگریزون کی سلطنت ہندوستان مین قائم ہوئی یعنی انہون نے ایک نواب کو تخت سے اوتارا اور دوسرے کو تخت نشین کیا جس لڑائی کے بعد کلایو صاحب اور اونکی فوج نے میر جعفر کو ملک بنگالہ بہار واوڑیسہ کا نواب بنایا۔ جسکے عوض مین اوسنے اقرار کیا کہ مین تمہارا اچھا ایماندار دوست ہونگا۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ اوسنے کیونکر اپنا قول نباہا۔ انگریزون کی فتح بنگالہ مین ایک عجیب بات ہے جسکو بیان کرنا چاہئیے وہ ایسی بات ہے جسے کلایو صاحب بالکل بھول گئے کہ اگرچہ ہندوستانیون نے جو کہ بت پرست تھے اوسے فریب دئیے لیکن وہ اپنے تئین مسیحی کہتا تھا اور کلام خدا جانتا تھا کہ جھوٹ بولنا اور اپنے پڑوسی کو فریب دینا انسان کے واسطے کیسی شرارت ہے مجاربہ پلیسی کے پیشتر جب انگریز نواب سے کچھ عہدنامہ کیا چاہتے تھے ایک بنگالی تھے امین چند جسکا بیان پیشتر ہوچکا ان معاملات کے انتظام کے واسطے اونکے یہان نوکر تھا۔ یہ شخص بڑا جعلساز تھا۔ اور بدین وجہ نواب سے ناراض تھا کہ اوسنے بروقت فتح کلکتہ اوسکا مال واسباب چھین لیا تھا پس وہ میر جعفر کے مشورہ مین شریک ہوا اور ہر طرح مدد کا اقرار کیا۔ ہر وقت نواب سے بہانہ کرتا رہا کہ مین آپ کا رفیق ہون۔ ایکروز ایسا ہوا کہ نواب سے اس مشورہ کا حال کہکے اوسنے میر جعفر اور شاید انگریزون کو بھی نیست نابود کیا ہوتا چنانچہ اوسنے دھمکایا پس انگریزون نے زر کثیر

دینے کا اقرار کیا اوسنے یہ بھی کہا کہ مجکو زر معہودہ کا غذ عہدنامہ یا قرارنامہ مین جو میر جعفر
اور انگریزون کے فیما بین ہے لکھدو۔ کلایو صاحب نہین جانتے تہے کہ کیا کرنا چاہیے
کیونکہ اونکو زر مطلوبہ دینا نامنظور تہا پس اونہون نے دو عہدنامہ لکہے ایک سُرخ
کاغذ پر اور دوسرا سفید پر۔ سرخ پر امین چند کا نام اور روپیہ کی تعداد لکہی اور اوسے
دکہادیا لیکن وہ سفید اصلی قطعہ کے برعکس تہا۔ جب جنگ پلاسی ختم ہوئی امین چند
سمجہا کہ زر معہودہ مجکو ملے گا لیکن جب معلوم ہوا کہ میرے ساتھہ فریب ہوا کہتے ہین کہ
وہ دیوانہ ہوگیا آمین چند کی قسمت سے ہمکو ایک آیت یاد آتی ہے جو سلیمان کے
مسئلون مین درج ہے (جو غار کہودتا ہی خود گرتا ہی) تاہم اوسکی فریب کاری اور بد اطواری
کلایو صاحب کے چال چلن پر بدنما رہنین کرتی جسکا کام خراب تہا اور جسنے سب نیک
انگریزون کے دلون کو رنجیدہ کیا۔

محاربہ پلاسی کے بعد سب لوگ انگریزون کو ملکِ بنگالہ کا مالک سمجھنے لگے۔ اسکی
حکومت کے واسطے ایک کونسل قایم ہوئی اور کلایو صاحب گورنر مقرر ہوئے۔
ولایت مین صاحبان انگریز کلایو صاحب کی بہادری اور اِس عظیم مملکت سے جوکہ
ہندوستان مین اوسنے اونکے واسطے فتح کی تہی بہت خوش تہے لیکن ہندوستانی
رئیس اسقدر خوش نہ تہے خصوصاً غریب کمزور مغل نہایت ناراض تہا کہ سراج الدولہ
خارج کیا گیا اور دوسرا نواب بلا مشورہ اوسکے قایم کیا گیا۔ اوسکا قول تہا کہ نواب

ہمارا محکوم ہے لیکن یہ بات نہ تھی کیونکہ بعد محاربۂ پانی پت صوبہ دار اور نواب اپنے
تئین مغلون کا نائب یا محکوم نہین سمجھتے تھے - پس شاہ عالم بادشاہ مغل کے فرزند رشید
نے نواب اودھ والہ آباد اور مرہٹون جاٹون رہیلون اور افغانون کو شریک کیا اور میر جعفر کو
خارج از تخت کرنے کے واسطے چڑہائی کی - جب میر جعفر نے سُنا تو نہایت خوف زدہ
ہوا اور چاہا کہ شاہ عالم اور اونکے رفیقون کو بہت رشوت دیکر ٹال دیجئے مگر کلایو صاحب
نے یہ بزدلی پسند نہ کی اور اوس سے کہا کہ انگریز تمہاری مدد کرینگے جیسے ہی لشکر مغل نے
سُنا کہ کلایو صاحب مع فوج آتے ہین وہ پریشان و فرار ہوگیا میر جعفر جب اسطرح
اپنے دشمنون سے محفوظ رہا تو اسقدر خوش ہوا کہ کلایو صاحب کے واسطے تین لاکہ
روپیہ سالانہ بطور پیشکش مقرر کیا جو شہر کلکتہ سے نواب بنگالہ کو وصول ہوتا تہا -
کچہ عرصہ کے بعد میر جعفر کو خیال ہوا کہ انگریز شہزور ہین شاید ایک روز مجکو تخت سے
خارج کرین وہ جانتا تہا کہ فرنچ مجکو مدد نہ دے سکین گے خفیہ ڈچ سے درخواست
کی جنکا قلعہ بمقام چنسرا کلکتہ سے ۲۰ میل آگے تہا - اونہون نے اوسکی درخواست
قبول کی اور جنگی جہاز روانہ کیئے جنہون نے دریاے ہوگلی سے گذرنا چاہا لیکن انگریزون
نے ہٹادیا - اسکے بعد کلایو صاحب انگلستان کو روانہ ہوئے - کلایو صاحب کے
پیچہے بنگالہ کے معاملات اچہے نہین رہے مسٹر ونسٹرٹ گورنر مقرر ہوئے شاہ عالم
نے میر جعفر کو دہمکایا اور پسپا کیا گیا لیکن نواب کی حکومت نہایت ناراضی کا باعث

ہوئی پس انگریزون نے اوسکو خارج کیا اور اوسکے داماد میر قاسم کو مسند نشین کردیا
نئے نواب میر قاسم نے مدد دہی کے صلہ مین انگریزون سے اضلاع بردوان مدنا
پور و چٹ گانون دینے کا وعدہ کیا - پھر ایک مرتبہ شاہ عالم نے شجاع الدولہ نواب
اودہ سے مدد پاکر نواب کو خارج کرنے کے واسطے بہار پر چڑہائی کی لیکن میجر کارنیک
سپہ سالار انگریزی سے شکست پائی مغل پٹنہ تک اوسکے ساتھ رہے اور وہان
قبول کیا کہ میر قاسم بنگالہ بہار و اڑیسہ کا نواب قائم رہے - اسکے تہوڑے دنون
بعد میر قاسم بنگالہ کی کونسل سے جو اوس سے زر کثیر طلب کرتی تھی اور کہتی تھی کہ
کہ اوسنے اقرار کیا ہے تنگ و ناچار ہوا - ولایت مین ایسٹ انڈیا کمپنی روپیہ طلب
کرتے تھے سبب اس کونسل سے نہایت ناراض ہوئی [illegible] کہ میر قاسم [illegible]
کرتا ہے - علاوہ اسکے میر قاسم نے سوداگران انگریزی کی بہت شکایت کی کہ
اپنا مال دریا کی راہ لیجاتے ہین اور محصول نہین دیتے - انگریزون نے کہا کہ ہمنے
ہمکو اجازت دی ہے - گورنر نے حسب درخواست میر قاسم محصول دینا قبول کیا مگر
کونسل چونکہ نواب کی دوست نہ تھی اسبات کی روادار نہوئی پس پھر لڑائی
شروع ہوئی شہر پٹنہ [illegible] انگریزی اور بہت اور انگریز پٹنہ مین گرفتار
کیے گئے پس شہر کو اونہون نے لیا تہا اور لوٹ رہے تھے لیکن [illegible]
خبر پائی تھی کہ میر قاسم نے ہمارے جہاز چہین لیے ہین اب کونسل کا ارادہ ہوا

کہ قدیم میر جعفر کو پہر نواب بنائے اور میر قاسم کو خارج کیجیئے۔ میجر اڈمس صاحب لشکر کے
سپہ سالار ہوئے لیکن اونہون نے دیکھا کہ میر قاسم فوج کثیر قواعد دان ساتھہ لیکر
لڑنے کو تیار ہے سخت لڑائی کے بعد نواب کی فوج بہاگی اور انگریزون نے پیچہا کیا
وے لوگ بمقام مونگیر ایک مضبوط قلعہ مین بہاگ گئے۔ جب یہ سُنا کہ انگریز پٹنے کو
چلے آتے ہین نواب نے کہا کہ اگر وے بڑہے چلے آئینگے تو مین مسٹر ایلس
اور سب قیدیون کو مار ڈالونگا چنانچہ فی الحقیقت اوسنے ایسا ہی کیا یعنی بجبر ایک انگریز
کے ایکسو پچاس آدمیون کو بیرحمی سے قتل کیا۔ اِس بات سے کُل انگریز جو پیشتر
نواب کے دوست تہے دشمن ہوگئے۔ انگریزون نے پٹنے پر چڑہائی کی اور قبضہ
کرلیا۔ میر قاسم مایوس ہوکر مدد مانگنے کے واسطے نواب شجاع الدولہ کے پاس
اودہ مین بہاگ گیا۔ اوسوقت دربار اودہ مین ایک اور شہزادہ موجود تہا جسنے
مرہٹون سے مجبور ہوکر اپنی دار السلطنت چہوڑی تہی یہ شاہزادہ شاہ عالم مخاطب
بہ مغل تہا۔ یہ تینون شخص یعنے شجاع الدولہ شاہ عالم و میر قاسم متفق ہوکر انگریزون سے
مقابلہ کرنے کے واسطے روانہ ہوئے لیکن اونکی فوج پریشان ہوئی اور نواب
اودہ اپنے ملک کو چلے گئے۔

میجر کارنیک کے علاوہ ایک اور افسر جوانمرد مسمی منرو صاحب فوج انگریزی
کے سپہ سالار تہے بادشاہ مغل اور نوابون کی شکست کے بعد بہت سپاہی

بغاوت پر مائل ہوئے لیکن میجر منرو کے استقلال نے جسنے کئی آدمیون کو توپ سے
باندھ کر اوڑوا دیا اون پر ایسا رعب ڈالا کہ وے بدستور اپنا کام کرنے لگے اور
بمقام بکسر شجاع الدولہ پر حملہ کرنے کے واسطے اوسکا ساتھ دیا۔ نواب کو شکست
ہوئی۔ اِسکے تھوڑے ہی دنون بعد بادشاہ نے شجاع الدولہ کا ساتھ چھوڑا اور
انگریزون کا شریک ہوا کیونکہ غازی الدین اور ملہر راؤ ایک مشہور افسر مرہٹہ دونون
بادشاہِ مغل کے برخلاف متفق ہوئے اور نواب اودہ کو شریک کیا تا کہ انگریزون کو
خارج کیجیئے۔ یہ بات فضول ہوئی الہ آباد انگریزون کو دیدیا گیا اور اسطرح وے
میانہ ہندوستان کے ایک بڑے حصہ پر قابض ہوئے مغلون نے اونکو بنگالہ
بہار اور اوڑیسہ کی بادشاہی دی اور اونہون نے چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ
دینا منظور کیا + جب میر جعفر مرا تو اوسکے جانشین نواب نجم الدولہ کو پنشن ملنے لگی
اور غریب بادشاہ کو کوڑا الہ آباد اور دوآب ملا۔ شجاع الدولہ نے دیکھا کہ مین
انگریزون کا مقابلہ نہین کر سکتا تو صلح کرنے کا قصد کیا لیکن میر قاسم اپنی دوست کو
نہین دیا جسنے کہ دوسرے ملک مین پناہ لی۔ انگریزون نے نواب اودہ کو اجازت
دی کہ اپنے ملک کو پلیٹ جائین گو وے لوگ اِس امر مین کسیطرح مجبور نہ تھے
کیونکہ وہ بلا سبب اونکے مقابلہ کو آیا تھا۔

محاربۂ بنگالہ ختم ہونے کے پیشتر کلایو صاحب اِنگلستان مین پانچ برس

رہکر پہرسے - جب تک وہ انگلستان مین رہے اونکی بڑی خاطر اور عزت ہوئی جیسکے
وسے لایق تہے اور اگرچہ امین چند کے معاملہ مین اونپر الزام لگایا گیا پر وے بہادر
اور معزز شخص تہے انہون نے روپیہ کا لالچ نہین کیا اور صرف اپنے ہموطنون
اور اپنے ماتحتون کی بہلائی چاہی - ولایت مین انگریزون نے کلایو صاحب کو (لارڈ
کلایو) خطاب دیا اور بنگالہ کا گورنر مقرر کر کے روانہ کیا -

جب امن امان ہوئی لارڈ کلایو نے بہت باتون کی جو کہ فوج اور ملک دونون
مین خراب ہوگئی تہین اصلاح پر توجہ کی - بہت سے انگریزون نے جو سچے
سپاہی نہ تہے ہندوستان مین نوکر ہوکر جہان تک ہوسکا صرف روپیہ حاصل
کرنے کی فکر کی اور ولایت چلے گئے - مگر یہ بات لارڈ کلایو کو پسند نہ ہوئی اور
واقعی اوسکے بہت دشمن تہے مگر انہون نے بلا اندیشہ پہلے اپنا کام انجام دیا
اور پہر نہایت کمزور ہوکر انگلستان کو پلٹ گئے ؛؛

# ساتوان باب

## وارن ہسٹنگس صاحب کی حکومت سنہ ۱۷۷۲ع سے سنہ ۱۷۸۵ع تک

انگلستان کی سرکار نے ایک نیا بندوبست کیا یعنے گورنر بنگال کو گورنر ان

مدراس و بمبئی پر بالا دست کیا اور گورنر جنرل آف انڈیا خطاب دیا اس کام کے واسطے اونہون نے مسٹر وارن ہیسٹنگ کو بہیجا جو کہ پہلے اِس عہدہ پر سرفراز ہوئے چار انگریز جو کہ مشورہ کار (کونسلر) کہلاتے تہے انکے مددگار ہوئے لیکن اگر وے تنہا رہتے تو خوب ہوتا کیونکہ بعض مشورہ کار رشک کے سبب اکثر اونکو حق امر کرنے سے روک دیتے تہے

ہندؤن کا ایک فرقہ سنیاسی کہلاتا ہے جو کہ سب مال و متاع اور ہر قسم کا کاروبار چہوڑ کر اون کامون مین بسر کرتے ہین جنکو مذہبی تصور کرتے ہین وے اپنی پرورش کے واسطے کچہ کام نہین کرتے لیکن جابجا پہرتے اور بہیکہ مانگتے ہین وے اپنی دانست مین اِس طریق سے آپ کو پاک اور خدا کو خوش کرتے ہین مگر یہ اونکی بڑی غلطی ہے - خدا کے خوش کرنیکے واسطے انسان کو چاہیئے کہ جس مقام پر ہو چالاک و چست رہے حتی الامکان ہمیشہ نیکی کرتا رہے کیونکہ کلام خدا مین لکہا ہے (اگر کوئی شخص کام نہ کرے کہانا نہ کہائے) بعض غریب بیوقوف سنیاسی بنجاتے ہین کیونکہ وے سوچتے ہین کہ اِس سے ہمکو فائدہ ہوگا لیکن بہت اون مین ایسے ہین جو صرف مجہول زندگانی بسر کرنا چاہتے ہین + اِس عہد مین سنیاسیون کا ایک بڑا گروہ ملک لوٹنے کے واسطے متفق ہوا تہا اور جدہر جاتا تہا لوٹ مار کرتا تہا اونہونے بنگالہ پر حملہ کیا اور اگرچہ گورنر جنرل اون کے مقابلہ کو گئے وہ اون کے پہونچنے کے

پیشتر فرار ہوئے اور کوہستان کو پلٹ گئے - مگر بنگال مین سناسیون کے آنے سے بہت نقصان نہوا +

## قوم روہیلہ کا بیان

منجملہ دیگر بہادرون اور زورآورون کے جنہون نے ہندوستان کی چڑہائی کر وقت لشکر مغل کا ساتھہ دیا روہیلے بہی مشہور ہین - دراصل یہ لوگ کابل وقندہار کے گردوپیش سے آئے تہے - چونکہ انہون نے لڑائیون مین جانفشانی وکارگذاری خوب کی لہذا یہ خوشنما ملک جو دریاے رام گنگا سے سیراب ہے مغلون نے بطور انعام عنایت کیا یہ ملک اوسوقت سے روہیلکہنڈ کہلاتا ہے - جب تک مغلون کا زمانہ موافق رہا یہ لوگ خراج گذار رہے لیکن جب اورنگ زیب کی وفات کے بعد ابتری ہوئی تو خودمختار بن بیٹہے - اسکے بعد بہت عرصہ تک یہ صرف خودمختار ہی نہین رہے بلکہ اپنے ملک کو سرسبز وترقی پذیر بہی کرتے رہے - اسوقت مین نواب حاکم ملک اودہ نے روہیلون کو مغلوب کرنے کا ارادہ کیا جنکی ترقی سے خوف کہایا تہا اور اونکے ملک کے لینے کا لالچ کیا مگر چونکہ خود اون جوانمرد بہادرون پر کامیاب وفتحمند ہونے کے لایق نہ تہا لہذا گورنر جنرل سے مدد کی درخواست کی وارن ہیسٹنگس صاحب اس شرط پر رضامند ہوئے کہ نوابصاحب چالیس لاکہہ روپیہ اور کُل فوج کا خرچ دین - اس شرط پر نواب راضی ہوئے - چنانچہ فوج

مدد کیو اسطے روانہ ہوئی اور اوسنے روہیلون کو شکست دیکر روہیلکھنڈ سے نکالدیا اور
ملک نواب کے حوالہ کیا۔ مگر نواب ایسے سلوک کے لایق نہ تہا کیونکہ وہ لڑائی فتح
ہونے تک میدان کی پشت پر ٹھہر رہا اور پہر لوٹنے کے واسطے موجود ہوا ہیسٹنگس
صاحب نے نواب اودہ کو کوڑہ الہ آباد دواب پر بہی قبضہ کرنے کی اجازت دی کیونکہ مغل
اوسکے انتظام کے قابل نہ تہے نواب نے اس اجازت کے بدلے پچاس
لاکہ روپیہ کلکتہ گورنمنٹ کو دیا۔ ہیسٹنگس صاحب اور اونکی کونسل مین سخت جہگڑے
درپیش ہوئے اور ایک دولتمند بنگالی مسمی نند کمار نے قصد کیا کہ کونسل کے روبرو
جہوٹی تہمت لگاکر اونکو برباد کیجیے مگر نند کمار کی وفات اور ہیسٹنگس صاحب کی فتح پر
یہ معاملہ ختم ہوا *

## مرہٹون کی پہلی لڑائی

اس عہد کے قریب کونسل گورنمنٹ بمبئی سے دق تہی جسنے کہ بلامشورہ سالسٹی
چہین کر مرہٹون سے جہگڑا پیدا کیا تہا۔ مرہٹون کا پیشوا قتل ہو چکا تہا اور چند
آدمیون مین اس عہدہ کے واسطے بحث تہی۔ منجملہ اونکے ایک شخص راگہوبا نام
تہا جسنے مدد پانے کی غرض سے سالسٹی اور سورت کے قریب کچہ ملک پر قابض
رہنے کی انگریزون کو اجازت دی اسکے عوض مین اوسکو فوج انگریزی ملی اور
جب یہ فوج پونا کی طرف کوچ کیے چلی جاتی تہی کونسل کلکتہ نے فوج انگریزی

کے نام حکم بھیجا کہ بمبئی کو واپس جائے - مگر اسکے تھوڑے ہی روز بعد کونسل کو خوف
ہوا کہ مبادا مرہٹے اور فرنچ انگریزون کے خلاف متفق ہو جائیں تو بڑے اندیشہ
کی بات ہے - پس یہ ارادہ کیا کہ راگھوبا کی مدد کے واسطے فوج روانہ کیجائے
حسب الحکم ہیسٹنگس صاحب کے فوج نے بہ افسری کرنیل گاڈرڈ صاحب اوس فوج
سے ملنے کے واسطے جو کہ بمبئی سے آتی تھی کوچ کیا لیکن اوس فوج سے ملنے
مین مایوس ہوئی کیونکہ جرنیل فوج بمبئی نے چند افسران مرہٹہ سے ملاقات کرکے
یکایک ناشایستہ صلح کرلی اور یہ بھی منظور کیا کہ راگھوبا کو تمہارے سپرد کردینگے -
کرنیل گاڈرڈ صاحب صحیح و سلامت سورت مین پہونچے اور راگھوبا کے شریک
ہوئے جو کہ قیدخانہ سے بھاگ گیا تھا - پھر انہون نے گجرات کیطرف کوچ کیا -
اور مقام صدر مرہٹون سے چھین لیا - دو مشہور سردار سیندھیا و ہلکر یہ خبر سُنکے
بڑی فوج کے ساتھہ کرنیل گاڈرڈ پر چڑھ آئے لیکن شکست فاش پائی - لاہر اور
گوالیار کے قلعے بھی انگریزون کے ہاتھہ آگئے اور مرہٹون کو گرد و پیش کے
ملک چھوڑ دینا پڑے - پھر انگریزون نے سیندھیا کا اوسکے ملک تک پیچھا کیا
جسمین کہ فریقین سے کسیکو بہت فائدہ حاصل نہوا - اسکے چند ہی روز بعد مرہٹون
اور انگریزان کے درمیان صلحنامہ ہوا - اوسکی شرط کی رو سے راگھوبا کو پچیس ہزار
روپیہ ماہواری ملنے لگا - اسطرح مرہٹون کی پہلی لڑائی ختم ہوئی - دوسری لڑائی

کے بیان سے پیشتر جو کہ چند سال کے بعد واقع ہوئی ہمکو حیدر علی اور اوسکے بیٹے ٹیپو کی تواریخ اور میسور مین فتح انگریزی کا ذکر بیان کرنا چاہیئے۔

## میسور کی لڑائی

یہ بیان ہو چکا ہے کہ سلطنت مغل کے زوال سے مختلف ملک جو کہ اوسمین شامل تھے دلیر وزرا اور افسرون کے ہاتھ لگے اور انہون نے بڑا زور شور حاصل کیا۔ میسور پر مسلمانون نے کبھی بالکل فتح نہین پائی لیکن وہان کا راجہ خراج گذار رہتا تھا۔ راجہ میسور بھی مثل دیگر رؤسا ہند کے سستی اور عیش و عشرت مین بسر کرتا تھا اور وزیرون کو انتظام ریاست کا اختیار دیا۔ اسوقت مین دو بھائی مسمی دیوراج ونندجی راج راجہ کے نام سے میسور مین حکمران تھے۔

جنوبی ہندوستان کی تاریخ مین ایک نہایت نامور شخص ظاہر ہوتا ہے حیدر علی ایک غریب شخص مسمی فتح محمد کا بیٹا تھا جسنے پنجاب کے شمال سے آکر میسور کے کسی سردار کی نوکری کی۔ فتح محمد لڑائی مین مارا گیا۔ اسکی ایک بیوہ عورت اور دو کم عمر لڑکے مسمی شہباز و حیدر علی رہگئے۔ شہباز مرد چالاک تھا پس راجہ کی سرکار مین نوکر ہوا لیکن حیدر علی وحشی مزاج تھا اور ستائیس برس کے سن تک سوا عیش و عشرت اور دنگہ اور فساد کے کچھ نکیا اور لکھنے پڑھنے سے بھی محروم رہا۔ آخرش نواب محمد علی کے عہد مین وہ اوس فوج مین شامل ہوا جو کہ ترچناپلی پر چڑھائی کیئے جاتی تھی

وہان اوسنے اپنی جرات اور لیاقت سے ناموری پائی اور بعد ازان لٹیرون کی فوج
جمع کرکے خود مہیب بنگیا - کوئی شخص سلامت جانہ سکتا تھا کیونکہ حیدر علی اور اوسکے رفیق
ہر طرف لوٹتے تھے - اگرچہ حیدر علی حساب مطلق نہ جانتا تھا مگر ایسا ہوشیار و چالاک تھا
کہ لوٹ کی تقسیم کے وقت کوئی اوسکے حصہ مین اوسے فریب نہ دے سکتا تھا - پھر جلد
اوسنے فوج سوار و پیادہ بہم پہونچائی + اور یہ امید کرنے لگا کہ مین میسور کا راجہ بنون +
چنانچہ یہ امید اسطرح پوری ہوئی + راجہ میسور نے اپنے وزیر نندجی راج سے عاجز ہوکر
چاہا کہ اوسکو نکال دے لیکن وہ اس امر مین کامیاب نہوا - اِسکے چند روز بعد وزیر
اپنے ظلم و بیرحمی کے سبب ذلیل ہوا اور بھی اسوجہ سے کہ تنخواہ نہ دے سکا فوج
ناراض ہوئی - تب حیدر علی دونون فریق یعنی وزیر اور فوج مین شریک ہوا اور دونون
کے حسب دلخواہ اِس معاملہ کو طے کردیا - اِس بات سے نندجی راج نے اوسکو
ایک لشکر کا جو کہ مرہٹون پر چڑہائی کرنے والا تھا افسر کیا مگر حیدر علی نے اونکو فتح کرنے کے
بعد اونکے افسر کھانڈے راؤ سے اتفاق کیا کہ نندجی راج کو خارج کرکے خود وزیر بنون
اسمین وہ کامیاب ہوا اور سرنگاپٹم مقام صدر سے نندجی راج کو نکال دیا - مگر
جب بیچارہ راجہ نے دیکھا کہ مثل پیشتر کے اب بھی میرا کم اختیار ہے کھانڈے راؤ سے
سازش کی کہ حیدر علی اور اوسکی سپاہ کو تختگاہ سے نکال دین - مگر حیدر علی اپنی فوج
لیکر لوٹا اور کھانڈے راؤ اوسکے ہاتھ آگیا پس حیدر نے اقرار کیا کہ مین تمہین تکلیف

ہندو لنگا بلکہ مثل طوطے کے پالونگا پس مرتے دم تک اوسکو لوہے کے پنجرے
مین قید رکہا اور کہیر کہلایا کیا ؂

اسکے بعد حیدر علی نے راجہ کو پنشن مقرر کردی اور آپ میسور کا بادشاہ بن بیٹھا اور جلد
اضلاع مالبار فتح کر لیئے ۔ تمام جنوبی ہندوستان اس قزاق بادشاہ سے جسنے اسقدر
جلد زور حاصل کیا خوف زدہ ہوا اور اوسکے بر خلاف اتفاق کیا ۔ اس متفق فوج
مین انگریز و نظام اور مرہٹے شریک تہے ۔ حیدر یہ خبر سنکر ڈرا اور چونکہ اتنے
دشمنون کا مقابلہ نہ کر سکتا تہا پس فریب دہی کی اوسنے مادہورا و افسر مرہٹہ کو پینتیس[۳۵]
لاکہہ روپیہ دیا کہ اپنے ملک کو جاوے اور انگریزون کا ساتہ چہوڑ دے ۔ اوسنے نظام کو
شریک کرنے کی تدبیر کی اور اون سے عہد و پیمان کیا کہ انگریزون کو کرناٹک اور
ساحل کارومنڈل سے نکال دیجیئے ۔ اسطرح حیدر و نظام سے لڑنے کے لیئے
انگریز اکیلے رہگئے ۔ جسوقت انگریز کرناٹک کے راستہ کے گہاٹون مین حیدر کے
کسی دستہ فوج سے لڑ رہے تہے حیدر کا بیٹا ٹیپو جو سترہ[۱۷] برس کا تہا پانچہزار سوار
لیکر مدراس سے تہوڑے ہی فاصلہ پر آپہونچا اور رعایا کو بہت دہمکایا مگر کچہ اذ
نہین کیا ۔

جب نظام نے دیکہا کہ جیسا ہم سمجہتے تہے ویسا حیدر کامیاب نہوا اور نیز اپنی
ریاست کے خوف سے جبپر کچہ فوج بنگالہ حملہ آور ہوئی تہی خیال کیا کہ حیدر کو

چھوڑکر انگریزون سے ملنا خوب ہے لیکن اس مصالحہ کے پیشتر انگریزون نے
دباکر سمندر کے کنارے کا سب ملک دریاے پنار سے لیکر اوڑیسہ تک جسمین
پانچ ضلع شامل تھے اور شمالی سرکار کہلاتا تہا لے لیا اور اوسکے معاوضہ مین پانچ
لاکھ روپیہ سالانہ دینا منظور کیا - گر حیدر فرنچ سے خفیہ مدد پاکر تنہا لڑائیان لڑا رہا
اوسنے ہر طرف سوارون کے دستے روانہ کیئے جو کہ لوٹتے مارتے تھے اور جسے
پاتے تھے قید کرکے سرنگاپٹم مین لیجاتے تھے مگر کبھی مقابلہ پر نہین آتے تھے - یکایک
حیدر مدراس سے ۵ میل کے فاصلہ پر آپہونچا جس سے اہلیان کونسل نے خوف کہا کر
صلح کرلی فریقین اس بات پر رضامند ہوئے کہ جو کچھ ایک دوسرے نے لیا ہو واپس
کردے اور انگریزون نے اقرار کیا کہ اگر کوئی چڑہائی کرے گا تو ہم حیدر کو مدد دینگے
لیکن یہ بیقرار حیدر خاموش نہ رہ سکا - اوسنے مرہٹون کے ملک پر چڑہائی کی تیاریان
کین - لیکن مرہٹے یہ خبر سنکر پیشتر ہی آپہونچے اور میسور پر حملہ کیا - حیدر علی نے اس
پریشان حالت مین انگریزون سے درخواست کی کہ اپنے قول کے بموجب مجکو مدد دو
چنانچہ اونہون نے نامنظور کی اور بیان کیا کہ تمنے خود جبر کر چڑہائی کر دائی ہے لہذا ہمکو
ایفاء وعدہ ضرور نہین - پس حیدر مرہٹون سے اکیلا لڑتا رہا جنہون نے اکثر اوسکو اور
اوسکے بیٹے ٹیپو کو شکست دی اور میسور کے بہت حصون پر پہیل کر کرناٹک کو دہمکایا -
پس انگریزون کو اونکے مقابلہ پر فوج بہیجنا پڑی اور مرہٹے پسپا ہوئے - پہر حیدر نے

مرہٹون سے صلح کی شمالی حصہ میسور اونکو دیدیا اور تیس لاکہہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ مادہو راو مرہٹون کا سردار تہا جب ۱۷۷۲ع مین اوسنے قضا کی تو رگہوبا جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے کچہ عرصے تک اونکا سردار رہا

جب حیدر علی نے مرہٹون کو ہٹا لیا تو اپنی کہوئی ہوئی طاقت حاصل کرنے کا قصد کیا پہلے ساحل مالیار کے حملہ پر کوشش کی جہان کے پہونچنے مین ملک کُرگ ہوکر جانا پڑا اس بات سے وہان کے باشندون نے انکار کیا چنانچہ اسی جرم حیدر علی نے کرگ لوگون کی ہلاکت کیواسطے ہر طرف آدمی روانہ کیئے اور فی سر پانچ روپیہ انعام مقرر کیا۔ اوسنے خود بیٹھکر سر شمار کیئے اور انعام دیا آخرش کُرگ لوگون نے لاچار ہوکر مطابعت کی اور کلکٹ بہی جو ایک زمانہ مین نہایت زور آور تہا مطیع ہوا اسطرح حیدر نے دریاے کرشنا کے جنوب کا تمام ملک رفتہ رفتہ واپس کرلیا۔

جب اِن فتوحات سے بہی آسودگی نہوئی تو چند خود سر افسران مرہٹہ پر اون کے قلعون مین حملہ کیا۔ گوٹی کا قلعہ جو حملہ روکنے کے قابل قیاس کیا جاتا تہا حیدر نے لے لیا میسور مین دریاے چتل درگ پر ایک مضبوط قلعہ ہے جسپر کالی یا درگا دیبی کے پوجاری قابض تہے۔ اوسمین ایک مورت تہی جسکے سامنے ہر روز پوجاری لوگ انسانونکے سر چڑہاتے تہے تاکہ دیبی جی خوش ہون اور اونکو یقین تہا کہ جبتک سر چڑہتے رہینگے کبہی قلعہ نہ چہوٹیگا۔ سر حاصل کرنے کی غرض سے وے قلعہ سے نکل پڑے تاکہ

محاصرین کو قتل کرین لیکن نکلنے سے پیشتر اونہون نے قرنا بجائی اور اگرچہ محاصرین انکی آمدسے خبردار ہوئے تاہم یہ خون آشام پوجاری ایسے غضبناک تہے کہ ہمیشہ انسانون کو قتل کرتے تہے اور جب حیدر نے قلعہ فتح کیا دو ہزار سر مورت کے سامنے ڈہیر پائے۔ اسیطرح شیطان اپنے معتقدون کو فریب دیتا ہے کیونکہ ہر چند سر چڑہائے گئے مگر قلعہ فتح ہونے سے نہ بچ سکا

حیدر اس بات کو نہ بہولا تہا کہ انگریزون نے مرہٹون کے برخلاف مدد دینے سے انکار کیا تہا چنانچہ وہ عوض لینے کا قابو ڈہونڈہتا تہا۔ پس جلد یہ موقع ہاتہ آگیا حیدر نے مرہٹون سے صلح کی اور انگریزون کی خصومت مین اون کو ملا لیا۔ اوسوقت یورپ مین فرنچ اور انگریزون کے درمیان لڑائی بہی درپیش تہی۔ اسی سبب سے فرنچ انگریزون کے برخلاف حیدر سے متفق ہوگئے۔ پس انگریزون نے ساحل کارمنڈل پر بمقام پانڈچری اور ساحل مالیبار پر بمقام ماہی چڑہائی کی اور فتح کرلیا۔ چونکہ مالیبار حیدر کی ریاست مین شامل تہا پس ماہی چہن جانے سے نہایت خفا ہوا اور کہا کہ مین بدلا لونگا۔ تہوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ فوج عظیم لیکر ملک کو لوٹتا اور پہونکتا ہوا کرناٹک مین آپہنچا اور انگریزون کے آگاہ ہونے سے پیشتر ہی مدراس کے بہی قریب پہونچگیا انگریزون نے دیکہا کہ ہمارا دوست نواب کرناٹک قابل اعتماد نہین پس کوشش کی کہ اپنی فوجین قابو مین رکہئے مگر یہ بات آسان نہ تہی۔

اہالیان کونسل مدراس ایسے خوف زدہ ہوئے کہ اونکو خوب ہوش نہ تہا کہ ہم کیا کر رہے ہین اور حیدر کے ہٹانے کے واسطے جو تدبیرین کین اونپر خوب غور نہ کیا۔ انگریزون کی فوج زیر افسری کرنیل بیلی صاحب لشکر کے بڑے حصہ سے شامل ہونیکے واسطے کوشش کر رہی تہی مدراس کے پچہم پانچ میل کے فاصلہ پر بمقام پرمباکم شکست کہا گئی۔ اگرچہ حیدر علی نے اقرار کیا کہ اگر سپاہ ہتہیار رکہدے تو جان بخشی کیجاے گی مگر جب ہتہیار دیدیئے تو اوسنے بہتون کو ہلاک کیا اور باقیماندہ کو قید کر لیا اسکے بعد قریب سب قلعے حیدر کے ہاتہ آ گئے ــ

ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل نے دیکہا کہ اسوقت بہت عمدہ تدبیرون کی ضرورت ہے کیونکہ حیدر علی جنوبی ہندوستان کا مالک ہوا چاہتا تہا کلکتہ سے پانچ پلٹنین زیر افسری کرنیل پیرس صاحب کٹک اور شمالی سرکار کی راہ سے روانہ کی گئین اور سر آیر کوٹ سمندر کی راہ سے بہیجے گئے۔ حیدر علی سر آیر کوٹ کے نام سے نہایت ڈرا اور ساحل سے چلا گیا لیکن تانجور کو لوٹ لیا۔ چونکہ اوسنے کسیقدر کامیابی حاصل کی تہی پس جرأت کر کے کدالور پر پلٹ پڑا جہان کہ سخت مقابلہ مین سر آیر کوٹ سے شکست کہائی اوسکا لشکر نیست نابود ہوا اور وہ خود اپنے بال نوچتا ہوا دیوانہ وار تیز رفتار گہوڑے پر سوار ہو کر فرار ہوا۔ چند ہی روز کے بعد حیدر علی نے پہر فوج فراہم کی اور دوبارہ سر آیر کوٹ کے ہاتہ سے پہلے بمقام ارکاٹ اور پہر ویلور مین شکست پائی۔

یورپ مین ڈچہ اور انگریزون کے درمیان لڑائی شروع ہوئی اور اس سبب سے انگریزون نے سدرس پلیکیٹ اور نگاپاٹم کا محاصرہ کیا اور فتح کرلیا اسباب غنیمت جو انکے ہاتہ آیا سب سے عمدہ مقام ٹرنکومالی واقع سیلون تہا جہان ڈیڑہ سو برس سے زیادہ عرصہ سے ڈچ کی عملداری تہی اسی عرصہ مین حیدر بہی سُست وخاموش نہ رہا۔ جہانتک ہوسکا انگریزون کو دہوکہے دیئے ہرطرف آدمیون کو بہیج کر جہوٹ خبرین مشہور کرائین اور ان تدبیرون سے ایک دستہ فوج ماتحت کرنیل برتیہ ویٹ صاحب میسور مین گہر گیا اور حیدر کے بیٹے ٹیپو کے ہاتہ سے بالکل نیست نابود ہوا

حیدر بیمار ہوا اور جلد مر گیا۔ یہ شخص ہندوستان کے جنگ ازماؤن مین نہایت مشہور تہا اگرچہ قزاق وخونی وغاصب تہا توبہی اپنی محکوم رعایا پر گو عادلانہ نہین مگر نہایت لیاقت سے حکومت کرتا تہا کیونکہ اوسکے قواعد اخلاقی اسیچہ ہوتے تہے گو مسلمان تہا مگر مذہب کی چندان فکر نہ تہی اوسکو زور حاصل کرنے کی خواہش رہتی تہی۔ یہ شخص شراب نوشی کا بہی سخت عادی تہا۔

اوسکے وزیرون کو خوف ہوا کہ حیدر کی وفات کی خبر سے بدانتظامی ہوگی پس خبر چہپائی اور اوسکے بیٹے کو جو کہ اوسوقت نہایت فاصلہ پر تہا مطلع کیا۔ ٹیپو اپنے باپ کی وفات کی خبر سُنتے ہی لشکر مین آیا اور سپاہ نے اوسے بادشاہ میسور سمجہکر مبارکباد دی۔ جب ٹیپو مسندنشین ہوا اوسوقت انگریز کرناٹک مین حکمران تہے اور چونکہ اسکے

چند روز بعد انگریزون اور فرنچ کے درمیان مصالحہ ہوگیا پس فرنچ ٹیپو کی مدد سے دستکش ہوئے + انگریزون نے ٹیپو کے ساتھہ بڈنور کی چڑہائی سے لڑائی شروع کی - یہ وسیع اور خوشنما شہر تہا اور میسور کے پچہم طرف پہاڑیون مین ایک مضبوط قلعہ بہی تہا - کہتے ہین کہ ٹیپو کے ایک افسر مسمے شیخ ایاز کی دغا بازی سے جس سے کہ ٹیپو متنفر تہا یہ شہر جلد فتح ہوگیا اور بہت خزانہ ہاتہ آیا - جب ٹیپو نے سُنا کہ انگریزون نے بڈنور چہین لیا تو نہایت غضبناک ہوکر اوسکے چہڑانے کو آیا - چونکہ انگریزونکو کسی بات کا گمان نہ تہا پس وہ بیخبری مین پہونچ گیا انگریزون نے قلعہ مین بہادرانہ محصور رہنے کے بعد اپنے تئین سپرد کردیا ٹیپو نے اقرار کیا کہ تمکو صحیح و سالم سپاہ چلا بہیج دونگا مگر ٹیپو نے دیکہا کہ خزانہ خالی ہوگیا ہے تو عہد شکنی کی اور انگریزی سپہ سالار کو مع افسران و سپاہ گرفتار کرلیا اوسنے متفرق پہاڑی قلعون مین اونکو قید کیا جہان اونپر نہایت بیرحمی و بدسلوکی ہوئی - انگریزی سپہ سالار کو زہر دیا گیا اور بہت سے اور قیدی ہلاک کیئے گئے اور بعض پہاڑیون کی چوٹی سے جنپر اون قلعون کی بنیاد تہی گرائے گئے اور اسطرح وے پاش پاش ہوئے -

جس طریق سے کہ انگریز اپنے قیدیون کو رکہتے ہین اوس سے یہ نہایت خلاف ہے - منگلور کا قلعہ بہی ٹیپو کے ہاتہ آیا - اِسکے تہوڑے دنون بعد انگریزون اور ٹیپو کے درمیان مصالحہ ہوا جسکی رو سے ٹیپو کو مملکت میسور پر قابض

رہنے کی اجازت ملے اور اوسنے انگریزی قیدیون کی خلاصی کا اقرار کیا ❊

## ہیسٹنگس صاحب کا بنارس اور اودہ مین جانا

حیدر کی لڑائی مین گورنر جنرل ہیسٹنگس صاحب بنارس مین اسطرح قریب

ہلاکت ہوئے یعنی لڑائی مین سرکار کا بہت روپیہ صرف ہوا اور خزانہ خالی ہونے لگا

گورنر جنرل نے راجہ بنارس سے وہ روپیہ طلب کیا جو کہ نواب اودہ کے ہاتھ سے

ریاست بنارس محفوظ رکہنے کے عوض گورنمنٹ کا اوسکے ذمہ تہا چیت سنگہ

راجہ بنارس نے قرضہ ادا کرنا نچاہا۔ اور ہیسٹنگس صاحب اس روپیہ کے واسطے بنارس

گیئے چیت سنگہ کمزور وبزدل تہا اوسنے رعایا کو تحریک دی اور ہیسٹنگس صاحب

قریب ہلاکت ہوئے اونکے سپاہی راستون مین مارے گئے اور وہ خود ایک

بڑے مکان مین جسے باغی محاصرہ کیئے تہے بند ہوگئے ہیسٹنگس صاحب نے

اپنے دوستون کو اسطرح خبر پہنچائی یعنی کاغذ کے پرچہ پرچٹہی لکہکر پرکے قلم مین دبائی

اور دیانت دار ملازم اون پرون کو کان مین گہرس کر دشمنون کے سامنے سے

گذر گئے پس اونکے دوست اونکی مخلصی کیواسطے جلد روانہ ہوئے اور لشکرون نے

ہر طرف سے پہنچکر بغاوت کو فرو کردیا چیت سنگہ نے اپنا راج کہویا اور فرار ہوا۔ وہ

اپنی دغابازی سے اِس ہی لایق تہا۔ اوسکا بھتیجا راجہ بنایا گیا لیکن کل اختیارات

ریاست ایک انگریزی ملکی افسر کو بخطاب رزیڈنٹ دیئے گئے ــــ

آصف الدولہ نواب اودہ بہی اس سبب سے کہ مرہٹون اور روہیلون سے
محفوظ رہنے کیواسطے فوج رکہی گئی تہی سرکار کمپنی کے بہت قرضدار تہے لیکن وہ
بہی عیش و عشرت کے نہایت شوقین اور ادائے قرضہ کیواسطے سست تہے
انہون نے کہا کہ اونکی مان اور دادی اونسے زیادہ دولتمند ہین پس اونکو دباکر کچہ روپیہ
لینا چاہیئے جب اونہون نے روپیہ دینے سے انکار کیا تو کہتے ہین کہ بیگمات اور
خواجہ سرا وغیرہ پر اس غرض سے تشدد کیا گیا کہ زر و جواہر جہان پوشیدہ ہو بتادین
غرضکہ بہت سا روپیہ اونسے جبراً لیا گیا اور اونکی جاگیرین بہی ضبط ہوئین +
جب ہیسٹنگس صاحب نے ہندوستان کو چہوڑا تو کل ہندوستانی جو اونکے
ماتحت رہے نہایت رنجیدہ ہوئے کیونکہ وے لوگ اوسکو بادشاہ سمجہتے تہے
جب تک وہ ہندوستان مین رہے ہر طرح معاملات ملکی کے انتظام مین
رعایا کی بہتری چاہتے رہے - سپاہی اون سے اسقدر رضامند تہے کہ چیت سنگہ
کی بغاوت مین کسی نے بے اعتنائی نہ کی - اونہون نے خود یہ سچ بیان کیا کہ مین
کلکتہ سے مرشد آباد اور مرشد آباد سے پٹنہ و بنارس کو بغیر گارڈ خیر فوج دبلا محافظت
جا سکتا ہون کہ رعایا کی محبت و رضامندی میرے واسطے گویا محافظ ہے -
لارڈ کارنوالیس صاحب اونکی جگہ پر گورنر جنرل مقرر ہوئے - مگر ہیسٹنگس صاحب
کے دشمن خاص اونہین کے ہموطن جب سے تہے انگلستان مین پہونچتے ہی بد ملاقات

ہندوستان کی نئے انتظامی کا الزام اونپر قایم ہوا اور عرصہ تک تحقیقات ہونیکے بعد بیقصور ٹہرائے گئے +

## باب آٹہوان

### ٹیپو کا بیان - فتح میسور ۱۷۸۶ء سے ۱۷۹۳ء تک

اب ہم ٹیپو کے بیان پر متوجہ ہوتے ہین جو کہ انگریزون سے صلح کرنے کے بعد ہندوستان کا نہایت قوی بادشاہ خیال کیا جاتا تہا - ٹیپو نہایت چالاک و حوصلہ مند تہا مگر تعصب اور عیش کی خواہش کے سبب تدابیر و حصول مطلب مین اپنے باپ کی برابر دانشمند اور ہوشیار نہ تہا - حیدر علی کو مذہب کی کچہہ پروا نہ تہی - ٹیپو نہایت متعصب مسلمان تہا - اور جب قابو چلا تو بیرحم قاتل بنا - اوسنے اول اسا کنان کنارا اور پہر باشندگان کُرگ کی ہلاکت سے جنہون نے اوسکی اطاعت سے انکار کیا تہا بیرحمی شروع کی - ان لوگون اور چین کے نیر لوگون پر جو اوسنے بیرحمیان کین اونکے خیال سے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین - اوسنے اونکو جنگلی درندون کی مانند شکار کیا -

مرہٹون اور نظام نے ٹیپو کے روکنے کیواسطے فضول کوششین کین -

ٹیپو اوسنکے واسطے نہایت مشہور تہا - اسکے چند روز پیشتر اوسنے اپنا لقب بادشاہ رکہا جو کہ صرف شاہان مغل کا خطاب تہا اور اوسکی محمدی رعایا نے مسجد مین بجاے شاہ عالم اوسکے واسطے نمازین پڑہین پہر ٹیپو نے ٹراونکور پر حملہ کیا اور چونکہ راجہ انگریزون کا دوست تہا پس دونون فریق مین پہر لڑائی ہونے لگی اور انگریزون نے چاہا کہ ٹیپو کے تختگاہ سرنگاپاٹم پر چڑہائی کیجیے - لشکر زیر افسری لارڈ کارنولیس صاحب جو کہ بنگالہ سے آئے اور فوج کے سپہ سالار اور ہندوستان کے گورنر جنرل بہی تہے روانہ ہوا - اسیعرصہ مین جنرل مڈو صاحب نے بہت قلعے ٹیپو سے پہیر لیئے جنمین سے کمباٹور پلگہاٹ ڈنڈگل اور بہت اور قلعے تہے مگر ٹیپو سست نہ تہا اور دوبارہ فوج انگریزی کے دستے قریب نیست و نابود کر دیئے پہر اوسنے انگریزی سپہ سالارون سے پیچہا چہڑانے کی تدبیر کی کرناٹک پر حملہ کیا اور جو کچہ راستہ مین ملا اوسے لوٹا مارا پہونکا برباد کر دیا - خاندان خانہ برباد ہوئے کہنڈلون سے دہوان اوٹہتا ہوا نظر آتا تہا - انگریزون نے ساحل مالبار پر قبضہ کیا اور میسوریون کو خارج کر دیا - لیکن وے نیر اور دیگر ہندؤن کو جنہون نے ٹیپو کے ہاتہ سے نہایت تکلیف اوٹہائی تہی مسلمانون سے اپنا بدلہ لینے کیواسطے روک نہ سکے -

سرنگاپاٹم کی چڑہائی کے پیشتر لارڈ کارنولیس صاحب نے بنگلور کے قلعہ مضبوط کا محاصرہ کیا اور اگرچہ اہل قلعہ نے نہایت بہادری سے روکا مگر عین چاندنی رات مین

دفعتہً فتح ہوگیا۔ اب ٹیپو درحقیقت خوف کہانے لگا۔ اوسنے اپنے دشمنون کو
سبطرح ستانے اور آزار پہنچانے مین کوشش کی اور جسپر قابو پایا نہایت بیرحمی
سے پیش آیا مگر اس بات سے خوف کہا کر کہ آخرکار انگریز مجہپر غالب آینگے پس
سرنگاپاٹم کے قیدیون کے ساتھہ خوش اسلوبی سے پیش آنے لگا۔ پہر اوسنے
اپنی فوج چند پہاڑیون پر جو اوسکے تختگاہ اور دریاے کاویری کے درمیان واقع
ہین بُلائی۔ وہان اوسنے شکست پائی اور قلعہ کے اندر ہٹ جانا پڑا مگر فوج
انگریزی نے غلہ کی قلت سے ایسی تکلیف اوٹہائی کہ تختگاہ محاصرہ کرنے کیواسطے
قوت کافی نرکہتی تہی پس مجبور اً ہٹ گئی

دوسرے سال کے شروع مین لارڈ کارنولیس صاحب اور جنرل ابرکرامبی صاحب
نے سرنگاپاٹم پر چڑہائی کی جہان ٹیپو قریب ایک لاکہ آدمی سے مقابلہ کو موجود تہا
انگریزون نے حملہ کیا اور کاویری کے اوس پار بہگا دیا۔ ٹیپو نے اپنی قریب چہارم
فوج ضائع کی اور بہایت مشکل سے بہاگ کر قلعہ پکڑا۔ انگریزون نے قلعہ کا محاصرہ
کیا۔ ٹیپو نے نہایت پریشانی مین مبتلا ہوکر صلح کا پیغام بہیجا چنانچہ انگریزون نے اس
شرط پر منظور کیا کہ ٹیپو اپنا نصف ملک اور تیس لاکہ روپیہ دے اور ایفاے وعدہ تک
اپنے دونون بیٹون کو بطور ضمانت لشکر انگریزی مین بہیجدے + ٹیپو نجانتا تہا کہ کیا
کرنا چاہیے اوسنے افسرون کو بڑی مسجد مین بُلایا اور فرمایا کہ تمنے صلح کی ست الٹ

سنتے ہین - اور اب تم سنو اور میرے سوال کا جواب دو (صلح ہو گی یا جنگ)
اونہون نے عرض کی کہ صلح - پہر سب رونے لگے - دوسرے روز لارڈ کارنولیس
صاحب کی خدمت مین جواب بھیجا اور دونون بیٹے زیور و جواہر سے آراستہ
روانہ کیئے تب لارڈ کارنولیس صاحب نہایت مہربانی سے پیش آئے - اور
وکیل نے جو اونکو لایا تہا عرض کی آج صبح تک یہ شاہزادے میرے آقا کے بیٹے
تہے انکی جگہہ تبدیل ہوئی اور اب یہ آپ کو باپکی جگہہ خیال کرتے ہین - چنانچہ
لارڈ کارنولیس صاحب بہی پدرانہ محبت سے پیش آئے - مدراس کے قلعہ مین
کارنولیس صاحب کا ایک بُت بنا ہے جسکے پاے ستون مین ایک نقشہ کہدا ہے
کہ وکیل شاہزادون کو گورنر انگریزی کے حضور مین پیش کر رہا ہے - جسوقت
صلح نامہ کی شرط جس سے ٹیپو کو اپنا نصف ملک دینا چاہیئے تہا وفا ہونے پر تہی
اوسنے عہد شکنی کی دہمکی دی کیونکہ انگریزون نے اِس بات پر ضد کی کہ ملک کرگ
جہان اوسنے نہایت بیرحمی کی تہی علحدہ ہو جائے - آخرش سب فیصلہ ہو گیا
اور لڑکے باپ کے پاس روانہ کر دیئے گئے -

اب نئے گورنر جنرل سر جان شور صاحب مقرر ہوئے اور پانچ برس بعد
مارکوئیس ولزلی صاحب اونکی جگہہ پر آئے - اونہون نے آتے ہی ٹیپو کے
چال چلن پر توجہ کی کیونکہ وہ انگریزون کے خلاف فرنچ سے عہد و پیمان کرتا تہا

پہر ٹیپو نے نظام اور مرہٹون اور افسر افغان زمان شاہ کو شریک کر لیا کہ انگریزونکو
ہندوستان سے خارج کرین - جب یہ سب خبر پہونچی تو گورنر جنرل مدراس کو روانہ
ہوئے اور وہان پہونچکر ٹیپو کو شکایت کا خط لکہا - اور اوسنے ایک مہینے کے بعد
نہایت گستاخی کا جواب بہیجا - تب فوج انگریزی یکایک میسور پر چڑہ گئی - اس حالت
مین اگر ممکن ہوتا تو ٹیپو انگریزون کو فریب دیتا مگر موقع ہاتہ سے جاتا رہا تہا - پہر اوسنے
ساحل مالبار کیطرف کوچ کیا جہان شکست پائی اور مجبور ہوکر سرنگاپٹم کو پلٹ گیا
پہر ٹیپو نے کرناٹک مین داخل ہونے کی کوشش کی لیکن مقام ملاولی کی لڑائی مین
جنرل ہارس صاحب سے شکست پائی - پہر اوسنے تختگاہ کے راستہ مین اپنا
لشکر ٹہرانا چاہا مگر کامیاب نہوا بس وہ سرنگاپٹم کو چلا گیا اور اوسکی محافظت کی تیاری
کی - یہ مقام پہلیکی نسبت اب بہت مضبوط ہو گیا تہا - مگر سب تدبیرین بیفائدہ ہوئین
ایک مہینے کے محاصرہ کے بعد دفعتہً قلعہ فتح کر لیا گیا اور ٹیپو جو ایکوقت تند مزاج و
بیرحم تہا ایک پہاٹک پر لاشون کے انبار مین مردہ نظر آیا جسکو کسی انگریزی سپاہی نے
ناواقفیت مین مارا تہا -

معلوم ہوتا ہے کہ جب اصلی خوف کا وقت قریب پہونچا تو ٹیپو نے اپنی قدیم جرأت
اور دلیری چہوڑ دی - آخر مین اپنے تختگاہ کی محافظت کے عوض نجومیون اور ہنود نسے
مشورہ کرتا اور پوچہتا تہا کہ شادی کیا ہے - اوسکے مذہب نے جسکا وہ مقر تہا موت

سے کے خیال مین کچہ تسلی نہ بخشی اور واقعی اوسکی حالت مین ہم کلام خدا کو پورا پاتے ہین (جو تلوار پکڑتے ہین تلوار سے مارے جائینگے)۔

ٹیپو کی وفات سے میسور مین مسلمانون کی سلطنت کا زوال ہوا جسنے کہ قزاقی اور ناانصافی سے فروغ پایا تہا۔ سب ملک انگریزون کے ماتحت ہوا۔ اونہون نے قدیم راجہ کی نسل سے ایک شخص کو اوسیقدر ملک جسقدر پیشتر ہندؤن کے ماتحت تہا عنایت کیا۔ یہ راجہ صرف پانچ برس کا تہا لیکن اوسکا دیوان مسمی پورنیا نہایت ہوشیار اور ایماندار تہا اور اوسکے عمدہ انتظام سے ملک خوب سرسبز ہوا +

## مرہٹون کی دوسری لڑائی

پہلے کسی باب مین مرہٹون کی تاریخ کا مختصر ذکر اوس عہد تک بیان ہو چکا ہے کہ جب بہادر شاہ نے اونکے راجہ ساہو کو اس امید پر رہا کیا کہ اب یہ خاموش ہین۔ یہ بہی مذکور ہو چکا ہے کہ دو افسران گرامی سیندہیا اور ہلکر نے پانی پت کی لڑائی مین اپنے تئین نمود کیا جہان کہ مرہٹون کا زور ٹوٹ گیا تخت مرہٹہ پہیر لینے کے بعد ساہو ایسا کمزور ہوا کہ پیشوا کو کُل اختیار دیدیا اور اوسکے مرنے کے بعد راجگی کا عہدہ ذلیل ہوا۔ بالاجی راو پیشوا کو کُل اختیار تہا مگر وہ بہی پانی پت کی شکست کے بعد رنج مین مرگیا۔ اوسکے بعد کانڈے راو جانشین ہوا راجہ میسور کے ملک پر جو اوسنے لشکرکشی کی اوسکا حال

ہوچکا ہے + پہر نراین راو پیشوا ہوا - معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے چچا راگہوبا کی تحریک سے
مارڈالا گیا اور راگہوبا تخت نشین ہوا لیکن وہ بہی عرصہ تک حکومت نہ کرسکا کیونکہ نراین راو
کا بیٹا جو کہ باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا پیشوا بنایا گیا پہر راگہوبا نے حصول سلطنت
کے واسطے انگریزون سے مدد مانگی جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا + راگہوبا کے زوال کے بعد
افسر سیندہیا نے بڑا زور حاصل کیا - غریب مغل شاہ عالم نے خاص اپنے دربار مین تکلیفون سے
عاجز ہوکر اپنے تئین سیندہیا کی محافظت مین دیدیا اور اسنے بادشاہ مغل کا محافظ
بنکر دہلی آگرہ اور گرد و پیش کے ملک پر قابض ہونے کا موقع پایا گویا خود بادشاہ
مغل بنگیا سیندہیا اپنی کامیابیون سے مغرور ہوا اور یہ امر شہنشاہ کو ناپسند تہا -
راجپوت اور دو افسر افغان نے سیندہیا پر حملہ کیا اور شکست دی - ان افسران افغان
مین ایک شخص غلام قادر نہایت وحشی و تندمزاج تہا - سیندہیا کی مرضی کے خلاف
اسنے دہلی پر قبضہ کیا اور ضعیف مغل بادشاہ کی آنکھون مین اپنے ہاتھ سے خنجر مارکر اندہا
کردیا مگر چند اور مرہٹے سیندہیا کی مدد پر آئے اور اونسے دہلی چہین کر غلام قادر کو
قتل کیا + سیندہیا اپنی حوصلہ مندی کے سبب اس کامیابی سے آسودہ نہوا اونسے
چاہا کہ مرہٹون کے تختگاہ دربار پونا کا حاکم بنون اور فرنویس کو جسے پیشوا کے ماتحت
بڑا اختیار حاصل تہا تغیر کرون لیکن موت نے اوسکی سب تدبیرون کو پست کردیا
لاولد ہونے کے سبب اونسے اپنے بہتیجے کو وارث و ولیعہد قرار دیکر سیندہیا

خطاب دیا۔ اِس عہد سے افسران مانا پھڑنویس سیندہیا و پرسرام راو کے سبب جو کہ سلطنت کے واسطے لڑتے جھگڑتے تھے دربار پونا مین نہایت پریشانی رہی۔

میسور کی لڑائی مین مرہٹون نے اقرار کیا تھا کہ ٹیپو کے خلاف انگریزون اور نظام کے شریک ہونگے لیکن اسکے عوض خفیہ ٹیپو سے خط کتابت کی اور ان کو مدد دینے مین تامل کیا باوجود اسکے گورنر جنرل نے ٹیپو کی بربادی کے بعد اونکو اس شرط پر ملک دیا کہ وے دربار پونا مین کچھ مختصر فوج انگریزی رہنے کی اجازت دین اور اوسکی تنخواہ کے واسطے کچھ آمدنی ملک پونا کی مخصوص ہو۔ مگر مرہٹے اس بات پر رضامند نہوئے پس فوج انگریزی کا وہان قیام ملتوی رہا۔

مرہٹے عرصہ تک خاموش نرہے۔ افسران حریف ہلکر اور سیندہیا آپسمین لڑے۔ ہلکر نے اپنے تختگاہ اندور کے قریب شکست پائی۔ اور پہر جلد فوج جمع کرکے بمقام پونا سیندہیا پر حملہ کیا اور شکست دی۔ پیشوا نے اِن دونون فتنہ انگیز سردارون سے عاجز ہوکر انگریزون سے صلح کی جو کہ صلح بسین کہلاتی ہے جسکی رو سے اونہون نے اقرار کیا کہ تمہارا حق پیشوائی بحال کیا جائیگا اور اوسنے اونکو سورت اور دیگر مقامات جنکا اونہون نے گجرات مین دعوی کیا تھا عنایت کیئے۔ اِس صلح نامہ کی رو سے مرہٹون کی محافظت انگریزون کے سپرد ہوئی انگریزون سے جب اسطرح زور حاصل ہوا تو افسران مرہٹہ غضبناک ہوئے اگرچہ خاص اونہین کے حسد اور

جنگ وجدل اسکا باعث تھے پس قصد کیا کہ پیشوا کو از سر نو بحال کرنے مین جو انگریز
کوشش کر رہے ہین اوسکو روک دیئے اور یہ خبر سنکر کہ انگریز اوسی ہی ارادہ پر چلے
آتے ہین اونہون نے پونا چلا دیا ہوتا اگر جنرل اسٹارٹ صاحب یکایک پہونچکر
اونکو ممانعت نکرتے - پیشوا پھر اپنے تختگاہ مین داخل ہوا - پھر اسکے بعد جنرل ولزلی صاحب
نے کوچ کیا اور احمد نگر لے لیا اور جنرل لیک صاحب نے مرہٹون کو دہلی سے
نکالدیا وہان غریب اندہے بادشاہ سے ملاقات ہوئی جسکو مرہٹون کے ظلم سے
مخلصی پانے کے سبب ایسی خوشی تہی کہ اوسنے بیان کیا (خدا نے مجکو دوبارہ
بصارت بخشی) جسکا مطلب یہ تہا کہ مین نہایت خوش ہون - پہر انگریزون نے
بادشاہ کو اون لوگون کی محافظت مین رکہا جنہون نے اوسکے مرتے دم تک
حفاظت کی، جنرل ولزلی صاحب نے دوبارہ احمد نگر کو کوچ کیا وہان سے حیدرآباد
تختگاہ نظام کو مرہٹون کے ہاتھہ سے بچانے کے لیئے روانہ ہوئے کیونکہ سیندھیا
وراجہ برار اپنی فوجین متفق کرکے ملک لوٹ رہے تھے اور اسطرح اپنی فوج کی
پرورش کرتے تھے مگر ولزلی صاحب کے نام سے خوف کہا کر انہون نے
لڑائی سے کنارہ کیا غرضکہ بمقام برار موضع اسّی مین وسے مغلوب ہوئے اور
اگرچہ انگریز بخوبی حملہ کرنے کے واسطے عین موقع پر توپین نہ لا سکے ولزلی صاحب
نے ارادہ کیا کہ مرہٹون کو بہاگنے نہ دیجیئے بلکہ ان فسادیون کو پست کیجیے

پس اونہون نے یکبارگی حملہ شروع کیا اسّی کی لڑائی دونون طرف سے خوب ہوئی حتی کہ مرہٹے مجبور ہوکر انگریزی برچہون کے سامنے ہوکر نکلے اور ہر طرف بہاگ گئے ۔

ہندوستان مین انگریزون کو اسّی کی لڑائی سے گویا بڑی فتح حاصل ہوئی کیونکہ انگریزی فوج سے مرہٹون کی فوج چہہ حصہ زیادہ تہی + جرنیل لیک صاحب دہلی سے آگرہ کو گئے اور اوسکو بہی لے لیا پہر سیندہیا اور راجہ برار کا پیچہا کیا جو کہ اسّی سے بہاگ گئے تہے اور بالکل اونکی فوج کو نیست و نابود کرڈالا - آخر شس سیندہیا نے جسکو راجہ برار نے چہوڑ دیا تہا صلح چاہی چنانچہ منظور ہوئی مگر اوسنے دہلی آگرہ اور دوابہ کے سب حقوق انگریزون کو دیئے ۔

ہلکر نے جب دیکہا کہ مرہٹون کا عہد و پیمان فسخ ہوا تو سوچا کہ کیا کرنا چاہیئے مگر آخر شس اوسنے انگریزون کے ایک دوست پر حملہ کرکے صلح منسوخ کردی ۔ تب انگریزون کو لڑائی کرنا پڑی اور کچہ عرصہ تک مختلف کامیابیان حاصل کرتے رہے - ہلکر مثل حیدر کے ذی ہمت تہا اور حقیر دشمن نہ تہا انگریزون کا بہرتپور کو محاصرہ کرنے کے پیشتر تین سخت اور چند خفیف لڑائیان ہوئین - پہلی لڑائی دہلی کے نزدیک ہوئی جسمین لارڈ لیک صاحب نے ہلکر کو شکست دی اور اوسکا لشکر ایسا جلد بہاگ گیا کہ یہ اوسکو پا نہ سکے - پہر ہلکر نے اپنا لشکر روانہ کیا اور جلد دہلی پر چڑہائی کی - نو روز تک اوسکے فتح کرنے مین فضول کوشش کرتا رہا آخر مجبور ہوکر ہٹ گیا اور اپنی فوج کو دو حصوں

تقسیم کرڈالا۔ لارڈ لیک صاحب نے بہی ایسا ہی کیا اور جب وہ اوسکا اور اوسکی سوار فوجکا تعاقب کر رہے تہے جنرل فریزر صاحب نے اوسکی فوج پیادہ کا پیچہا کیا۔ لارڈ لیک صاحب نے آگرہ کے قریب بمقام بسواری ہلکر کو مغلوب کیا جہان سخت لڑائی ہوئی اور ہلکر نے شکست فاش پائی۔ اگرچہ ہلکر کو شکست ہوئی مگر وہ ہمت نہ ہارا اور اپنے دوست راجہ بہرتپور کے ایک قلعہ مین جو ڈیگ مشہور ہے فرار ہوگیا۔ یہان اپنی کُل فوج جمع کرکے انگریزون کا منتظر رہا جنہون نے زیر افسری جنرل فریزر صاحب کے نہایت دلیری سے حملہ کیا اور اوسکی فوج کو بالکل تباہ کرڈالا۔ جنرل فریزر صاحب اس لڑائی مین کام آئے۔ ڈیگ کے قلعہ سے ہلکر بہرتپور کو بہاگا لارڈ لیک صاحب نے پیچہا کیا اور اوسکے مضبوط قلعہ کو گہیر لیا۔ چار مرتبہ فوج انگریزی نے ماتحت لارڈ لیک صاحب اوس جگہ پر حملہ کیا مگر ہر مرتبہ ہٹا دی گئی۔ اہل قلعہ بہادری سے قلعہ کو روکے تہے۔ انگریزون کی تین ہزار فوج ضائع ہوئی۔ جب راجہ نے دیکہا کہ آخر کار قلعہ چہین لیا جاے گا تو صلح کرنے اور ہلکر اور اوسکی فوج کو اپنے ملک سے نکالدینے پر راضی ہوا۔ پہر ہلکر نے سیندہیا کے پاس پناہ لی۔ اسطرح ۱۸۰۵ء مین مرہٹون کی دوسری لڑائی ختم ہوئی ✦

جنرل ولزلی صاحب جن کا پیچہے سے ڈیوک آف ولنگٹن خطاب ہوا اور جو کہ ٹیپو کی وفات کے بعد میسور کے گورنر مقرر ہوئے تہے ولایت

مین طلب ہوئے - ملک کی حالت اوس عہد کے نسبت جب اونہون نے
حکومت حاصل کی تہی متبدل دیکہکر اونکو خوشی تہی جہان تک ہوسکا اونہون نے
ملک کی ترقی اور کشتکاری کی حفاظت وتقویت کے لیئے کام کیئے جب مرہٹون
کے لیٹرے غولون نے ملک پر حملہ کیا اوسنے اونہین پسپا کیا - ہندوستانی ایسی
منصف حکومت سے خوش تہے - جب ولسلی صاحب مرہٹون کی لڑائی مین شریک
ہوے اونکی معاودت سے میسوری نہایت خوش تہے اور اونکے واسطے
دعا مانگتے تہے اور جب وہ دوسرے سال ولایت جانے کو رخصت ہوئے تو درحقیقت
رعایا غمگین ہوئی -

مارکولیس ولسلی صاحب گورنرجنرل بہی ولایت کو تشریف لیگئے - انہون نے
بہت رفاہ کے کام کیئے تہے اور رعایا کی بہبودی کیواسطے ہر طرح کی کوشش کی
اگرچہ اپنے عہد مین اونکو بہت سی لڑائیان درپیش ہوئین تاہم اونکو صاحبان ولایت
اور اپنی مرضی کے خلاف ہندوستانی رئیسون کے چال چلن سے اونہین دخل دینا پڑا
سب صلح چاہتے تہے تاہم لڑائی رہتی تہی +

## پنڈارون کی لڑائی

ولایت کے انگریزون نے صلح کے واسطے متفکر ہوکر لارڈ کارنوالیس صاحب کو
دوبارہ گورنرجنرل مقرر کرکے روانہ کیا - داخلہ کے تہوڑے ہی روز بعد اونہون نے

تقضا کی اور جارج بارلو صاحب گورنر جنرل ہوئے انکو قطعی حکم ملا کہ ہندوستانی راجاؤن کی لڑائی مین آیندہ شریک نہون ولایت مین سرکار کمپنی کو حکم دینا تو آسان تہا مگر ہندوستان کے گورنرون کو اوسکی تعمیل سہل نہ تہی ملک کی نئے انتظام حالت ایسی تہی کہ ہندوستان کے رئیسون کو آپس کی چہیڑ چہاڑ سے روکنے کیواسطے جسب انگریزی عملداری مین نئے انتظامی پیدا ہوتی تہی مجبوراً دخل دینا پڑتا تہا۔

پہلی بغاوت یہ ہوئی کہ ٹیپو کے خاندان کی تحریک سے جنکو باوجود گرفتاری لوگونسی ملاقات کرنیکی اجازت تہی قلعہ ویلور مین سپاہیون نے گورون کو دغابازی سے ہلاک کر ڈالا۔

لارڈ منٹو صاحب نے جو کہ دوسرے سال سر جارج بارلو صاحب کے جانشین ہوئے تہے خیال کیا کہ حسب ولخواہ صلح مین رہنا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ ایک نئے اور آزار رسان دشمن پنڈارے نمو ہوئے لفظ پنڈاری کے معنی ہین لٹیرا یا قزاق ۔جو پنڈاری کہلاتے تہے وے کیا مسلمان کیا ہندو نہایت خراب بد اطوار پائے جاتے تہے اور متفرق سردارون کے ماتحت مخصوص صوبہ مالوہ مین غول اکٹہا ہو جاتے تہے وہان سے وے سب طرف لوٹنے مارنے کو حملہ کرتے اور جو لوگ اپنا مال و اسباب نہ دیتے اونسے نہایت بیرحمی سے پیش آتے اور ستاتے تہے + پنڈاریون کے علاوہ ایک تندمزاج افسر افغان امیر خان نے لٹیرون کی جماعت فراہم کرکے

راجپوتون اور اور چہوٹی چہوٹی خودسر ریاستون کو ستایا اور لوٹ لیا۔ اوسنے پنڈاریون
سے بہت لوٹ دینے کا اقرار کیا پس وے اوسکے شریک ہوئے اور راجہ براپر
حملہ کیا اور اگر گورنر جنرل صاحب مداخلت نہ کرتے تو امیر خان راجہ کو تخت سے
اوتار دیتا۔ دوسرا جہگڑا پیشوا کے سبب سے پیدا ہوا۔ اوسنے دیکہا کہ خاندان
سیندہیا اور ہلکر پر حکومت ناممکن ہے پس انگریزون سے مدد چاہی لیکن ادہر پیشوا
نے انگریزی مدد سے اپنے افسرون کو مطیع کرتے ہی انگریزون سے انحراف کیا اور
گجرات کے گایکوار سے کا دعوی کیا۔ ترمبک جی پیشوا کا وزیر نہایت خراب بدقوم
اور پست خیال تہا۔ ترمبک جی نے گجرات کے وزیر اعظم کو کسی مقدمہ کے بہانہ سے
پونا مین بلایا اور سردہری سے قتل کر ڈالا۔ چونکہ گایکوار انگریزون کا دوست تہا
پس اونہون نے استدعا کی کہ ترمبک جی ہمارے سپرد کر دیا جاے اول پیشوا
نے انکار کیا مگر آخرش مجبور ہوکر حوالہ کر دیا۔ پہر ترمبک جی سالسٹی کے قلعہ مین قید
ہوا مگر اوسنے وہانسے بہاگنے کی تدبیر کی اور فوج جمع کرکے چاہا کہ تمام ملک کو انگریزون
سے برخلاف کر دیجئے۔ پیشوا اوس قاتل ترمبک جی کی جسے ہلاک کرنا چاہیئے تہا
خفیہ مدد کرتا رہا۔ سب انگریزون نے اس فعل کو منع کیا مگر بیفائدہ ہوا۔ پہر فوج
انگریزی پونا کو روانہ ہوئی اور اوسنے پیشوا کو ایسا خوف زدہ کیا کہ اوسنے مجبور ہوکر
تسلیم کر لیا۔ انگریزون نے دیکہا کہ یہ قابل اعتبار نہین پس اوس سے درخواست

کی کہ اپنے تین مضبوط قلعہ حوالہ کرے اور آٹھہ ہزار سپاہ ملازم سرکار کمپنی اوسکے
ملک مین رہے اور اسقدر اپنا ملک دے کہ فوج کی تنخواہ ادا ہوا کرے بیشک
یہ شرایط بہت سخت تہے مگر انگریزون نے دیکہا کہ جبتک اپنا عمل ودخل نکرینگے
تب تک اس ملک کو امن وامان مین رکہنا غیر ممکن ہے - اسطرح بہار اشٹ دیس
ہندوون کا خود سر راج نیست نابود ہوا پیشوا کی لڑائی کے خاتمہ کے پیشتر ایک سے
گورنر جنرل لارڈ ہیسٹنگس صاحب داخل ہوئے - ہندوستان مین آنے کے بعد
اونکو ایک پہاڑی قوم گورکہا باشندۂ ملک نیپال کی تنبیہ کے واسطے جنہون نے
لوٹنے کے لیے انگریزی عملداری مین حملہ کیا تہا توجہ کرنا پڑی لارڈ ہیسٹنگس صاحب
نے نیپال کو ایک کمیشن روانہ کیا تاکہ زمین کی بابت جو گورکہا سے تنازعہ ہے
فیصل کرے یہ تجویز ہوہی رہی تہی کہ نیپالیون نے بسرگردگی سردار امیر سنگہ اون
سپاہیون کو جو ملک متنازعہ کی حفاظت کیواسطے بہیجے گئے تہے دغابازی سے
قتل کر ڈالا - اسطرح گورکہا سے لڑائی شروع ہوئی جو کہ ابتدا مین انگریزون کو سازگار
نہ تہی لشکر نے دیکہا کہ بجز چند دشوار گذار پہاڑی راستون کے جو مضبوط قلعون سے محفوظ
ہین اور راستہ ملک مین پہونچنے کا نہین ہے پس فتح مشکل امر تہا اوراسی سبب سے
پہلے ہی حملہ مین فوج واپس بلالی گئی - اوسی موسم مین لڑائی ازسرنو شروع ہوئی
امیر سنگہ نے دیکہا کہ مقابلہ ناممکن ہے پس صلح کرلی - اوسوقت سے نیپالی سرکار

کمپنی کے ایماندار دوست رہے - جب نیپال مین لڑائی ہوتی تھی تو افسران مرہٹہ
نے اِس خیال سے کہ انگریز شکست پاینگے خفیہ پنڈارون کو تقویت دی جو کہ ماتحت
چیتو نربدا کے پار اوترسے اور تین غول باندہکر ملک نظام اور کمپنی کا ضلع گنجام اور
کچہہ ملک پیشوا لوٹ لیا - دوسرے سال وہ لوگ پہر آئے اور مغموم رعایا کو نہایت
بیرحمی سے ستایا اور جلد فرار ہو گئے کیونکہ اونکو کبہی لڑنے سے مطلب نہ تہا بلکہ جب
فوج آتے دیکہتے تہے فورًا بہاگ جاتے تہے -

لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے دیکہا کہ ان خوفناک لٹیرون سے ملک بچانا ضرور ہے
پس فوج کثیر جمع کر کے ایسی تدبیر سوچی کہ انکو گہیرلین اور بہاگنے نہ دین - اونہون نے
پیشتر سیندہیا اور ہلکر کو دبا کر انگریزی فوج اونکے تختگاہون مین مقیم کر دی تہی گورنر جنرل کو
خوف ہوا کہ شاید وے افسران مرہٹہ ہمارے خلاف پنڈارون کے شریک ہون
جسوقت لشکر نے پنڈاریون کیطرف کوچ کیا اونہون نے جلد بہاگنے کی کوشش
کی چنانچہ ہزارہا بہاگ گے لیکن بہت جماعت ماتحت چیتو کا نہایت قریب ہی پیچہا کیا گیا
اور اقرار کیا کہ اگر وے ہتہیار ڈالدین تو جانبخشی کیجا یگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور
کسیکو مضرت نہ پہونچی چیتو اگرچہ بڑا لٹیرا تہا مگر اپنے تئین بڑا آدمی سمجہتا تہا وہ اس
بات سے ناراض ہوا کہ انگریزون نے مجکو نوکر رکہہ کر تنخواہ بیش قرار مقرر نکی -
پس وہ چلا گیا اور اسیر گڈہہ کے گرد و پیش کے جنگلون مین پہرنے لگا وہان اوسکو کسی چیتے نے کہا لیا

جبتک لارڈ ہیسٹنگس صاحب نیپالیون اور مرہٹون سے لڑتے رہے پیشوا نے
خیال کیا کہ انگریزون سے منحرف و خود سر ہو جانے کا یہ خوب موقع ہے حالانکہ
انگریزون نے دوبارہ تخت نشین کرکے اوسکو اپنا احسانمند کردیا تہا - بیشک قاتل
ترمبک جی کی یہ سب تحریک تہی الفنسٹن صاحب رزیڈنٹ انگریزی مقیم پونا پر
دغابازی سے حملہ ہوا اور اونکا مکان لوٹ لیا گیا - صاحب نے بمشکل بہاگ کر
جان بچائی - انگریزی فوج ماتحت کرنیل بار صاحب نے جو شہر کے قریب چہاونی
مین مقیم تہی مرہٹون پر حملہ کیا جنہون نے سخت لڑائی کے بعد شکست پائی -
اس لڑائی مین مرہٹون کی فوج پچیس ہزار انگریزون کی تین ہزار سے زیادہ نتہی - پہر پیشوا
پونا سے فرار ہوا - اور عین روادری مین انگریزی فوج کے ایک دستہ کو جسمین صرف ایک
پلٹن پیادہ اور دو ضرب توپ اور قریب تین سو سوار تہے آگہیرا - فوج انگریزی ماتحت کپتان
اسٹانٹن صاحب نے ایک چہوٹے سے گانون کارگیام کو پکڑ لیا اور وہان اونپر ایک رات اور
ایکدن کل مرہٹونکی فوج کا جسمین بیس ہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادہ تہے حملہ رہا جب مرہٹون کے
بہت آدمی ضائع ہوئے تو حملہ موقوف کیا - پیشوا فوج انگریزی سے مختلف مقامون مین بہاگتا پہرا
مگر آخرش اپنے تئین مثل قیدی کے حوالہ کیا - سرکار انگریزی نے دیکہا کہ آیندہ یہ اعتبار کے
قابل نہین پس ضرور ہوا کہ اوسکو تخت سے اوتار کر پنشن مقرر کرے سداجی ستارہ
جو کہ سیواجی بانی سلطنت مرہٹہ کی نسل سے تہا قید خانہ سے نکالکر زیر حفاظت

تخت نشین کیا گیا بہت برسون تک وہ اپنے محافظون کا خیرخواہ رہا لیکن ۱۸۱۹ء
مین اونسے منحرف ہوا۔ پس تخت سے اوتار اگیا اور اوسکا بہائی جانشین کیا
گیا۔ صرف پیشوا سردار مرہٹہ ہی نے اوسوقت خودمختار ہونے کی کوشش نہ کی تہی
آپا صاحب نے بہی ملک ناگپور مین ایسا ہی امر کیا۔ اوسنے اپنی فوج اور عربون کی
جماعت سے فوج انگریزی پر جو وہان مقیم تہی حملہ کیا۔ فوج انگریزی تعداد مین کم
یعنی صرف دو پلٹن پیادہ تین ترپ سوار اور چار توپین تہین لیکن کرنیل اسکاٹ صاحب
اِس مختصر فوج سے سیتابلدی نامے ایک چہوٹی پہاڑی پکڑکر خوب لڑے۔
اٹہارہ گہنٹہ لڑائی رہی اور آپا صاحب کی شکست فاش پر ختم ہوئی۔ آپا صاحب
نے بہاگکر لاہور مین رنجیت سنگہ کے پاس پناہ لی۔ پہر قدیم سردارون مین
سے ایک شخص کا پوتا زیرحفاظت سرکار کمپنی راجہ بنایا گیا

## باب نوان

### ملک برہما کی لڑائی ۱۸۲۴ء سے ۱۸۲۶ء عیسوی تک

۱۸۲۳ء مین مارکویس ہیسٹنگس صاحب انگلستان کو گئے اور لارڈ امہرسٹ صاحب
اونکے جانشین ہوئے۔ ضلع چٹ گانون واقع بنگالہ کے دکن پورب طرف
جسمین پیشتر برہما کی عملداری تہی۔ چٹ گانون اور اراکان کے

ہابین کی سرحد اور ایک چھوٹے جزیرہ کی بابت کچہ تنازعہ ہوا اور سرکار برہما کا گورنر بلا اطلاع ملک بنگال مین چلا آیا۔ جب بادشاہ آوا سے اسکا سبب پوچھا گیا تو اوسکو خیال ہوا کہ انگریز مجھسے ڈرتے ہین پس جواب مین کہا کہ اگر انگریز یہ جزیرہ شاپوری جسکی بابت جھگڑا درپیش ہے ہمکو نہ دینگے تو ہم اونکے ملک پر حملہ کرینگے۔ چنانچہ مطابق اسکے اہل برہما بنگالہ کے پورب طرف آپہونچے مگر پسپا ہوئے۔ دوبارہ اونھون نے پھر چڑہائی کی چونکہ بادشاہ آوا ایک مغرور و بیرحم شخص ہے دلیل کرنا بیفائدہ تھا لڑائی ہونے لگی اور رنگون اوسکا خاص بندر چھین لینے کے واسطے جہاز اور لشکر دریا سے امداد کی کی راہ سے روانہ ہوئے برہما مین ہندوستان کی مانند سنگی اور خشتی قلعے نہین ہین۔ وے لکڑیان زمین مین گاڑ کر گڈھیان بناتے ہین جو دمدمے کہلاتے ہین رنگون مین بہت مضبوط دمدمے تھے لیکن فوج انگریزی نے ایسی آگ برسائی کہ فوج برہما ہٹ گئی اور انگریزون نے اوس شہر پر قبضہ کرلیا۔

بادشاہ برہما نے اپنے دو نایب یہ بات دریافت کرنیکے واسطے انگریزون کے پاس بھیجے کہ آیا آپ کیون آئے ہین جبکہ سبب بیان کیا تو وہ مغرورانہ اپنا حیلہ سے چلے گئے کہ ہم جواب نہین سمجھے۔ سو انگریز بڑہتے چلے گئے اور سب جگہ جا بجا مین ٹیلے خالی کرالیے جنکے پیچھے کھڑے ہوکر اہل برہما اول لڑتے اور پھر بھاگ جاتے تھے۔ آخرش انگریز اوسکے تختگاہ شہر آوا کے قریب پہونچیگے ناگاہ شہر کے

ایک تماشا دیکھا بادشاہ آوا نے چند پادری جو اوسکی رعایا کو زندگی کی راہ سکھانے گئے تھے گرفتار کر لیے تھے اور اونکو اور بہت سوا اور رعیہ یون کو سخت قید مین رکھکر اِس غرض سے روانہ کیا کہ صلح ہو جائے کیونکہ اوسے خوف تہا کہ تختگاہ چھین لیا جائیگا پھر صلح ہوئی جسکی رو سے چند چھوٹی ریاستین ملک بنگال مین شامل ہوئین اور بادشاہ آوا کو بہت روپیہ دینا پڑا - اور اجازت دی کہ آوا مین انگریزی رزیڈنٹ رہا کرے - برمی رعایا کا حال جواب انگریزون کے ماتحت ہوئے بہت بہتر ہوا کیونکہ بادشاہ آوا کی سرکار نہایت بیرحم تھی اسکی ہزار ہا رعایا جو تگ کہلاتی تھی لڑائی سے پیشتر جان بچانے کے واسطے چٹ گانگ مین بھاگ آئی -

۱۸۲۵ء مین راجہ بھرتپور نے جو کہ شرعی وارث کو اوتار تخت نشین ہو گیا تھا خود انگریزون کے مقابلہ کیواسطے کوشش کی - انگریزون نے بھرتپور لیکر اصلی مالک کو دیدیا - لیکن انگلستان مین سرکار کمپنی نے یہ خیال کر کے کہ گورنر جنرل کو راجہ بھرتپور سے مزاحمت کرنا نچاہیئے اونکو طلب کر لیا اور لارڈ بنٹنک صاحب کو روانہ کیا - یہ بیان ہو چکا ہے کہ راجہ کرگ انگریزون کا دوستدار اور رفیق تھا جنہون نے اوسے حیدر و ٹیپو سے بچا لیا تھا - اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا جانشین ہوا - تندمزاجی اور دحشت کے سبب اوسنے اپنی رعایا پر بہت ظلم کیئے اور بھی خاص اپنی بہن کے ساتھ ایسی بیرحمی سے پیش آیا کہ اوسنے اور اوسکے شوہر نے انگریزون کے پاس پناہ لی

اوسنے انگریزونکی اہانت کی اور اونکے وکیل گرفتار کر لیئے۔ پس کرگ کو فوج روانہ ہوئی جسکو پہاڑ کی گہاٹیون کی راہ سے جو بہ آسانی محفوظ رہ سکتی تہین لڑائی کے واسطے سفر کرنے مین دقت اوٹہانی پڑی مگر راجہ جلد مغلوب ہوکر تخت سے اوتار گیا اور اوسکا ملک سرکار کمپنی کے قبضہ مین آگیا۔ کرگ کا جہگڑا رفع ہوتے ہی سیندہیا کے دار الحکومت گوالیار مین فساد پیدا ہوا۔ سیندہیا لا ولد مرا اور اوسکی بی بی نے ایک لڑکے کو متبنے کرکے مہاراج کا خطاب دیا۔ لیکن جب وہ لڑکا سن بلوغ کو پہونچا تو رانی کو اوسے حکومت دینا نا منظور ہوا اس سبب سے جہگڑا پیدا ہوا کیونکہ لوگ چاہتے تہے کہ وہی حکمران ہو۔ سیندہیا نے گورنر جنرل سے درخواست کی اور اونہون نے مدد دیکر حکومت دلوادی۔ پہر افسران راجپوت نے اپنی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کوشش کی جے پور مین بلیک صاحب رزیڈنٹ کی خوفناک ہلاکت ہوئی دہلی مین بہی کمشنر فریزر صاحب کو نواب فیروزپور نے قتل کیا جسکو بعد ازان اپنے جرم کیواسطے سزاے موت ہوئی۔ پہر ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ آکلنڈ صاحب ہوئے جنکو جلد قوم گونڈ کا فتنہ فرو کرنے پر توجہ کرنے پڑی یہ بات آسان نہ تہی کیونکہ اون کے ملک مین بہت جنگل اور دلدل تہے پس بلا خوف و دشواری وے ہاتہ نہ آسکتے تہے۔ اسوقت حیدر آباد اور کرنول مین بہی سازشین ہوئین۔ لیکن جلد فرو ہوگئین اور تمام وسط اور جنوبی ہندوستان مین امن و امان قایم ہوگیا۔

# افغانون کی لڑائی

١٧٦١ع مین بعد محاربۂ پانی پت احمد شاہ ابدالی جو بڑا فتحمند تھا اپنے ملک افغانستان کو پلٹ گیا اور ہندوستان مین صرف کشمیر اور اضلاع واقع سندہ پر قبضہ رکہا علاوہ اسکے وہ بلخ اور ہرات کا بھی بادشاہ تھا اور ایک کرور چالیس لاکہ اوسکی رعایا تھی پس اس سبب سے وہ نہایت زور آور بادشاہ تھا۔ جب وہ مرا تو اوسکا بیٹا شاہ شجاع جانشین ہوا چونکہ اسمین باپ کی برابر چالاکی نہ تھی پس اتنی بڑی مملکت کے انتظام کے ناقابل تھا۔ ١٨٠٩ع مین اوسکے بھائی مسمی محمود نے ایک نہایت مکّار وزیر مسمی فتح خان کی مدد سے اوسکو نکال دیا۔ لیکن محمود نے وزیر سے بدگمان ہوکر اوسکی آنکھین نکلوائین اس بیرحم کام سے اوسکا خاندان غصّہ مین آیا اور جسطرح محمود نے اپنے بھائی سے کیا تھا اوسیطرح محمود کو تخت سے اوٹھا دیا اور مملکت آپسمین تقسیم کرلی۔ صرف ہرات محمود کے قبضہ مین رہا۔ خاندان وزیر مین سے ایک نہایت زور آور افسر مسمی دوست محمد خان نے کابل اور غزنی پر قبضہ کیا۔ اور سردارون نے قندہار اور پشاور لے لیا۔ سکھونکا سردار رنجیت سنگہ دریاے سندہ کے مشرقی ملک اور کشمیر کا بھی مالک بن بیٹھا اسطرح ابدالی کی بڑی مملکت تقسیم ہوگئی اور غریب شاہ شجاع بلا مال و اسباب انگریزون کی پناہ مین بھاگ آیا اونہون نے اوسکی خاطر داری کی اور چار ہزار روپیہ ماہواری مقرر کردیا اور ستلج کے نزدیک مقام لدہیانہ مین مقیم کیا۔ شاہ شجاع کو اپنے تخت سلطنت

واپس کرنے کی خواہش ہوئی اور انگریزون نے سُنا کہ شہنشاہ روس ابدالی کی تمام
مملکت فتح کرنیکی غرض سے دوست محمد کی مدد کو آتا ہے پس شاہ شجاع کی درخواست
منظور کی اور ارادہ کیا کہ اسکو پھر تخت نشین سے کیجیے اور اسطرح روسیون کو ہندوستان
مین آنے سے باز رکہیئے اگر انگریز افغانون کے معاملات اونہین پر چھوڑ دیتے
تو بہت بہتر تہا کیونکہ وے نہایت مغرور شہزور خودمختار لوگ تہے اور اون کے
معاملہ مین مداخلت کرنے سے نہایت ناراض ہوتے تہے اور اسی مداخلت کی
وجہ سے انگریزون سے متنفر ہوگئے چونکہ راجہ رنجیت سنگہ حاکم سکہ دوست محمد کا
دشمن تہا پس ملک پنجاب سے فوج کمپنی کے عبور کرنے مین مزاحمت نہ کی۔ ماہ
جولائی مین بمقام غزنی جوکہ کسیوقت محمود غزنوی کا مشہور تختگاہ اور ہنوز ایک مضبوط
قلعہ تہا انگریزی فوج پہونچگئی۔ اگرچہ افغان خوب لڑے لیکن قلعہ فتح ہوگیا۔ پہر فوج
نے کابل پر دہاوا کیا۔ دوست محمد خان بہاگا اور شاہ شجاع پانچہزار سپاہ کی حفاظت
مین پہر تخت نشین کیا گیا۔ پہر قلات فتح ہوا۔ دوسرے سال دوست محمد خان نے
اپنے تئین انگریزون کے حوالہ کیا۔ اوسکے واسطے تین لاکہ روپیہ سالانہ کی پنشن مقرر
ہوئی مگر اوسکا بیٹا محمد اکبر خان مغلوب نہوا اور جماعت فوج ساتھ لیئے ہوئے چہار دانگ
ملک مین پہرتا تہا اور جہان پاتا تہا انگریزون کو لوٹتا اور مارتا تہا۔ اسعرصہ مین کابل
کے افغانون نے شاہ شجاع کی اطاعت سے انکار کیا کیونکہ وہ اونکی خلاف مرضی

بادشاہ بنایا گیا تہا پس اونہون نے بغاوت کی اور شہر مین جہان انگریزون کو پایا ہلاک کر ڈالا - انگریزی جنرل جوکہ اوسوقت فوج کابل کا سپہ سالار تہا نہایت حالت کمزوری مین مبتلا اور اوس مشکل جگہہ کیواسطے جہان کہ وہ مقرر ہوا تہا بالکل ناقابل تہا اِسی سبب سے ہر کام خراب ہوتا گیا اور آخرش جنرل انگریزی نے اقرار کیا کہ ہم بالکل افغانستان خالی کردینگے اکبر خان نے وعدہ کیا کہ ہم لشکر انگریزی کے واسطے رسد دینگے اور راستہ مین فراہم نہونے دینگے لیکن وہ ہر وقت بسبب جرم دغابازی پر مائل رہا - اوسنے سر ولیم مکناٹن صاحب انگریزی ایلچی کو حفاظت کا قول مستحکم کرکے ملاقات کو بلایا اور جسوقت وے باہم گفتگو کر رہے تہے اونکے سر مین گولی ماری اوسیوقت اوسکے نوکرون نے تین افسرون کو جو وکیل کے ہمراہ گئے تہے پکڑ لیا اور قید کرکے لیگئے - باوجود اِس دغابازی کے انگریزی سپہ سالار کو ہنوز اکبر خان کے اقرار پر اعتماد رہا اور کوچ شروع کیا - جسوقت لشکر چلنے لگا اوسنے دیکہا کہ افغان ہر طرف سے اُنپر گولیان برساتے ہین چنانچہ کچہ فوج ضائع ہوئی - تین روز کے کوچ کے بعد اکبر خان نے اونکو ٹہرایا اور کہا بہتر ہے کہ تم اپنی عورتین میرے حوالہ کرو مین اونکی حفاظت کرونگا - اوسکی خواہش یہ تہی کہ عورتون کو بطور کفالت رکہئے تاکہ فوج بیشک ملک کو چہوڑ کر چلی جاوے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ صرف مستورات ہی نہین بلکہ چند افسر بہی یعنی کل قریب ستر آدمی بدفعات اوسکے حوالے کیئے گئے

یہ مغموم لشکر کوچ کیئے چلا جاتا تہا ہزار ہا افغانون نے اون پہاڑیون پر سے جنکے اندر ہوکر فوج کا راستہ تہا حملہ کیا۔ فوج قلّت غلہ سے کمزور تہی اور برف سے ہاتھہ پانون ایسے سُن ہو گئے تھے کہ بہ مشکل ہتہیار اوٹہا سکتی تہی پس بہ آسانی مغلوب ہو گئی بہت سے ہندوستانی سپاہی بہاگے اور قریبًا باقیماندہ سب ہلاک ہوئے۔ سولہ ہزار آدمیون مین سے جو کابل چہوڑ کر چلے تہے صرف ایک افسر ڈاکٹر برٹیڈن صاحب بچے وہ جلال آباد مین جہان انگریزونکا قبضہ تہا اپنی کہانی کُل فوج کی ہلاکت وپریشانی اور اکبرخان کی دغابازی بیان کرنیکے واسطے پہونچ گئے۔ جلال آباد کو جرنیل سیل صاحب نہایت بہادری سے قریب ایک سال تک سخت تکلیف وپریشانی مین روکے رہے قندہار بہی جرنیل ناٹ صاحب کے سبب سے محفوظ رہا

اب گورنر جنرل لارڈ البرا صاحب ہندوستان مین پہونچے اونہون نے چاہا کہ سب فوج بُلا بہیجیئے اور افغانون کو یونہین رہنے دیجیئے لیکن اسکے پیشتر اونکی بیرحمی اور دغابازی کی سزا دینا ضرور تہا ورنہ وے سرکار انگریزی کو آپ سے کمزور سمجھتے اور اسطرح گردونواح کے ملکون مین اونکو حملہ کرنیکی جرأت بڑہتی اور ہندوستان مین بلوہ ہوجاتا+ پہلی بات کرنے کو یہ تہی کہ جوانمرد جرنیل سیل صاحب کو جو کہ قلعہ جلال آباد مین تہے رہائی دلانا۔ اوس قلعہ مین پہونچنے کے پیشتر پشاور سے فوج انگریزی کو ایک بہت تنگ گہاٹی سے جو درۂ خیبر مشہور ہے گذرنا پڑا۔ افغان ہر طرف پہاڑون

کی چوٹیون پر اس گہاٹی سے گذرنیوالون کو مار سکتے تہے اور اگر فوج ماتحت جرنیل پالک
صاحب پہاڑون پر چڑہکر اون کو بہگا نہ دیتی تو وے ایسا ہی کرتے جلال آباد کا راستہ
کہُل گیا اور جرنیل سیل صاحب کو مخلصی ملی۔

جنرل سیل صاحب کی رہائی کے بعد جب تک جنرل پالک صاحب کابل کیطرف
بڑہے جاتے تہے جنرل ناٹ صاحب قندہار سے آگے بڑہے اور افغانونکو
جو کہ سدراہ ہوئے شکست دیکر جنرل پالک کے دو روز بعد کابل مین پہونچگیئے۔ایک سال
پہلے سے یعنے جب سے فوج انگریزی چلی گئی تہی کابل پر افغانون کا قبضہ تہا کچہ
ملک پر شاہ شجاع اور کچہ ملک پر محمد اکبر حکمران تہے۔محمد اکبر نے اوس فوج سے
جو کہ بڑہی چلی آتی تہی اور جرنیل صاحب سے اِس امر پر صلح کرنے کے لیئے
ایلچی روانہ کیئے کہ ہم انگریزی قیدیون کو چہوڑ دین اور انگریز اوسکے باپ دوست محمد خان
کو روانہ کر دین مگر اسکا کچہ فیصلہ نہوا اور جرنیل پالک صاحب کابل کو بڑہے چلے گیئے
اور افغان ملک ویران کرتے رہے۔مگر کابل پہونچنے کے پیشتر فوج کو ایک
تنگ و دشوار گذار راستہ سے پہاڑیون کے اندر جنہین مختلف قومون کے لوگ
محفوظ کیئے تہے چلنا پڑا اِن لوگون کے قلعے پہاڑیون کے اوپر تہے ایک کے بعد ایک
قلعہ خالی ہو گیا اور آخر کش افغان بہاگے اور کابل کا راستہ کہُل گیا چنانچہ انگریز
اوس راستہ مین داخل ہوئے۔بمقام بالاحصار انگریزی جہنڈا کہڑا ہو گیا لیکن

جرنیل پالک صاحب نے سپاہ کو بلا رضامندی حکام شہر اوس شہر مین جانے کی اجازت
نہ دی - اکبر خان نے دیکہا کہ ہر طرف انگریزون کی فتح ہے پس چاہا کہ قیدیونکو ترکستان مین بہیجدے
تا کہ وہان قید رہین یا غلامون کیطرح فروخت ہون مگر قیدیون نے اوس افسر کو جسکے
اہتمام مین یہ تہے بہت روپیہ دینا قبول کیا اور اوسنے اقرار کیا کہ اونکے ہموطنون کے
سپرد کردونگا چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور قیدیون کو اپنے عزیزون سے دوبارہ ملنے کی
وجہ سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - افغان ماتحت اکبر خان کابل سے شکست کہا کر
کوہستان کو بہاگے اور وہان سے بہی نکالے گئے تب وے ترکستان کو فرار ہوے
مگر چونکہ انگریزون کو افغانستان پر قبضہ کرنا منظور نہ تہا پس زیادہ اونکا پیچہا نکیا
لیکن ملک خالی کرنے کے پیشتر سب قلعے سمار کردیئے کابل مین پامالی و بربادی
شروع کردی - افغانون کی ناشایستگی کی سزا کیواسطے بڑا بازار سرنگ سے اوڑا دیا
گیا - یہ بازار اورنگ زیب کے عہد مین ایک نہایت مشہور معمار علی مردان خان نے
تعمیر کیا تہا وسط ایشیا مین یہ عمارت عالیشان اور مقام تجارت تہی - اسمین دو ہزار
دوکانین تہین - اسکے بعد فوج انگریزی افغانستان خالی کرنے لگی باوجودیکہ افغانون
نے اسقدر مصیبت اوٹہائی لیکن مخوف نہوئے اور جہان قابو پایا فوج کو ستایا
مگر زیادہ نقصان پہونچانے کے قابل نرہے تہے - فوج ایک مہینے سے کم
مین بمقام فیروزپور صحیح وسلامت پہونچگئی - سرکار نے افغانون سے کچہ واسطہ رکہنا

پہنچا۔ پس سب جو گرفتار کر لائے تھے بلا نذرانہ افغانستان کو بھیجدئے انہین قیدیون
مین دوست محمد خان اور اوسکی بیبیان اور اکبر خان کے بال بچّے تھے۔ اسیطرح
انگریزون نی افغانونکے ساتھ قیدیون سے بدسلوکی کے بدلے بھلائی کی ؛

## سِندہ کی لڑائی

افغان قیدیون سکے رہا ہوتے ہی ہندوستانی حاکمان سندہ موسوم بہ امیر
کی مخالفانہ تحریک موقوف کرینکے واسطے جنسے سرکار نے صلح کی تھی گورنر جنرل کو متوجہ
ہونا پڑا بیشتر اس بات کی کوشش ہوئی کہ اونکو سمجھا دیا جائے کیونکہ امیر اور سرکار
انگریزی کے درمیان جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ ہنوز کوئی بات فیصل نہوئی تھی کہ حیدر آباد
تختگاہ سندہ کے قریب انگریزی رزیڈنسی پر دفعتاً حملہ ہوا۔ سر چارلس نیپیر صاحب
جو فوج انگریزی مقیم سندہ کے سپہ سالار تھے آگے بڑہے اور حیدر آباد سے
چھ میل کے فاصلہ پر بمقام میانی مین لڑائی ہوئی امیر جوانمردی کے ساتھ لڑے
لیکن شکست فاش کھائی اور انگریزون نے حیدر آباد پر قبضہ کیا۔ قریب ایک مہینے
کے بعد امیر پھر فوج لیکر آ پہونچے۔ سر چارلس نیپیر صاحب نے مقابلہ کیا اور سخت
لڑائی کے بعد دوبارہ شکست دی۔ اس پچھلی شکست نے امیرون کا زور بالکل
گھٹا دیا۔ پھر سندہ سلطنت انگریزی مین شامل ہوا۔ رعایا جو کہ امیرون کے قوم
سے مختلف تھی اور اون سے نہایت تکلیف پاتی تھی ملک فتح ہونے اور سلطنت

انگریزی مین شامل ہونے سے خوشی ہوئی - سر چارلس نیپیر صاحب گورنر مقرر ہوئے اور ملک روز بروز سرسبز ہونے لگا *

## گوالیار کی لڑائی

ملک سندہ مین امن و آمان ہونے ہی گوالیار مین حکومت ملک کی ابتری کے سبب مرہٹون سے پہر لڑائی شروع ہوئی چونکہ راجہ کم عمر تہا سردار ہمیشہ ذہی اختیاری چاہتے تھے اور ملک توکل بخدا چہوڑ دیا تہا رعایا نہایت پریشان تہی اور چونکہ راجہ سرکار کا دوست تہا پس آخرش مداخلت کرنا ضرور ہوا سر ہیو گف صاحب گوالیار کے شمال طرف بہیجے گئے جبتک دوسرا جرنیل دکن کیطرف روانہ ہوا مرہٹون کی سپاہ انگریزون سے بہت زیادہ تہی اور مہاراجپور اور پنار کی دو لڑائیون مین نہایت عقل و دلیری سے لڑے - مگر دونون مین شکست پائی اگرچہ انگریزون کا بہت کچہ نقصان ہوا پہر راجہ سرکار انگریزی کی حفاظت مین تخت نشین کیا گیا اور ملک مین امن ہوگئی

سرکار کمپنی کے افسران اعلی اسقدر لڑائیان لڑنے کے سبب لارڈ النبرا صاحب سے خوش نہ تہے پس اون کو طلب کر لیا اور لارڈ ہارڈنج صاحب کو عہدہ گورنری پر بہیجا لیکن وہ بہی عرصہ تک امن و صلح نہ رکہ سکے کیونکہ تاریخ ہندوستان مین سکہ اب پہر نمود ہوئے *

# پنجاب کی لڑائی

سکھون کا فرخ سیر کے عہد مین جب اونکا سردار بندہ وقتل کیا گیا تہا بیان ہوچکا ہے سلطنت مغل کے زوال اور احمد شاہ کی وفات سکے بعد پنجاب مین نہایت بےانتظامی ہوئی جدا جدا خاندانون پر جنمین ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تہی تقسیم ہوگیا۔ اور رعایا نہایت پریشان حالی مین مبتلا تہی خوب معلوم ہے کہ سکھ تُند مزاج اور بہادر تہے اور ایک نہایت لئیق افسر مسمی رنجیت سنگہ کے ماتحت جو اکثر پنجاب کا شیر کہلاتا تہا اونہون نے رفتہ رفتہ تمام پنجاب اور ملتان کی حکومت حاصل کی اور پشاور و کشمیر بہی فتح کرلیا رنجیت سنگہ نے افسران یوروپین بُلا کر اپنی فوج مین بہرتی کیئے تاکہ اوسکی فوج کو اپنی لڑائی کے قاعدے تعلیم کرین اور چونکہ اوسنے درماہہ بیش قرار مقرر کیئے لہذا بہت فرنچ اور اور افسر بہی اوسکے نوکر ہوئے اسطرح وہ نہایت مشہور بنا اور افغانون سے جو کہ مسلمان ہونے کے باعث سکھون سے نہایت نفرت کرتے تہے کامیابی کے ساتھ جنگ کرنے کے لایق ہوا رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد بہت سے فریقون مین تخت نشینی کے واسطے جنگ وجدل ہونے سے پنجاب مین بد انتظامی ہوئی۔ لیکن جبتک اونکی آپس کی لڑائیان دریاے ستلج کے پچہم کنارے تک محدود رہین۔ سرکار انگریزی نے گو سکھون کے چال چلن سے ہوشیار رہی مگر کسی امر مین مزاحمت نہ کی۔ لیکن سکھ جسطرح محمد یوں سے

نفرت کرتے تھے اوسیطرح انگریزون سے متنفر ہوئے وہ اپنی قوم کو خالصہ کہتے تھے
اور امید رکھتے تھے کہ ہم سب کو نیست ونابود کردینگے۔ پس وہ لوگ سردار لال سنگھ
وتیج سنگھ دو افسرون کے ماتحت ہوکر دریاے ستلج سے اوترے اور فیروزپور کو
جہان انگریزی قلعہ کی فوج تھی دہمکایا۔ چونکہ اوسوقت دریاے ستلج ممالکت انگریزی
کی مغربی حد تہا سرہیو گف صاحب فوج انگریزی لیکر انبالہ سے بڑہے اور اونکو
پس پا کیا۔ مگر جسوقت انگریز مقام مدکی مین پہنچے اور بغیر آب ودانہ بڑی منزل چلکے
ٹھہرنے کی فکر مین تھے کہ سکھون کی فوج کثیر نے حملہ کیا۔ سخت لڑائی کے بعد سکھونکو
شکست ہوئی اور جرنیل گف صاحب نے فیروزپور کی فوج قلعہ سے شریک کر
بمقام فیروزشاہ سکھونکی قلعہ بند چہاونی پر حملہ کیا۔ سکھ نہایت جوانمردی سے لڑے
اور یہ خونریز لڑائی دو روز تک رہی۔ رات کو بہت انگریزی سپاہی سکھونکی
توپون سے ضائع ہوئے مگر آخرش سکھون نے شکست فاش پائی اور بڑا
نقصان اوٹھاکر ستلج کے پار اوتر گئے قریب سو توپین اور بہت اسباب جنگ
انگریزون کے ہاتھہ آیا۔ بہت انگریزی سپاہی بھی ضائع اور زخمی ہوئے۔ مگر
افسران سکھ اپنی فوج کے برابر بہادرانہ برسر جنگ نہین ہوئے۔ سکھ لوگ
سمجھے کہ فوج انگریزی رسد اور ہر شے کی قلت سے پریشان ہے پس پہلا
کے اس پار دوبارہ اوتر آئے اور لدہیانہ کو دہمکایا لیکن ہٹا دیے گئے

پہر اونہون نے ستلج کے قریب مقام علی وال مین پڑاو ڈالا سر ہیری اسمتھ صاحب نے اونکو علی وال سے نکالا اور شکست فاش دی حقیقت مین ہندوستان کے حق مین یہ خوب بات ہوئی کیونکہ بہت ہندوستانی رئیسون کو یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ سکہ لوگ انگریزون کو مار دینگے - اور اگر وہ ایسا کرتے تو تمام ہندوستان خونریزی اور ابتری کا منظر بنجاتا چونکہ سکہ ہنوز ہتھیار بند تھے جنرل صاحب نے بندوبست کرکے محاربۂ علی وال سے بارہ روز کے بعد علی الصباح چڑہائی کی اور مقام سبراون اونکی مضبوط چھاونی پر حملہ کیا - سکہ اچانک محصور ہو کر حیران تھے لیکن نہایت بہادری سے برسر جنگ ہوئے حتی کہ انگریزون نے حملہ کرکے اونکو برچھون پر رکھہ لیا اور دریا پار بھگا دیا - ہزارہا اوترتے وقت دریا مین ڈوب گئے اور اونکے خاص سردارون نے مدد کے بدلے دغابازی سے اونکو اوسی حالت مین چھوڑ دیا ہم اب پنجاب کے معاملات پر متوجہ ہوتے ہین - فتح سبراون کے بعد سرکار نے کہا کہ ملک پنجاب جو دریاے ستلج اور بیاس کے درمیان واقع ہے مملکت انگریزی مین شامل ہو - گلاب سنگہ افسر سکہ کو کشمیر پر قابض رہنے کا حکم ہوا - مہاراجہ یعنی افسر سکہ اگرچہ انگریزون کے اختیار مین آگیا مگر ہنوز اوسی لقب سے مشہور رہا اور لاہور مقام صدر مین اسیواسطے فوج مقیم کی گئی ؛

---

# دسوان باب

## سنہ ۱۸۴۸ء سے سنہ ۱۸۵۶ء تک

## محاربۂ ملتان

سنہ ۱۸۴۸ء مین لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے امید تہی کہ مستقل امن وآمان انکے عہد مین رہیگی مگر برعکس ظہور مین آیا۔

لاہور کے جنوب مین صوبۂ ملتان کا مقام صدر ملتان ہندوستان کے نہایت قدیم شہرون مین سے ہے جسپر کبہی افغان اور کبہی سکہ قابض رہے اس عہد مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین ایک ہندو افسر مسمی مولراج سرکار سکہ کیطرف سے حکمران تہا۔ ان دونون فریق مین کچہ ناچاقی ہوئی اور ایک نیا حاکم مسمی کان سنگہ مقرر کیا گیا جسکی تقرری کے واسطے انگریزی رزیڈنٹ مقیم لاہور نے مہاراجہ کی مدد کی جب دو انگریزی افسر وآنز اگنو صاحب ولفٹننٹ اڈرسن صاحب جو کہ سردار کان سنگہ کے ہمراہ اوس کام کیواسطے بہیجے گئے تہے ملتان مین داخل ہوئے تو مولراج نے بہانہ کیا کہ مین نہایت راضی ہون اور باقرار اطاعت اونکو قبول کیا انکے پہونچنے کے دوسرے روز مولراج نے انکے واسطے قلعہ کہولدیا لیکن جسوقت وے قلعہ کے پہاٹک سے باہر آئے اور اپنے خیمون کو واپس جانے لگے

تو مولراج کے چند سپاہیون نے دفعتاً اونپر حملہ کیا اور دونون سخت زخمی ہوئے -
دوسرے روز مولراج نے اونکے خیمون پر قلعہ سے توپ مارنا شروع کیا اور شام کو
اوسکے سپاہیون نے خیمہ پر حملہ کیا - سکھ جو افسرون کے ہمراہ گئے تھے اونکو چھوڑ بھاگے
اور مولراج کے سپاہیون نے ایک مسجد مین گھسکر اون دونون زخمی انگریزون کو
ہلاک کرڈالا - اسکے بعد کل صوبہ ملتان مین بغاوت مچگئی مگر ایک بہادر اور لایق جوان
افسر یعنی اڈورڈ صاحب کی کوشش سے فرو ہوئی - اس افسر نے جسقدر فوج گرد
و پیش سے ملسکی جمع کرکے مولراج کے لوگون کو شکست دی اور ملتان پر بھی
حملہ کرنا چاہا - سرکار نے خیال کیا کہ جبتک انگریزی فوج اس کام کے واسطے
روانہ کیجائے تب تک ٹھہرنا بہتر ہے پس اونکو حملہ کرنے کی اجازت دی -
اس عرصہ مین بمقام لاہور افسران سکھہ کے درمیان انگریزون کے خلاف مشورے
ہوئے اور ملک کے مختلف مقامون پر چند آدمیون نے دشمنی شروع کردی
لیکن اور لوگ ہنوز اپنی نمک حلالی کا اقرار کیا کیئے اور مہاراجہ اور اوسکے دوست
انگریزون کی مدد کا بہانہ کرتے رہے آخرش فوج انگریزی ماتحت جنرل
وِش صاحب ملتان مین پہونچ گئی اور محاصرہ شروع کیا - لفٹنٹ اڈورڈس
صاحب ایک افسر سردار شیر سنگہ اور سکھون کی جماعت کثیر لیئے ہوئے اونکے
لشکر مین آملے - مولراج نہایت بہادری سے قلعہ پکڑے رہا - مولراج جسلئے

مغلوب ہوجاتا اگر شیر سنگہ لشکر لیکر یکبارگی چلپانہ جاتا جنرل وِش صاحب نے بھی یہ خبر

سُنکر کہ تمام ملک انگریزون سے منحرف ہوگیا ہے محاصرہ موقوف کیا اوسوقت سے

سکہ لوگ پنجاب کے سب ضلعون مین علانیہ بغاوت کرتے تھے لارڈ گف صاحب

فوج لیکر اونکے مقابلہ کو گئے اور کچہ سخت لڑائیون کے بعد بمقام چلپانوالہ لاہور کے

پچہم دریاے جہلم کے قریب انگریزون اور سکہون سے ایسی خونریز لڑائی ہوئی کہ تاریخ

ہندوستان مین درج ہے۔ انگریزون نے فتح پائی لیکن بہت آدمی ضائع اور زخمی ہوئے

اسی عرصہ مین ایک نیا لشکر آکر جنرل وش صاحب کے شریک ہوگیا اور اونہون نے

ملتان کو محاصرہ کیا۔ انگریزی توپخانہ کے گولہ سے مولراج کا بڑا بارودت خانہ اوڑگیا چند

روز بعد جنرل وِش صاحب نے دہاوا کرکے شہر لے لیا۔ مولراج اپنی باقیماندہ فوج

لیکر قلعہ مین چلا آیا لیکن آخرش مجبور ہوکر اپنے تئین حوالہ کردیا۔ بعد ازان انگریزی افسرون

کے خون کی تحقیقات ہوئی اور اوسکو پہانسی کا حکم ملا گورنر جنرل صاحب نے اوسکی جان

بچائی اور جلاوطن ہونے کا حکم دیا لیکن جہاز پر سوار ہونے سے پیشتر مولراج مرگیا۔

ملتان فتح کرکے جنرل وِش صاحب نے لارڈ گف صاحب سے ملنے کے واسطے پیش قدمی

کی اور پہر گجرات مین سکہون سے ایک اور لڑائی ہوئی یہ آخری لڑائی تہی۔ سکہون نے

شکست فاش کہائی اور جنرل گلبرٹ صاحب نے ایسا قریب سے پیچہا کیا کہ باقیماندہ

فوج سکہ ماتحت شیر سنگہ جسمین قریب بیس ہزار آدمی تہے مغلوب ہوئی اور راولپنڈی

ہین ہتھیار دیدیئے۔ شیر سنگہ اور اور افسر قید کرلیئے گئے لیکن سپاہیون کو فی کس ایک روپیہ دیکر اجازت دی کہ اپنا گھوڑا لیکر گھر چلے جاؤ۔ دوست محمد نے سکھون کو مدد دی تھی پس انگریزون نے دریاے سندہ کے اوس پار تک پیچھا کیا لیکن وہ درہ خیبر مین بھاگ گیا۔ چونکہ یہ بات صریح تھی کہ نہ افغان لایق اعتبار تھے نہ سکھ قابل اطمینان پس اسلیئے ضرور تھا کہ ہندوستان مین امن و امان رکھنے کے واسطے کُل ملک پنجاب مملکت انگریزی مین شامل کرلیا جاے گورنر جنرل لارڈ ڈاہوسی صاحب نے اِسی مضمون کا اشتہار جاری کردیا +

پیگو و ناگپور و اودہ کا مملکت انگریزی مین شامل و شریک ہوجانا

سنہ ۱۸۵۱ء مین اہل برہما سے مناقشہ پیدا ہوا۔ ایک نیا بادشاہ جو انگریزون سے نفرت رکہتا تہا تخت نشین ہوا تہا۔ اوسکی درخواست پر انگریزی رزیڈنٹ مقیم آوا بلا لیا گیا انگریزی جہازون کے دو افسرون سے بمقام رنگون بدسلوکی کی گئی اور رضامندی اہانت و ملامت سے تبدیل ہوئی۔ چنانچہ سنہ ۱۸۵۲ء مین لارڈ ڈلہوسی صاحب سے لڑائی ہوئی اور پیگو سلطنت برہما کا حصہ جنوبی فتح کرکے مملکت انگریزی مین ملا لیا گیا +

سنہ ۱۸۵۳ء مین راجہ ناگپور لاولد مرا۔ اوسکا ملک بہی سرکار کمپنی کی سلطنت مین شامل ہوا سنہ ۱۸۴۷ء مین بادشاہ اودہ نے قضا کی اور دو شخصون مین تخت نشینی کے واسطے جھگڑا ہوا دونون اپنے تیئن بادشاہ مرحوم کا بیٹا بتاتے تہے چونکہ یہ امر ثابت

نہ ہوسکا پس انگریزون نے بادشاہ کے چچا نصیر الدولہ کو تخت نشین کیا۔ اونہون نے
اقرار کیا کہ سنہ ۱۸۰۱ء مین جو عہد وپیمان ایک بادشاہ اودہ نے کیا تہا اوسپر لحاظ رکہا جائیگا
اوس عہد وپیمان کی روسے سرکار پر فرض رہا کہ اندرونی وبیرونی دشمنون سے بادشاہ
اودہ کو بچائے بشرطیکہ بادشاہ اپنے ملک مین عادلانہ حکومت کرے اور جہان تک
ہوسکے رعایا کو خوش رکہے لیکن شاہان اودہ نے اس عہد کے پورا کرنے مین
غفلت کی۔ ملک مین نہایت بیرحمی اور ظلم ہوتا تہا۔ سرکار انگریزی نے بارہا
فہمائش کی لیکن بادشاہ اودہ نے کچہ توجہ نہ کی۔ سنہ ۱۸۴۷ء مین واجد علیشاہ تخت
نشین ہوئے اونکو بہی آگاہ کردیا کہ اگر وہی اگلی باتین جاری رہینگی تو یہ ملک حکومت
انگریزی کے ماتحت ہوجائیگا۔ یہ بادشاہ اپنے متقدمین کی نسبت لئیق نہ تہے
خواجہ سراؤن قوالون اور رذیل عورتون مین جنکو اہل غرض رشوت دیتے تہے
تضیع اوقات کیا کرتے تہے رعایا کے حال سے بےفکر ہوکر وہ مقدمات کی تحقیقات نکرتے تہے
اور نہ مجرم کو سزا دیتے تہے۔ تحصیل آمدنی کا کام ٹہیکہ دارون یا چکلہ دارون کو ملتا
تہا جو کہ بادشاہ کے مقربین کو بہت رشوتین دیتے تہے سپاہیون کی جماعتین اونکی
ماتحت رہتی تہین اور اونکو حسب دلخواہ رعایا آزاری کا اختیار حاصل تہا۔ رعیت
کے مکان لوٹ کر اونکے مویشی بیچ لیئے جاتے تہے۔ اسی ظلم کے سبب اکثر عورتین
کنوئین مین گر پڑین۔ لوگون پر طرح طرح کے ظلم ہوتے تہے۔ بعض وقت گیلی بارود

پہر پر لگاتے تہے اور جب خشک ہوئی تو آگ دکہاتے تہے۔ شرخ گرم دست بنیاد سے زبانین کہینچ لیجاتی تہین زبردست غریبون کو لوٹتے آپسمین لڑتے اور بادشاہ سے بہی مقابلہ کرتے تہے۔ اونکی گڈہیون مین ہتہیار رہتے تہے اور اونکے گرد گنجان جنگل ہوتا تہا جسسے گرد وپیش کا ملک خوفزدہ رہتا تہا آخرش لارڈ ڈلہوسی صاحب نے مجبور ہوکر بادشاہ کو تخت سے خارج کیا اور پنشن مقرر کردی۔ ۱۸۵۶ء مین اودہ مملکت انگریزی مین شامل ہوگیا۔

## بغاوت کا بیان

۱۸۵۶ء کے شروع مین لارڈ ڈلہوسی صاحب نے ہندوستان چہوڑا اور لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ بادشاہ فارس سے لڑائی شروع ہوئی جسنے خلاف عہدنامہ افغانستان کے پچہم طرف شہر ہرات چہین لیا تہا۔ فوج انگریزی خلیج فارس کو روانہ ہوئی ابوشہر نامے فارس کا خاص بندر فتح کیا گیا اور ملک اندرونی مین بڑہنے کی تیاری ہورہی تہی اتنے مین خبر پہونچی کہ بمقام فارس صلحنامہ ہوگیا جسکی رو سے شاہ نے انگریزون کی سب درخواستین منظور کین۔ پس فوج ہندوستان کو پلٹ آئی۔

اسی عرصہ مین بنگال احاطہ کی فوج کے درمیان نارضامندی کے آثار ظاہر ہوئے انگلستان مین ایک نئی قسم کی بندوق پہلیتر کی قسمون سے نہایت عمدہ ایجاد ہوئی

تہی کارتوس چہوٹے اور چکنے بندوق مین بآسانی سماجاتے تہے - خبر مشہور ہوگئی
کہ سپاہیون کا ایمان خراب کرنیکے واسطے کارتوس گاے اور سئور کی چربی سے بنے
ہین - جاہلون کو جلد یقین ہوگیا اور اگرچہ سرکار نے اِس نئے کارتوس کی اشاعت کو
منع کردیا تاہم جلد سب طرف مشورے اور سازہوگئے - پہلے کلکتہ کے نزدیک
بمقام بارک پور بغاوت ہوئی - عین گارڈ کے سامنے پلٹن پیادہ ہندوستانی
نمبر ۳۴ کے ایک افسر کو سپاہی نے گولی سے ہلاک کیا اور کسی نے اوسکے بچانے
مین تحریک نہ کی - سپاہی ہلاک کیا گیا اور پلٹن کے ہتہیار لے لئے گئے

۱۰ - مئی کی شام کو میرٹھ مین ہندوستانی پلٹنون نے بلوہ کیا اور بازار کے لوگونکو
ساتہ لیکر تمام انگریزون مرد عورت اور بچّون کو جہان پایا قتل کیا - پہر باغی دہلی کو فرار
ہوئے اور اون سپاہیون سے جاملے جو کہ خود اپنے افسرونکو مارکر قلعہ بنار ہے
تہے اسکے بعد انگریزون کی ایک اور خونریزی وغارتگری واقع ہوئی - چند شخص توپخانہ
کو جسمین لڑائی کا بہت کچہ سامان تہا بچائے رہے حتی کہ لفٹنٹ ولبی صاحب نے
بارود بچہا کر اوڑادیا *

باغیون نے خاندان مغل سے ایک مرد ضعیف کو بادشاہ بنایا - بغاوت جلد
پہیل گئی رفتہ رفتہ پلٹنین بگڑ گئین اور اکثر دہلی جانے کے پیشتر اپنے افسرونکو
قتل کیا مگر چند مقامونمین کسی قسم کا نقصان ہونیکے پیشتر سپاہیونکے ہتہیار لے لئے گئے

پنجاب مین سرجان لارنس صاحب کے مستقل انتظام سے بجز دو ایک فساد ونکے
امن رہی اور قوم سکھ نے بڑی خدمتگذاری کی۔ سرکار نے فوج گورہ جمع کرنے
کے واسطے ہر طرح کی کوشش کی۔ سیلون جزیرہ مارشش اور کیپ گڈ ہوپ کو
دودبش روانہ ہوئے اور انگلستان سے مدد کے واسطے درخواست کی گئی۔
رفتہ رفتہ سب طرف سے مدد پہونچی اور چند مہینے کے عرصہ مین اسی ہزار گورہ
ہندوستان مین ہو گیا۔ اس عرصہ مین دہلی پھیر لینے کیواسطے فوج نے چڑہائی
کی۔ جنرل انسن صاحب سپہ سالار فوج راستہ مین ہیضہ سے فوت ہوئے اور
اونکے جانشین جنرل برنارڈ صاحب اون باغیون کو جو سدراہ ہوئے تھے ہٹا کر اور
دہلی کے سامنے پڑاو ڈالنے کے تہوڑے ہی دن بعد اسی عارضہ سے ہلاک ہو گئے
آخر شش جنرل ولسن صاحب کو سپہ سالاری کا عہدہ ملا فوج انگریزی نے
شہر کے اوتر طرف ایک بلند پہاڑی پر قبضہ کر لیا تہا۔ دہلی کے چارونطرف مضبوط
پتھر کی دیوارین اور سامنے عمیق خندق تہا۔ اندر سپاہی بھرے تھے جنکے پاس
ہتھیار اور اسباب جنگ بہت کچھ موجود تہا۔ باغیون نے دہاوے کئے لیکن
ہر مرتبہ شکست پائی۔ جب محاصرہ کے واسطے بڑی توپین آگئین تو توپخانہ سے
خوب آتش فشانی ہوئی اور چند روز مین دیوار کے اندر شگاف ہوئے۔ ۱۴ ستمبر
کی صبح کو مختلف چار طرف سے دہاوا ہوا کشمیری دروازہ اوڑا دیا گیا اور شام تک

قریب ایک ثلث شہر پر قبضہ ہوگیا باغی بارگاہ شاہی کو پانچ روز تک بچاتے رہے
آخرش مجبور ہوکر شہر چھوڑنا پڑا - بادشاہ بھاگا اور ہزار ہا سپاہی کشتیون کے پل پر سے
اور جمنا کے کنارے کنارے فرار ہوئے - بہتون کا پیچھا کر کے ہلاک کیا ضعیف بادشاہ
گرفتار ہوا - اوسکے بیٹونکو جو کہ انگریزون کی ہلاکت مین سرگروہ تھے گولی ماردی گئی
جب دہلی کو انگریزون نے دوبارہ فتح کیا رعایا نہایت خوش ہوئی کیونکہ باغیون
نے بازار لوٹے تھے اور کوئی سلامت نہ بچا تھا -

اِس بغاوت مین جو شہر کانپور پر واقعہ گذرا نہایت دردانگیز ہے - میرٹھہ مین
بلوہ ہوتے ہی فوج ہندوستانی مین نارضامندی معلوم ہوئی اور سرہیو ویلر صاحب
نے کانپور کی بارک پر قبضہ کرنا امر ضروری جانا وہان صرف قریب ڈیڑہ سو گورے
تھے مگر میم اور بچّون کی جماعت زیادہ تھی - چند روز بعد ہندوستانی پلٹنون نے
بلوہ کیا خزانہ لوٹا جیلخانہ کھولدیا اور انگریزون کے بنگلون مین آگ لگادی - نانہا صاحب
مرہٹہ برہمن باجی راو پیشوا کا متبنی کانپور سے چھہ میل کے فاصلہ پر بٹھور مین رہتا تھا -
وہ ہمیشہ انگریزون سے نہایت دوستی رکھتا تھا اور اکثر اونکے ساتھ شکار کھیلنے جاتا
اور اپنے مکان پر تقریب دعوت بُلاتا تھا - اوسکے کہنے سے سپاہیون نے سرہیو
ویلر صاحب پر حملہ کیا - یہ ضعیف جنیل صاحب اپنے تئین تین ہفتہ تک بچاتے رہے
مگر آخرش زخمی ہوئے کمزور اہل قلعہ نے وہ شرائط جو کہ اونکے بچانے کے واسطے

ہوئے تھے سُنے - نانا صاحب نے گنگا کی قسم کھائی کہ اگر ہتھیار دیدین تو انگریزون کو بچاوُنگا اور براہ دریا الہ آباد چلے جانے کیواسطے کشتیان بہم پہونچاوُنگا - مگر بیچ دہار مین کشتیان پہونچتے ہی نانا صاحب نے گولے مارنا شروع کیا اور ایک کشتی کے سوا سب کشتیان ڈوب گئین اِس اکیلی کشتی کا پیچہا کیا گیا اور کنارے پر پہونچکر گرفتار ہوگئی - انگریز جو کشتی پر سوار تہے نانا کے حکم سے گولی سے مارے گئے - عورتین اور بچے جو باقی رہے اون لوگون کے ساتھہ مین جو فتحگڈہ سے بہاگے تہے کانپور کے اسپتال مین مقید ہوئے اِس عرصہ مین سر ہنری ہیولاک صاحب نے الہ آباد سے دبایا اور نانا کے لشکر کو جو سدراہ ہوا تہا دوبارہ شکست دی - کانپور مین ہیولاک صاحب کے پہونچنے کے پیشتر نانا صاحب نے قصائیون کو بہیجکر عورتون اور بچونکو قتل کرڈالا جب انگریز آئے تو اونہون نے اوس مکان کو دیکہا جسمین قیدی مارے گئے تہے اور خون مین تیر رہے تہے مُردون اور سسکتے ہُون کی لاشین کنوئین مین ڈالی گئین — پہر ہیولاک صاحب نے لکھنؤ چہڑانے کے واسطے کوچ کیا جہان سر ہنری لارنس صاحب گہر گئے تہے۔

بتاریخ ۲۹ جون سر ہنری لارنس صاحب نے خبر سُنی کہ باغی قریب آگئے پس وے مقابلہ کو نکلے لیکن اِس لڑائی مین ہندوستانی فوج نے نمکحرامی کی پس مجبور ہو کر شہر مین ہٹ آئے چونکہ قلعہ کی حفاظت کیواسطے فوج بہت کم تہی اونہون نے

اوسے اوڑا دیا اور رزیڈنسی مین مورچہ بندی کی اور وہان اونپر بڑی فوج کی چڑہائی رہی
اور توپ و بندوق سے برابر آگ برستی رہی - سر ہنری لارنس صاحب بم کے ٹکڑے
سے نہایت زخمی ہوئے جو کہ رزیڈنسی کو توڑکر پہونچا تہا اور صاحب موصوف دوروز
بعد مر گئے لوگ مدت تک اونکو یاد کرینگے کہ وہ ملک ہند کے بہت اچھے انسان
دوست تہے ستاسی روز کے محاصرہ مین اہل قلعہ کی کیفیت اچھی نہ رہی - دشمن نگ
پر سرنگ اوڑاتے تہے اور توپ متواتر چلاتے تہے - محاصرہ کے چھبیسوین روز
خبر معلوم ہوئی کہ جنرل ہیولاک صاحب رزیڈنسی بچانیکے واسطے آتے ہین اور پانچ
چھہ دن مین داخل ہوجاینگے - اِس خبر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی لیکن جب
کئی ہفتے گذر گئے اور آمد کی کچہ علامت ظاہر نہوئی تو سخت مایوسی ہوئی - ہیولاک صاحب
ایک ہی روز کے کوچ مین لکھنئو کو پہونچ جاتے مگر ہیضہ اونکے لشکر مین پہیلا اور
بار بار کی لڑائیون سے لشکر بہی کم ہوگیا تہا پس مجبور ہوکر کانپور کو پلٹ گئے -
کچہ دنون کے بعد جیمس اوٹرم صاحب کی فوج نو ملازم سے شریک ہوکر لکھنئو کے
اہل قلعہ کے چہڑانے کیواسطے جو عرصہ سے محصور تہے کوچ کیا - فوج بلا مقابلہ
عظیم حوالی شہر مین پہونچگئی اور عالم باغ ایک مضبوط باغ پر دخل کر لیا - اوسی شام
کو رزیڈنسی کو رہائی دیگئی گو نقصان کثیر ہوا - لشکر عین وقت پر پہونچا کیونکہ سرنگین کہودی
گئین تہین جسکے سبب سے جو اہل قلعہ باغیون کے قبضہ مین آجاتے

اگرچہ اہل قلعہ اسطرح نہ بچے مگر مسٹر جیمس اوٹرم صاحب عورتون اور بچون کو جو شمار مین قریب ایک ہزار تھے زبردست دشمنون کے سامنے سے روانہ نہ کرسکے پس نو ملازم فوج کے پہونچنے تک تامل کیا

جب جنرل انسن صاحب کے وفات کی خبر انگلستان مین پہونچی تو سر کالن کیمپل صاحب فوج ہندوستان کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور وہ اوسی روز روانہ ہوئے کلکتہ مین پہونچتے ہی اونہون نے اہل قلعہ کے رہائی دینے کیواسطے کوچ کیا - نہایت عاقلانہ انتظام سے رزیڈنسی کے محصور بہادرون کو مع زخمی و بیمار بچہ و عورت نکال لیگئے - جنرل ہیولاک صاحب بیمار ہوکر عین رہائی کے روز مر گئے - چونکہ دہلی فتح ہونے کے بعد بہت سپاہی لکھنؤ کو بھاگ آئے تھے پس سر کالن کیمپل صاحب کا اول مطلب یہ تھا کہ عورتون اور بیمارونکو صحیح وسلامت لیجائیے - اونہون نے اون سب کو الہ آباد روانہ کردیا اور اونکی معاودت تک مسٹر جیمس اوٹرم صاحب عالم باغ کو روکے رہے

سر کالن کیمپل صاحب نے فوج کثیر جمع کرکے پھر لکھنؤ پر چڑھائی کی اور چند روز کے عرصہ مین شہر خالی کرالیا باغیون کا بہت نقصان ہوا - بہت نانا صاحب کے ساتھ نیپال کو فرار ہوئے جہان اکثر بیمار ہوکر اور کسل سفر سے جنگلون مین مر گئے - سردار تانتیا ٹوپے وسط ہندوستان کو فرار ہوا - اگرچہ جلد جلد

بہاگ جانے کے سبب چند مہینے تک بچارہا آخر کش گرفتار ہوکر مارا گیا - باغی جو پریشان و متفرق ہوگئے تھے کچہ عرصہ تک ملک کو ستاتے گئے دیہات لوٹا کیئے مگر رفتہ رفتہ بالکل امن و امان ہوگیا

اسطرح بغاوت ختم ہوگئی - باغیون کے صرف جھوٹے اور بیہودہ خیال سے یہ بغاوت ہوئی سرکار نے مذہب شکنی کیواسطے کبھی کوشش نہین کی - سو برس سے زیادہ ہوئے کہ ہندوستانی سپاہ اوسکی نوکر ہے لیکن اس عرصہ مین کوئی بھی اس قسم کی مثال پیش نہوئی تاہم فوج بنگالہ نے نمکحرامی ظاہر کی اور بہت حالتون مین بیرحمی و دغابازیسے نہ صرف اپنے افسرون کو بلکہ اونکی مظلوم عورتون اور بچون کو ہلاک کیا یہ کوشش اونہین کی بربادی پر تمام ہوئی - اچھی بیش قرار تنخواہ کھوئی پنشن جو ضعیفی مین اون کی پرورش کے واسطے ملتی برباد کی ہزارہا لڑائیون مین خواہ جنگلون مین مرمٹے *

باغیونکی ذات سے بہت نقصان ہوا اکثر اونہون نے شرارت سے عمارتین جلادین اور جو چیز قابو مین آگئی برباد کر ڈالی - ملک کی بحالئی امن و امان کیواسطے فوج گورہ دوچند رکہی گئی - سرکار کا بہت زیادہ خرچ ہوا اور ملک کی قدیم آمدنی کافی نہوسکی پس ضرور ہوا کہ مثل رعایا ے انگلستان کے کچہ دنون کے واسطے نیا ٹکس لگایا جاے سنہ ۱۸۶۲ء مین لارڈ کیننگ صاحب انگلستان کو پلٹ گئے اور جلد وفات پائی - اونکی بعد لارڈ الگن صاحب سرفراز ہوئے جنکا ہندوستان مین کام بہت کم ہوا -

کیونکہ ۱۸۶۳ع کے اختتام مین اونہون نے قضا کی۔ اور سر جان لارنس صاحب گورنر جنرل مقرر ہوئے ۔

# گیارھوان باب

## انگریزونکی ہندوستان مین حکومت

سولہوین صدی کے آخر مین انگریزی سوداگرون سے ایسٹ انڈیا کمپنی کا قایم ہونا بیان ہو چکا ہے۔ انگریزی کوٹھیون مین سے بمقام سورت بڑی بہاری کوٹھی تھی۔ ۱۶۵۳ع مین پریزیڈنسی مدراس مقرر ہوئی۔ ۱۶۸۱ع تک کلکتہ مدراس گورنمنٹ کے ماتحت رہا۔ پہر وہ پریزیڈنسی فورٹ ولیم کے نام سے خودمختار احاطہ قایم کیا گیا۔ وارن ہیسٹنگس صاحب کے عہد تک افسران سرکار کمپنی کو بہت کم تنخواہ ملتی تہی لیکن اونکو تجارت کرنے کا اختیار حاصل تہا۔ کلایو صاحب نے اسمین قباحت سمجہی اور سرکار سے سفارش کی کہ درماہہ بیش قرار دیا جاے اور خفیہ تجارت کی ممانعت ہو۔ چنانچہ یہ تبدیلی بعدازان وقوع مین آئی۔ صوبجات بنگالہ بہار اوڑیسہ سرکار کمپنی کے ہاتھہ آنے کے بعد بہت برسون تک آمدنی کی تحصیل و انتظام افسران ہندوستانی کے تعلق رہا اس سبب سے رعایا پر بہت ظلم ہوئے اور ۱۷۷۲ع مین کمپنی نے بالکل حکومت اپنے ہاتھہ مین لی۔ دوسرے سال انگریزی پارلیمنٹ

نے ایک قانون جاری کیا جسکی روسے احاطہ بنگال خاص سلطنت ہندوستان کا مقام صدر ہوا - ایک گورنر جنرل مع چار ممبران کونسل مقرر ہوئے اول وارن ہیسٹنگس صاحب اس عہدہ پر سرفراز ہوئے اونکے جانشین لارڈ کارنوالیس صاحب نے بنگالہ مین زمینداری کا بندوبست کیا - تحصیلدار غلطی سے مالکان زمین اور کاشتکار گویا اونکی اسامی خیال کیئے جاتے تھے - لیکن اس پچھلے زمانہ مین سرکار کو خیال ہوا کہ کاشتکار ظلم سے بچین - سر ٹامس منرو صاحب کا لارڈ کارنوالیس سے مختلف خیال تھا اونہون نے کاشتکارون کو سلطنت کا اسامی سمجھا اور رعیت واری کا دستور قایم کیا - قانون سکے بندوبست اون صوبجات مین جاری رہے جو پیچھے سے سرکار کے ہاتھ آئے -

۱۸۱۳ع مین سرکار کمپنی ہندوستان کے حق تجارت سے بالکل محروم کی گئی ۱۸۳۳ع مین روانگی مال تجارت کی بالکل ممانعت ہوئی - خاص حکومت ملک پر توجہ کامل کی گئی - اوسی سال قانون بنانے کا اختیار سپریم گورنمنٹ کو ملا - ۱۸۵۳ع مین سول سروس یعنی مال کی نوکری کی عام سکے واسطے اجازت ہوئی - عہدے رعایتاً نہین بلکہ لیاقت امیدوارون کو ملتے ہین - بغاوت کی وجہ سے انگریزی پارلیمنٹ نے ۱۸۵۸ع مین ایک قانون جاری کیا جسکی رو سے سرکار ہندوستان ملکہ انگلستان کے نام ہوئی - ایسٹ انڈیا کمپنی کا اختیار حکومت جاتا رہا لیکن

اوسکے مال سے کچھ مزاحمت نہین ہوئی ملکہ کیطرف سے ایک افسر سلطنت (سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا) کے نام سے ماتحت پارلیمنٹ ہندوستان کے معاملے فیصل کرنے کے واسطے مقرر ہوا -

ہندوستان جو انگریزون کے ماتحت ہے تین بڑے حصون یا احاطون پر تقسیم ہے یعنی بنگالہ مدراس و بمبئی - بنگال احاطہ پھر اضلاع زیرین اضلاع بالایا ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب پر منقسم ہے ہر حصہ مین ایک لفٹنٹ گورنر صاحب رہتے ہین - احاطہ مدراس و بمبئی مین ایک ایک گورنر حکمران ہے - چند صوبجات مثل برٹش برہما و آسام و اوده چیف کمشنرون کے ماتحت ہین - گورنر جنرل صاحب سب پر حاکم ہین -

کُل ہندوستان کے واسطے بادشاہی قانونی کونسل ہین جسمین کہ گورنر جنرل اور اور عالی مراتب افسر شریک ہین قانون تیار ہوتے ہین - قانون جاری ہونے کے بیشتر اشتہار دیئے جاتے ہین تاکہ رعایا کی راے معلوم ہو - احاطہ بنگال کے زیرین و مدراس و بمبئی مین بہی قانونی کونسل ہین اور اونکو خاص اپنی مملکت مین اصلاح و انتظام کا اختیار ہے

اول انگریز بغرض تجارت ہندوستان مین آئے - اور ملک کی حکومت سے کچھ واسطہ نہ تہا بعد ازان سوداگری گز تلوار سے بدل گیا اور

وہ تلوار عصائے سلطانی سے تبدیل ہوئی - جب تک انگریز متواتر لڑائیون مین مشغول
رہے بہبودی رعایا کا انتظام کم کر سکے - مگر اِس پچھلے ۵۰ برس مین بہت بہاری کام
کیئے گئے - ہندوستان مین حکومت انگریزی کے چند فواید بیان کیئے جاتے ہین
**جان و مال کی حفاظت** - بہت لوگ ہندوستان کی قدیم حالت سے واقف نہین
اور اوس نعمت کی قدر نہین کرتے جو کہ سرکار انگریزی کی عملداری مین ہر طرح
سے اونکو حاصل ہے پیشتر ہر قصبہ اور ہر گانون کے گرد چار دیواری ہوتی تھی
ہر شخص ہتہیار باندہ کر باہر نکلتا تہا کسان جب کہیت جوتنے کو بہی چلتے تہے تو
تلوار یا بہالا لیکر نکلتے تہے - لوٹ مار ایسی عالمگیر تھی کہ مسافرون کو اپنی حفاظت
کیواسطے قافلہ باندہ کر چلنا پڑتا تہا - دولت زمین مین گڑی رہتی تھی تاہم ان دور
اندیشیون سے سلامت نہ رہ سکتے تہے ٹیڑی فوج آباد اور دولتمند شہرون پر
حملہ کرتی تھی ہندوستان کے ویرانے جو اب جنگل اور گیدڑون کے ٹھکانے
ہین صرف اون شہرونکی ہستی کا نشان ہین قزاق گھوڑون پر سوار ہو کر اکثر
گانون گھیر لیتے تہے خوفناک رعایا کو باہر نکال کر جب تک کہ وے اپنی دولت
حوالے نہ کرین نہایت ستاتے تہے - کان پہاڑ لینا اور ہاتھ پانون کاٹ
ڈالنا زیور نکالنے کا آسان طریقہ تہا - ٹھگ اور قاتل ہندوستان کے بہت
حصون مین تہے - یہ لوگ کالی دیبی کو پوجتے تہے اور بہانہ کرتے تہے کہ

ہمکو گلا گھوسٹنے کی دیبی نے اجازت دی ہے - یہ بہیس بدلکر چارونطرف پہرتے تہے مسافر سے بات چیت کرکے پان کہلاتے تہے مگر جب علحدہ جگہہ مین پاتے تہے پہانسی ڈالکر گلا گہونٹ ڈالتے تہے - وہی لوگ جنکو حفاظت کرنی چاہیے اکثر بڑے ظالم ہوتے تہے - کوئی شخص غیر ذرا بہی زیادہ ستانے سے نہ بچتا تہا اور حاکم غصہ سے سر کٹوا سکتا تہا سرکار انگریزی کی حکومت مین ملک کے بہت حصون مین اسقدر امن ہے کہ اِس پچہلے پچاس برس مین ایک گولی بہی نہ چلی گڈیان اور چہار دیواریان مسمار کی گئین - لوگ بغیر ہتہیار صحیح وسلامت باہر جاتے ہین - جب کوئی غریب فرد کسی خطا مین ملزم ہوتا ہے تو تحقیقات ہوتی ہے - سرکار کے اعلی ترین افسرون کو بہی خلاف قانون ایک پیسا لینے کا اختیار نہین - پس کہنا چاہیے کہ یہ عریبونکا راج ہے ملکی اور مذہبی آزادی - رعایاء ہند کو ایسی آزادی ہے کہ یورپ کی بہت قومونکو حسد ہے - انکو ملک مین بغیر روک ٹوک سفر کرنے کا اختیار ہے - عام معاملات کی بحث کے واسطے مجلس منعقد کر سکتے ہین - بلا حصول اجازت اپنی راے اخبارون اور کتابون مین چہاپ سکتے ہین - انکو انگریزی رعایا کے کُل حقوق حاصل ہین - ملکہ انگلستان نے جب ہندوستان کی حکومت اپنے اختیار مین لی تو مضمون ذیل کا اشتہار جاری فرمایا اور ہماری یہ مرضی ہے کہ جہانتک ہماری رعایا خواہ کسی قوم اور مذہب کی ہو آزادانہ اور منصفانہ ہماری ملازمت مین عہدے

پائے جسکی کہ تعلیم و لیاقت و دانائی و نمک حلالی سے وہ سزاوار ہو) اسطرح ہندوستانی
رعایا کے واسطے رفتہ رفتہ اعلےٰ ترین عہدے کھل گئے۔ اس ملک مین مذہبی
آزادی بھی بہت حاصل ہے۔ جب مسلمانون نے ہندوستان فتح کیا جو لوگ اونکے
مذہب مین شامل نہوئے اونپر محصول لگایا۔ اورنگ زیب سے بنارس مین ہندون
کے مندر کھودے ٹیپو صاحب سے بعض وقات زبردستی لوگون کی مسلمانی کروالی
مذہب مسیحی رشوت فریب زبردستی سے مذہب پھیلانے کے واسطے تاکیداً
ممانعت کرتا ہے کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ سرکار انگریزی نے کبھی اس قسم کا کام کیا
ملکہ کا اشتہار یہ ہے (مذہب مسیحی کی سچائی پر کامل بھروسا رکھکر اور شکر گذاری کے
ساتھ مذہب کی تسلی قبول کر کے ہم کہتے ہین کہ ہمارا منصب اور خواہش نہین کہ کسی
رعایا کو زبردستی اپنے مذہب مین شامل کرین۔ ہم اپنی شاہانہ مرضی اور خوشی سے
بیان کرتے ہین کہ کسی پر کسی طرح مذہب کے سبب عنایت نہو کوئی ستایا نہ جائے
یا اپنی مذہبی عقیدہ اور رسمیات کے سبب ازار پہنچایا نہ جائے لیکن سب کو برابر اور
عادلانہ قانون کی حفاظت حاصل رہے اور ہم قطعی حکم دیتے اور اون سب سے
جو ہمارے ماتحت ہماری حکومت مین ہین تاکیداً فرماتے ہین کہ وے ہماری کسی
رعایا کے مذہبی عقاید یا پرستش مین مزاحمت نکرین ورنہ ہماری نہایت نارضامندی
ہوگی) دیکھئے اس اشتہار مین مذہبی گفتگو کی ممانعت ثابت نہین ہے بشرطیکہ فریقین راضی ہون

خراب دستور موقوف ہوئے - اِس صدی کے شروع تک بنگالہ کی ہندو
عورتین بعض وقت اپنے بچّون کو جزیرہ ساگر پر جہان دریا سمندر سے ملا ہے گنگا مین
ڈالکر چپ چاپ کھڑی رہتی تہین اور کہوئے اونکے چہوٹے چہوٹے بچّون کو نگلجاتے
تھے - ڈاکٹر کیری صاحب نے لارڈ ولزلی صاحب کو یہ مکروہ کام دکہلایا اور اسکی
ممانعت ہوگئی - یہ پیشتر بیان ہوچکا ہے کہ مغرور راجپوت صرف شادی بچانے کیواسطے
اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے تہے - بعض بعض گانون مین ایک لڑکی بہی نظر نہ آتی تہی - سرکار
نے یہ حیوانی دستور موقوف کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کی - اوڑیسہ کے کہنڈ لوگ
نہایت بیرحم کام یعنی انسان کی قربانی اِس احمقانہ امید پر کرتے تھے کہ اونکے وہان
کے کہیتون مین فصل اچّہی ہو - سرکار نے افسر مقرر کیئے کہ لڑکون کو پارہ پارہ کیئے جانے
سے بچائین اور اِس رسم کی قطعئ ممانعت ہوئی - خاوند کی چتا پر بیوہ عورت کا جلنا
یا ستی ہونا شمالی ہندوستان مین دو ہزار برس زیادہ سے مروّج ہے - بعض اوقات
عورتین اپنی خوشی سے جلجاتی تہین اور کبہی بانس مار کر آگ مین ڈہکیل دیجاتی تہین - تہوڑے
عرصہ مین گانے کی آواز اور تماشائیون کے شور و غل مین اونکے چیخنے کی آواز پست
ہوجاتی تہی - ۱۸۱۷ء مین صرف ضلع کلکتہ کے درمیان ۴۴۲ عورتین ستی ہوئین
لارڈ ولیم بنٹنک صاحب نے اِس کام کو خلاف شرع اور محکمہ فوجداری سے
قابل سزا بیان کیا - لیکن سرکار انگریزی کی کوششین بیرحم کام موقوف کرنے

کیواسطے محدود نہین رہین بلکہ فائدہ رعایا کیواسطے معقول تدبیرین بہی کی گئیین - اونمین سے چند بیان کیجاتی ہین -

آبپاشی کا کام - پیشتر ہندوستان مین معمولی برسات کی قلت سے قحط پڑتا تہا - مان باپ اپنے بچون کو چہوڑ دیتے تہے - سڑکین لاشون سے پٹ جاتی تہین جنہین عین دن مین جنگلی درندے کہاتے تہے - ایسی آفتین روکنے کیواسطے آبپاشی کی نہرین خوب ہین - اِس پچہلے تیس برس مین سرکار انگریزی نے اِس قسم کے بہت کام کیئے - گنگا کی بڑی نہر مین قریب ایک ثلث دریا کا پانی آتا ہے جہان کہ وہ کوہ ہردوار سے نکلتا ہے اسکا طول مع شاخون کے قریب ۹۰۰ میل ہے - پنجاب مین باری دواب کی نہر ۴۶۵ میل لمبی ویران وریگستانی زمین کو سرسبز کہیت بناتی ہے جنوبی ہندوستان کے بڑے دریاؤن پر بند باندہے گئے اِسطرح بہت ملک سیراب ہونے لگا ۔

سڑکین اور ریل - کچہ زمانہ گذرا کہ اپر انڈیا مین ہزارہا آدمی قحط سے ضایع ہوگیا حالانکہ اِس ملک کے دوسرے حصون مین غلہ بکثرت موجود تہا مگر سڑکون کی کمی کی وجہ سے جہان ضرورت تہی وہان غلہ پہنچ نہ سکا اور اسطرح رعایا ہلاک ہوئی سرکار انگریزی نے کلکتہ سے لاہور تک جسکا فاصلہ قریب چودہ سو میل ہے نہایت عمدہ سڑک بنوائی اور رفتہ رفتہ اور اور مقامون مین بہی اسیطرح بنتی جاتی ہے

بالفعل ریل تیار ہوئی جس سے انسان کلکتہ سے دہلی یا مدراس سے بمبئی کو دو روز مین
اور نہایت ارزان محصول مین سفر کر سکتا ہے۔ اسطرح تجارت کو بہت فائدہ ہوا
محصول خط کی ارزانی۔ ہندوستان کے انتہا حصہ تک آدہ آنہ مین خط جا سکتا ہے
اور بذریعہ تار برقی بجلی کی مانند خبر جا سکتی ہے +

تعلیم۔ ہندوا ور مسلمانون کی سرکارون نے کبھی تعلیم رعایا کے واسطے کوشش
نہین کی۔ علم صرف چند اشخاص پر موقوف تہا دے چاہتے تھے کہ اور سب جاہل ہین
اور یہ اونسے مثل غلام کے سلوک کرین، انگریز چاہتے ہین کہ سب کی تعلیم ہو کئی ہزار سرکاری
اسکول قائم ہو چکے۔ انگریزی کالج بہی ہین جہان عمدہ تعلیم دیجاتی ہے تاکہ بڑے عہدونکے
انسان لایق موصوف ہو۔ طبابت کے کالج اسواسطے ہین کہ انسان ہوشیار و تجربہ کار
حکیم ہو۔ انگریزی و اردو وغیرہ کے مدرسے اونکے واسطے ہین جو صرف تہوڑی انگریزی
پڑہنا چاہتے ہین اور مدارس قصباتی وہ ہین جہان سب اسقدر پڑہین کہ کتابون سے
مطلب دریافت کرین اور اونکی جہالت کیوجہ سے دوسرا شخص اونکو فریب نہ دیسکے
اگر بغاوت کے سبب بہت نقصان نہوتا تو سرکار انگریزی اسوقت تک اور بہت
مدرسے جاری کر دیتی۔

یہ بات علانیہ قبول کی جاتی ہے کہ بالفعل سرکار انگریزی واقع ہندوستان مین
چند نقص بہی پائے جاتے ہین انگریز اجنبی ہین اور ہنوز اہل ہند کا حال بخوبی نہین

جانتے ۔ بعض اوقات ایسا ہوا ہے کہ جو تدبیرین ترقی رفاہ رعایا کیواسطے سوچی گئین اونکا اثر برعکس ہوا ۔ سرکار مدت سے عمدہ عمدہ تدبیرین کر رہی ہے کہ جلد اور بہ کفایت انصاف ہوا کرے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال بہت محکمون مین زیادہ صرف ہے اور انجام پر لحاظ نہین ہوتا غلط اور جھوٹ گواہیون سے نہایت مشکل پیدا ہوتی ہین ۔ بعض افسران ہندوستانی فریقین سے رشوت لیتے ہین ۔ جعلسازی ایسی عام ہے کہ بعض حالت مین سچ بات دریافت کرنا قریباً ناممکن ہے ۔ پولیس کے معقول انتظام کی اور ضرورت ہے ۔ خاص یہ امر سدباب ہے کہ پولیس روپیہ کے واسطے مجرم رہا کرتا اور بیگناہ کو ملزم ٹھہراتا ہے ۔ اگر کہا جاسے کہ صرف نیک آدمی نوکر رکھے جائین تو جواب یہ ہے کہ وے کہان ملین ۔ لحاظ کرنا چاہئیے کہ اہل ہند جو برائیان پیدا ہوتی ہین اہل یورپ سے نہین بلکہ خاص اپنے ہموطنون کے ہاتھ سے برداشت کرتے ہین ۔ اکثر حالتون مین اہل یورپ ناانصفی اور ظلم سے غریبون کے محافظ ہین ۔

انگلستان کی رعایا کی سچی خواہش یہ ہے کہ ہندوستان بطرز شایستہ محکوم رہے اور جو فواید اور برکتین اونہین حاصل ہین اونکو بھی حاصل ہون ۔ انگلستان مین خراب قانون بدلتے اور اچھے جاری ہوتے جاتے ہین خصوصاً اس سبب سے کہ رعایا ہند بہت سی عرضیان پارلیمنٹ مین بھیجا کرتی ہے ۔ پس تبدیلی قانون کے واسطے جو کہ ملک کے لئے مفید ہو بذریعہ عرایض ہندوستان کی قانونی کونسل مین عرض کرنا چاہیے

اور اونپر لحاظ کیا جائیگا - اس طریق سے رفتہ رفتہ بہبودی ہوگی - رعایا کی بہبودی وخوشی سرکار کی نسبت اپنی ہی ذات پر زیادہ منحصر ہے - اہل ہند کو طبعی فائدے بہت حاصل ہین - ہندوستان کی زمین مین جب خوب پانی دیا جاتا اور کاشت کیجاتی ہے تو بہت فصل پیدا ہوتی ہے - کیا سبب ہین کیون اسقدر مفلسی اور کمبختی ملک کے عاید حال ہے - بعض سبب درج ذیل ہین —

**عمدہ تعلیم کی کمی** - شمار کیا گیا ہے کہ ہندوستان مین منجملہ بیس آدمیون کے ایک آدمی پڑہ سکتا ہے - قصبون مین لوگ زیادہ خواندہ ہین لیکن بہت گانون مین بجز پٹواری کے کہ وہ بہی بمشکل فقط ہجے کر سکتا ہے ایک شخص بہی خواندہ نظر نہین آتا - چند عورتون کے علاوہ ہندوستان کی دس کرور عورتین محض ناخواندہ ہین یہ جہالت عظیم رعایا کے پریشان رکہنے مین قوی تاثیر رکہتی ہے *

**شادیون مین فضول خرچی** - انمین سے ایک بات یہ ہے کہ شادیون کی دعوتون مین بہت روپیہ برباد ہوتا ہے ہندوستان مین بہت مکان ایسے ہین کہ جنمین بمشکل کچہ اسباب ہوگا - وہی روپیہ جو کہ اب دعوتون مین برباد ہوتا ہے اوس سے بہت کار آمد اسباب بہم ہو سکتا ہے جس سے کہ دولہہ دولہن کو تمام عمر نہایت آسودگی حاصل ہو - قرض جو فی الحال بلاضرورت ہو جاتا ہے بار عظیم ہے - بچون کی شادی ایک اور حماقت کی رسم ہے اوسوقت مین عہد و پیمان ہوتا ہے جب کہ یہ معلوم

نہین ہوسکتا کہ آیا فریقین مین محبت ہوگی یا نہین اور اسطرح دونون اکثر ناخوش رہتی ہین
بعض اوقات لڑکا مرجاتا ہے اور غریب لڑکی بیوہ ہوکر زندگی پریشانی مین بسر کرتی ہے
اور بہی بہت برائیان ہین جو ایسی بیوقوف رسمیات شادی سے متعلق ہین اور جنکا بجز
ہندوستان کسی ملک مین رواج نہین *

دستور کی پابندی + یہ ہندوون کی بڑی ہدایت ہے - وے یہ نہین سوچتے کہ آیا یہ بات
مناسب ہے یا نامناسب مگر صرف دوسرون کے نمونہ کی پیروی کرتے ہین یہ کام
مثل بے عقل جانورون کے ہے - گوئی اوسیطرح اپنا گہوسلا بناتے ہین جسطرح تین ہزار
برس پیشتر بناتے تھے - اگر ایک بہیڑ گڈہے مین گرے سبب جہنڈ کا جہنڈ کود پڑیگا
مگر انسان کو چاہیئے کہ ترقی کی فکر کرے اور اوس عقل کو جو خدا نے بخشی ہے کام مین لاوے
ایک عہد وہ تہا کہ اون جنگلی قومون کی مانند جو ہندوستان کے جنگلون مین ہین انگریز لوگ
ننگے برہنہ وحشی جسم رنگے ہوئے رہتے تھے - اگر اوہی دستور کی پابندی کرتے
تو اوسی حالت مین پڑے رہتے ہمکو یہ سوچنا فرض ہے کہ آیا ایک رسم اچھی ہے
یا خراب - اگر اچھی ہے تو اوسپر لحاظ کرنا چاہیئے اور اگر خراب ہے تو جسطرح اور
لوگ چھوڑ دیتے ہین ہمین بہی ترک کرنا چاہیئے -

ذات - اہل ہند ذات کے مطیع ہین - قدیم زمانون مین بہت قومون کے درمیان
یہ دستور تھے لیکن ہند کے سوا سبھون نے اونکو ترک کردیا + ذات کی چھوٹہہ پر بنیاد ہے

یہ بات سچ نہین کہ مختلف قومین خالق کے مختلف اعضا سے پیدا ہوئین - کل بنی آدم اوّلین

پہلے مان باپ آدم اور حوّا سے پیدا ہوئے - ذات کا انجام نہایت مضر ہے -

انگلستان مین ہر شخص جو پیشہ جسکے لایق ہو اختیار کرنے کا مجاز ہے اور اسطرح

عمدگی ورونق بڑہتی جاتی ہے یہان کے لوگ وہی پیشہ کرتے ہین جو اونکے بزرگ

کرتے تھے خواہ وہ اونکے مناسب حال ہو یا نہو - اکثر ہندو بھوکھ اور پیاس سے

کیسی تکلیف اوٹھاتے ہین کیونکہ خاص اپنی ہی ذات والون کے ہاتھ سے کھانا یا پانی

نہین لے سکتے - ذات کی پابندی کیوجہ سے کیسی کیسی لڑائیان ہوتی ہین ہزارہا

سپاہیون نے اِس احمقانہ یقین سے کہ سرکار اونکی ذات مین خلل ڈالنا چاہتی ہے

جانین گنوائین ۞

مذہب ہنود - انسان خواہ مخواہ اپنے اشیاے پرستش کی مانند بنجاتے ہین کوئی

قوم اپنے معبودون سے افضل ہونے کی امید کرتی ہوگی - پُران خود بیان کرتے ہین

کہ ہندوؤن کے فرضی دیوتا دروغگوئی چوری زناکار خونریزی ہر گناہ سے گناہگار تھے

اِن مکروہ فعلون کو دیکھکر کہتے ہین کہ کرشن چندر نے کھیل کود چند ایسے ہی کام کئے

پس تعجب نہین کہ ہندؤن مین اِسی قسم کی برائیان عام ہوجائین - اسکے خلاف مذہب مسیحی

اوس ایک سچّے خدا کو بتاتا ہے جسمین لامحدود پاکی ہے وہ ہر قسم کے گناہ سے نفرت

رکھتا ہے اور جسکے مبارک مکان مین کبھی کوئی ناپاک داخل نہین ہوسکتا جب ہندوستانکے

لوگ دل سے انجیل کے پاک مذہب کو قبول کرین اور بوسیلۂ مدد ربّانی خداوند عیسیٰ مسیح کے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرین تو وسے حقیقی خوشحال ہونگے اور اونکا ملک پسندیدہ ملک ہوگا مگر جب تک ایسا نکرین کچہ نہوگا ◆

# بارہوان باب

## ہندوستان مین مذہب مسیحی کی ترقی

خداوند عیسیٰ مسیح کا پچہلا حکم جو اوسنے آسمان پر عروج کرنے سے پیشتر اپنے حواریون کو دیا یہ تہا جاؤ اور سب قومون مین منادی کرو- اور باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسما دو- یہ کام دلسوزی سے شروع ہوا اور پہلی صدی کے تمامی کے پیشتر دنیا کے اون ملکون مین انجیل کی منادی ہوئی جنسے اہل روم واقف تہے- یہ بیان کیا گیا ہے کہ تہوما حواری ہندوستان مین بہت مشقت کرنے کے بعد مدراس کے نزدیک مقام سینٹ تہومی مین برہمنون کے ہاتہہ سے مارا گیا- مگر یہ بات قابل اعتبار نہین- غالباً یہ بات اسطرح ہے کہ ایک جوگی مسمی تہوما جو بہت پچہلے زمانہ مین تہا اس حواری سے مشتبہ ہوگیا- معلوم ہوتا ہے کہ اول انجیل ہندوستان مین مقام سکندریہ سے آئی جو کہ سن مسیحی کے شروع مین دنیا مین نہایت تجارتی شہر تہا مرقس حواری نے بمقام سکندریہ بہت برسون تک مسیحی و اعظون کا اسکول پڑہایا-

قیاس کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی سوداگرون سے جو کہ ریشم اور موتی بیچنے کے واسطے
اودہر جاتے تھے ایک بڑا خزانہ اور گوہر بیش بہا یعنی مسیح کی انجیل کو پایا ان ہندوستانی
سوداگرون نے پلٹ کر اپنے دوستون کو نجات دہندہ کی خوشخبری دی اور اسطرح
انجیل اس ملک مین پہیلی ۔ دوسری صدی کے آغاز کے قریب سکندریہ کے بشپ ڈمیٹریس
صاحب سے مسیحی اوستادون کیواسطے درخواست کی گئی اونہون نے ایک بڑے
عالم شخص پنتینس کو روانہ کیا ہم جسقدر جانتے ہین کہتے ہین کہ یہ شخص پہلا مشنری تہا
جو ہندوستان مین آیا ۔ اسکی خوب خاطرداری ہوئی چوتہی صدی کے قریب
ملک شام کے عیسائی ساحل مالبار کے کنارے پر آباد ہوئے ۔ اونہون نے
راجہ مالبار سے بہت حقوق حاصل کیئے اور اوسنے اجازت دیدی کہ کل معاملات
ملکی ومذہبی مین اونہین کا بشپ انتظام کرے فی الحقیقت کئی صدی تک خاص
اونہین کے بادشاہ اونپر حکمران رہے ۔ جب اہل پرتگال ہندوستان مین آئے
تو مالبار کے راسخ الاعتقاد مسیحی گرمجوشی سے پیش آیے ۔ مگر جلد شامی عیسائیونکو
اونکے پہونچنے سے افسوس پیدا ہوا رومی خادم الدینون نے ہر طرحکی کوشش
کی کہ اونکو پوپ کا مطیع کیجیئے ۔ ۱۵۹۹ء مین ایک جماعت ماتحت آرچ بشپ مینیز صاحب
نے اہل شام کی دعا کی کتابین جلادین ۔ آخرش شامی عیسائیون کی ایک جماعت
رومن کیتہولک ہوگئی لیکن دوسرے اپنے قدیم دین مین قایم رہے اگرچہ شامیونکا

گرجا پوپ کی بعض سخت خطاؤن اور غلطیون سے بری تہا تاہم خادم الدین جاہل تہے
اور لوگون کو تعلیم ندے سکتے تہے - چرچ مشن سوسایٹی نے بہت برسون تک محنت کی
کہ اِن کامون کی بہتر حالت ہو - چونکہ یہ معلوم ہوا کہ پادریون کی کوششون مین ممزاحمت
ہوتی ہے پس بعد ازان ایک علحدہ مشن قایم کیا گیا جسمین بہت فائدہ ہوا - رومن
کیتھولک پادریون نے ہندوستان کے سفر مین پرتگال کا ساتہ دیا اور باشندون کو
اِس امر مین جرأت دی کہ وے ہندوستانیون سے بشرطیکہ بپتسما پائین شادی
کرنے لگے - مشہور جیسٹ سنٹ فرنسس زاویر ۱۵۴۲ء مین بمقام گوآ داخل ہوا -
اگرچہ بعض اوسمین سخت خطائین تہین تاہم وہ دلسوز اور نیک مرد تہا - اوسنے
ہندوستان مین پہلی شب ایک گرجا مین بسر کی اور فکر اور دعا مین مشغول رہا - اوسنے
دیکہا کہ گوا کے لوگ مذہب سے نہایت بیخبر ہین پس اونکو خبردار بنانے کیواسطے
محنت کی - پہر وہ راس کماری مین آیا اور چونکہ وہان کی زبان سے ناواقف
اور مترجم بہی موجود نہ تہا پس لڑکون کو بپتسما دینے اور مریضون کی علاج کرنے مین
مشغول ہوا - بعد ازان خداوند کی دعا عقیدہ اور دس حکمون کا ترجمہ حاصل
کرکے حفظ یاد کیا اور ایک گھنٹہ لیکر چارونطرف گیا اور جو ہندوستانی جمع ہوئے
اونکو سنایا - زاویر نے ایک مہینے کی عرصہ مین دس ہزار شت پرستون کو بپتسما دیا
کبہی کبہی ایک روز مین گانون بہر کو بپتسما دیا - مگر یہ صرف براے نام مسیحی تہے -

زاویر ساحل چین کے قریب ایک چھوٹے ٹاپو مین مرا لیکن اوسکی لاش گوا مین
لائی گئی وہان کے لوگ اوسکو محافظ ہند سمجھکر نہایت تعظیم کرتے ہین پرتگال نے گوا مین
محکمہ تحقیقات قایم کیا جو لوگ مذہبی خطاؤن کی بابت ملزم ٹھرائے جاتے تھے زندہ جلائے
جاتے تھے اگر وے جماعت رومن کیتھولک مین شریک نہون ۔ بمقام مدراس بیسٹ
کے پادریون نے سنسکرت اور ہندؤن کے شاستر خوب ہوشیاری سے پڑہکر
اپنے تئین یورپ کا قدیم برہمن ظاہر کیا ۔ وے زرد لباس پہنتے ٹیکا لگاتے اور
عابدون کے بیشمار دستور عمل مین لاتے تھے ۔ اونہون نے زبان سنسکرت مین
ایک نیا بید لکہا جسمین کچہ مذہب مسیحی کا ذکر تہا اور بہانہ کیا کہ یہ ابتدا سے ہے مگر
جب یورپ مین خبر ہوئی تو اونکے فعلون پر سخت الزام لگایا گیا + فی الحال ہندوستان
مین رومن کیتھولک کی جماعت قریب دس لاکہ ہے ۔ اونمین جنوبی ہندوستان
کے بہت مچھوئے ہین مگر بہت باتون مین وے بُت پرستون سے بہت تہوڑا
فرق رکھتے ہین ۔ اونمین چند خوانندہ ہین ۔ ذات پر لحاظ ہے ۔ اون کے
تیوہارون مین معبودون کی مورتون کی عوض معزز دن کی تصویرین رکھی جاتی ہین
اوسیطرح دہوم دہام باجا اور آتشبازی وغیرہ کا شغل ہوتا ہے ۔

ہندوستان مین سب سے پہلے زیگن بلگہ اور پلٹشو اقراری پروٹسٹنٹ
پادریون کو بادشاہ ڈنمارک نے روانہ کیا ۱۷۰۶ء مین یہ ٹرنکوبار مین پہونچے

اول اونکا مطلب یہ تہا کہ زبان ٹامل سیکہین - اگرچہ اونکے پاس کوئی قواعد اور
لغت کی کتاب نہ تہی تاہم ایسے دانشمند تہے کہ جلد دیسی زبان مین منادی کرنے کے
لایق ہو گئے - زیگین بلگ صاحب نے نئے عہدنامہ کا زبان تامل مین ترجمہ کیا
بعد ازان اوسنے قدیم عہدنامہ کی کتابین بہی ترجمہ کین - ایک نے اوسکے جانشینون مین
سے انجیل کو اختتام پر پہونچایا - زیگین بلگ صاحب انگلستان کو گئے اور بادشاہ جارج
دوم بہت مہربانی سے پیش آیا - اوس سوسایٹی یعنی مجلس کی مدد سے جو کہ علم مسیحی کی ترقی
کے واسطے قایم ہے بہت پادری روانہ ہوئے اور نئے نئے اسٹیشن شروع کئے گئے
اِس جفاکش نئے گروہ مین ایک شوارٹنر صاحب بہی تہے - ٹرنکوبار مین بہت برس
رہنے کے بعد اونہون نے ٹرچناپلی مین اپنا مکان بنایا وہ گرد و پیش کے ملک مین
جایا کرتے تہے اور اونکے شاگرد علم انجیل پہیلایا کرتے تہے - شوارٹنر صاحب ایسے
ہر دل عزیز تہے کہ سرکار انگریزی کیطرف سے ایک ضروری پیغام لیکر حیدر علی کے پاس
بہیجے گئے اوس نے بروقت رخصت ایک توڑا اعنایت کیا اور اونہون نے وہ روپیہ
گورنر مدراس کے حوالہ کر دیا - گورنر صاحب نے کہا کہ اپنی محنت کے بدلے یہ روپیہ
تم لو تو اونہون نے تانجور کے مدرسہ مین اوسکو صرف کر ڈالا جب راجہ تانجور قریب الموگ
ہوا تو سرفوجی نامے اپنے بیٹے کو اونکی حفاظت و سرپرستی مین سپرد کیا شوارٹنر صاحب نے
ہندوستان مین بہت برسون تک شفقت و جانفشانی کی - اونکی وفات کے بیشتر

نومریدون کا شمار قریب دس ہزار تھا۔ ۱۸۳۴ء مین وہ یہ دعا پڑھکر جان بحق تسلیم ہوئے (اے خداوند تونے ابتک میری حفاظت کی ابتک زندہ رکھا اور مجھے بےشمار فائدہ عنایت کیئے جو بات تیری نگاہ مین پسندیدہ ہے وہ کر۔ مین اپنی روح تیرے ہاتھہ مین سونپتا ہون۔ میرے نجات دہندہ کی راستی کے وسیلہ سے اوسکو صاف و پاک کر اور مجکو اپنی آغوش محبت و شفقت مین لے) ۱۷۵۸ء مین کیرنانڈر صاحب کڈالور سے کلکتہ مین آیا یہ شخص بنگالہ کا پہلا پروٹسٹنٹ پادری تہا۔ کلایو صاحب نے اوسکی خاطر کی اُسنے ایک دولتمند بیوہ عورت سے شادی کرکے ایک گرجا بنانے اور اسکول پڑہانے مین بہت روپیہ صرف کیا۔ مگر کرنانڈر صاحب کی محنت و مشقت پرتگال کے رومن کیتہولک لوگون مین جو کہ کلکتہ مین تہے محدود رہی۔ بنگالیون مین مشن کا قایم کرنے والا ولیم کیری صاحب تصور کیا جاتا ہے دراصل یہ شخص انگلستان مین موچی تہا۔ بعد ازان اوسنے اسکول پڑہایا اور ایک چہوٹی جماعت کا پاسبان ہوا جب وہ اپنے شاگردونکو جغرافیہ پڑہاتا تہا تو بت پرستون مین انجیل بھیجنے کا عمدہ ارادہ اوسکے دل مین جانشین ہوا۔ ۱۷۹۲ء مین اوسنے پادریون کی جماعت کے سامنے وعظ کیا۔ اوسمین خاص دو باتین یہ تہین ۱۔ بڑی بڑی باتون کی خدا سے امید رکھو ۲۔ خدا کیواسطے بڑی باتون کی کوشش کرو۔ پہر بپٹسٹ مشنری سوسائٹی قایم ہوئی اور کیری صاحب بنگالہ کو روانہ کیا گیا۔

ابتدا مین اسقدر کم خرچ مشن کیواسطے انگلستان سے بلا کہ کیری صاحب نے مجبور ہوکر
کچھ دنون تک نیل کی کاشتکاری کرکے اپنے خاندان کی پرورش کی۔ بعد ازان
اور دو پادری یعنی جوشا مارشمین اور ولیم وارڈ روانہ کیئے گئے چونکہ سرکار کمپنی کی عملداری
مین اونکو رہنے کی ممانعت ہوگئی پس وہ لاچار ہوکر کلکتہ کے نزدیک شیرام پور ڈانش
کی عملداری مین رہے اور سنہ ۱۸۰۰ع مین کیری صاحب کے شریک ہوئے۔ بڑا سخت
کام یہ تہا کہ کیری صاحب نے ہمہ تن مصروف ہوکر نوشتون کا ترجمہ کیا۔ سنہ ۱۸۰۱ع مین
نیا عہدنامہ زبان بنگالی مین چہپا اور پرانا عہدنامہ بہی اسکے تہوڑے ہی دن بعد تیار ہوا
پہر کیری صاحب نے نئے عہدنامہ کا سنسکرت مین ترجمہ کیا۔ علم شرقی کی وجہ سے
اوسکی ایسی نیکنامی ہوئی کہ لارڈ ولزلی صاحب نے اوسکو کلکتہ کے کالج مین عہدہ
پروفیسری پر مقرر کیا۔ مارشمین صاحب نے بورڈنگ اسکول جاری کیئے اور اونسے
بہت فائدہ حاصل کیا۔ وارڈ صاحب جو کہ چہاپنے والا تہا اوسنے بہی چہاپے
سے اوسکی برابر روپیہ پیدا کیا۔ مگر یہ تینون پادری سادی چلن سے رہتے تہے
اور اپنی کمائی انجیل چہاپنے اسکول پڑہانے اور واعظون کی تنخواہ مین صرف کرتے تہے
تمام اضلاع مشرقی کے ہندوستانی عالمون کی مدد سے ۲۰ بیس برس کے عرصہ
مین انجیل کا ترجمہ چہہ قسم کی زبان ہندوستانی اور چینی مین تیار ہوا۔ اس عرصہ مین نیا
نیا عہدنامہ چودہ ۱۴ زبانون مین چہپا۔ کیری صاحب اور اوسکے دو بہائیون نے

سیرام پور مین مدرسہ قائم کیا + ہندوستان مین انجیل پہیلانے کی کوشش مین صرف
پادریون پر منحصر نہین - بلکہ یورپ والون کی تعلیم مذہبی کے واسطے خاص خاص
مقامون پر سرکار کیطرف سے چپلین یعنی خادم الدین مقرر ہین - بعض خادم الدین
نے اپنا کام انجام دینے کے علاوہ گرد و پیش کے لوگون کی فائدہ رسانی
کے واسطے نہایت مشقت کی - کلکتہ کے پادری ڈیوڈ برون صاحب نے
اپنا آرام و آسایش چھوڑکر کرناڈر صاحب کے بنائے ہوئے گرجا کا بلا تنخواہ
چارج لیا جوکہ اور طرح سے بند ہوجاتا - اگرچہ اوسکو سرکاری بڑا عہدہ تھا اور
ہر ایک گورنر جنرل خاطر کرتے تھے تاہم اوسنے درخواست کی کہ صرف یہ بطریق
یادگار میری قبر پر لکھدیا جائے کہ پادری ڈیوڈ برون صاحب نے کلکتہ کے گرجا مین
پچیس ۲۵ برس تک غریبون مین انجیل کی منادی کی + ہنری مارٹین صاحب کیمبرج
کے مدرسہ مین اپنی نمود کرکے سنہ ۱۸۰۵ء مین پادری ہو کر ہندوستان مین آیا -
جب اپنے مقام پر پہونچا تو اپنے روپیہ سے مدرسہ تعمیر کیئے اور ہندوستانیون مین
منادی کی - اوسکا بڑا کام یہ تھا کہ نئے عہدنامہ کا زبان ہندوستانی اور فارسی
مین ترجمہ کیا - ترجمۂ فارسی کے واسطے وہ فارس مین گیا - بعد اختتام انگلستان کو
چلا لیکن راستہ مین مرگیا - کلاڈیس بیوخانن نے جوکہ لارڈ ولزلی صاحب کا
پادری تھا کمال دلسوزی سے ہندوستان مین مذہب مسیحی کی ترقی کی -

اور اس مطلب کے واسطے بنگالہ سے ٹراونکور کو روانہ ہوا - اوڑیسہ مین جگنا تہ جی کی
مکروہ رسمین اوسیکی وجہ سے پہلے اہل انگلستان کو معلوم ہوئین اوسنے دیکہا کہ اوس
راستہ مین جو مندر کو گیا ہی پچاس میل سے زیادہ تک جاتریون کی ہڈیان انبار ہین
گئے گید ڑ گد آدمیون کی لاشین کہاتے ہین - لوگ عقبے کی عیش حاصل کرنے کی
غرض سے جگنا تہ جی کے پہیئے کے نیچے کچل مرتے ہین - بیوخانن صاحب ساحل
مالبار پر سیریا لوگون کے گرجا مین گیا اور اوسکی تن دہی سے شامی زبان مین نوشتے
چہاپے گئے - ہندوستان مین پروٹسٹنٹ لاٹ پادری کی تقرری کے واسطے بیوخانن
صاحب نے درخواست کی اور ۱۸۱۳ء مین پارلیمنٹ سے منظور ہوئی - ڈاکٹر مدلٹن صاحب
کلکتہ کا پہلا لاٹ پادری دوسرے سال انگلستان سے روانہ ہوا لیکن اوسکی عمر نے وفا
نہ کی اوسنے کلکتہ مین جو کالج بنایا وہ اوسکا معقول یادگار ہے اوسکے جانشینون مین
ہیبر صاحب شایستہ اور ہر دل عزیز اور ولسن صاحب سرگرم و دلسوز تہا ۱۸۳۵ء مین عہدہ مجتہدی
مدراس و بمبئی مین قایم ہوا ڈانیل کاری صاحب جو کہ ہنری مارٹین صاحب کا نہایت دوست
تہا پہلے مدراس کے عہدہ لاٹ پادری پر سرفراز ہوا - جسقدر اضلاع ٹنا ولی مین انجیل کی
ترقی ہوئی اوسقدر ہندوستان کے کسی حصہ مین نہین ہوئی - وہان کے باشندے اہل
خاندان ستہین کی اولاد ہین جو کہ قوم ارین کے حملہ سے پیشتر اس ملک مین آباد ہوئے تہے
اس قصبہ مین چند مشہور ہندؤن کے مندر ہین لیکن خبیث پرستی مروج ہے اونکا گمان ہی کہ شہر در

اور شریر آدمی مرنے کے بعد خبیث ہو کر بیماریان پیدا کرتے ہین - اونکے منانے کیواسطے
ناچ رنگ ہوتا ہے اول ناچنے والا خاموش کھڑا رہتا یا چُپ چاپ جھومتا ہے نغمہ کی
بلند آوازی سے اوسکا جوش بڑھتا ہے - کبھی کبھی اپنے تئین غضبناک بنانے کیواسطے آنکھ
ایک بڑے چابک سے پیٹتا ہی اور بکرے کا خون جو پوجا مین چڑھایا جاتا ہے نوش کرتا ہے
پھر ایک جریب جسمین گھنٹیان بندھی ہین چمکاتا ہے اور بہت تیزی اور جلدی لیکن ناپائداری
سے ناچنے لگتا ہے آخرش اوسکی آنکھین چمکنے لگتی ہین دیوانہ وار جست کر کے گھومتا
اور پھنکارتا ہے لوگ سمجھتے ہین کہ بھوت اسپر آگیا تب وبا دور ہونے کی تدبیر پوچھتے ہین -
کبھی کبھی ایسا بھی ظہور مین آتا ہے کہ خود رقّاص بیماری سے مرجاتا ہے - ظاہر ہوتا ہے
کہ شوارٹنز صاحب پہلا پروٹسٹنٹ پادری ٹناولی مین آیا کچھ لوگ عیسائی ہوئے اور رفتہ
رفتہ چھوٹے گرجے بھی تعمیر ہوئے - شوارٹنز صاحب کی وفات کے بعد مشن کا کام سست
رہا - ۱۸۲۰ء مین چرچ مشنری سوسایٹی نے پادری سی ٹی رینیس صاحب کو ٹناولی مین
بھیجا انکے بعد اور پادری بھی بھیجے گئے - کچھ دنون کے بعد وہ اسٹیشن جو مجلس ترقی علم مسیحی
کیطرف سے مدد پاتے تھے اوس مجلس کے سپرد ہوئے جو شہرت انجیل کیواسطے مخصوص
ہے - ٹناولی مین جو بیشمار مشن قایم ہوئے اون سب کے بیان کرنیکی فرصت نہین لیکن
اونمین سے ایک مشن کا جو کہ مگنا نا پرام کہلاتا ہے بیان کیا جاتا ہے - جب پادری
جے ٹامس صاحب اِس مشن کے مالک ہوئے تو یہ گانون کچھ بڑا اور دلفریب نہ تھا

یہ مقام میدان ریگستانی مین آباد تہا فقط تاڑ اور ارنڈ کے درخت اور کانٹون کی جہاڑیان
تہین جا بجا برگد کے درخت ترچینہ ور کی راہ کا نشان بتاتے تھے۔ یہ مقام سنسان
اور ویران تہا۔ موسم مین جو لو پہاڑ کے رخ سے چلتی تہی تو ملک کو پریشان کرتی تہی
اور درختونکی پتی جو گرتی تہی اوسکو اوڑا لیجاتی تہی تمام گانون ہمیشہ خاک اور بالو کے بادل مین چھپا
رہتا تہا۔ اب وہان نہایت شادابی ہے۔ کنوئین کہدے ہین چشمے روان ہین جنسے
سب طرف پانی پہنچتا ہے محنت کر کے عمیق بالو ہٹا کر ترکاریان اور بہت عمدہ قسم و خاصیت
کے پہل پہول بوئے جاتے ہین۔ اب دیکہو تو گلاب اور چنبیلی کی بہار ہے ناریل لطیف
و خوشگوار ہے۔ کیلا۔ انجیر۔ انناس ہین یہین کے میوون کا ذائقہ ہے۔ ایک پتہر کا
گرجا ایسا خوشنما اور بلند بنا ہے کہ جسمین دو ہزار آدمیون کی گنجایش ہے ہر اتوار کے روز
وہ نماز گذارون سے بہر جاتا ہے جو گہنٹہ کی آواز سنکر ہر طرف سے آتے ہین۔ ٹناولی کے
بہت مقامون مین گانون کے گانون عیسائی ہین۔ جب کوئی انگریز اس گرجا کے مینار کو
جو درختونسے بلند ہی دیکہتا ہی تو اپنے ملک کی یاد کرتا ہے۔

تعلیم مذہب مسیحی کا جو ہندوستان مین رواج ہوا اسمین اسکاٹلنڈ کے مشنون کا نہایت
احسان ہے ۱۸۲۹ع کے شروع مین پادری الگزینڈر ڈف صاحب اسکاٹلنڈ کی گرجا کے
بہت پرستون کے درمیان اول مشنری بنگالہ مین بہیجے گئے۔ دو بار کلکتہ کی آنے
مین اونکا جہاز تباہ ہوا پہلی کشتی جسمین وہ سوار تہے وہ بہ اسکی امید

کے قریب ایک پتھریلے ویران ٹاپو مین ٹکر کھا کر پاش پاش ہوگئی - دوسری کشتی گنگا کے دہانے پر پہنچکر کنارے لگی اور پادری صاحب جان سے بچے - کلکتہ پہونچنے کے دوسرے روز ہوا اونھون نے خط لکھا اوسکا مضمون یہ تھا ہم اپنے واسطے دعا مانگتے ہین - محنت اور مشقت اور خوف ہمین ہو اور فتحمندی کا تاج - یا موت جبکہ ہم ہمیشہ کو جلال کیواسطے اپنے مالک کے تعمیل حکم کرتے ہین انعام ملے -

ہنوز کلکتہ کے پادری تعلیم کی نسبت اصلی بنگالی مدرسون مین متوجہ تھے - ڈف صاحب نے ارادہ کیا کہ کچھ منتخب لوگونکی تعلیم کیواسطے مدرسہ قایم ہو تاکہ بعض اونمین سے اپنے ہموطنونکو تعلیم دیا کرین - جس روز مدرسہ کھلا پانچ شخص حاضر ہوئے - دوسرے روز بیس اور تیسرے روز اسّی آئے حتی کہ چند روز مین مکان بھر گیا - آغاز تعلیم کے بعض دلائل ڈف صاحب نے اسطرح بیان کیئے (اے میرے چھوٹے دوستو یہان میرے آنیکا بڑا مطلب یہ ہی کہ سب یورپ کے علم یعنی علوم مشرقی و علم مذہبی جو مجکو یاد ہین تمکو سکھلاؤن - تمکو بڑے علم کے ذخیرے حاصل ہون - اور مین فروتنی سے اقرار کرتا ہون کہ تمہارے بزرگ سلسلہ دار ذی علم اور شایستہ تھے جبکہ ہمارے بزرگ جاہل وحشی جسم رنگے ہوئے ملک بنگال کی چیتون کیطرح بڑے جنگلون مین پھرتے تھے یا کوہ ہمالہ کے ریچھون کی مانند پہاڑون پر گشت کرتے تھے لیکن اب زمانہ بدل گیا اور ہم جو اونکی اولاد ہین زمانہ کے ساتھ تبدیل ہوئے - اب ہم شایستہ ہوئے اور ہمارے پاس علم کا بڑا خزانہ موجود ہے جسکو ہم اور ونکے سکھلانے کی لایق سمجھتے ہین - وید ایک کتاب ہے جسکو تم سب

علمونکا سرچشمہ سمجھتے ہو۔ ایسی ہی ایک کتاب انجیل ہے جسکو ہم سب بہترین علمونکا منبع سمجھتے ہین کیا
پہر اوسنے کہا کہ اِن دونو کتابون کو مقابلہ کرکے منصفی کرو کہ کون بہتر ہے + ڈاکٹر ڈف جسکا
عین جوانی اور جوش طاقت کے دنون مین ہندوستان مین آئے پچیس برس سے زیادہ
اونہون نے ملک بنگال کی ضعیف سرزمین مین مشقت کی قیمتی تخم جو اکثر اونہون نے رو رو کر
بوئے ہین ہمکو امید ہے کہ بڑی فصل پیدا کرینگے اور زمانہ آیندہ کے مزدور اوسکو خوشی سے کاٹینگے۔

۱۸۲۹ء مین ڈاکٹر ولسن صاحب اسکاٹلنڈ کی مشنری سوسائٹی مین شریک ہوکر بمبئی کو
آئے لیکن چند سال کے بعد سب مشن چرچ آف اسکاٹلنڈ مین شریک ہوئے۔ اگرچہ ڈاکٹر ولسن
صاحب نے اپنا وقت تعلیم کے کام مین صرف کیا وہ اپنی زبان کی وجہ سے نہایت فائدہ
رسان رہے علاوہ ہندوستانی کی فکر و تحقیقات نے جھوٹے دستور جو ملک مین مروج ہین دریافت
کرتے رہے۔

۱۸۳۷ء مین پادری جان انڈرسن صاحب نے اسکاٹ لنڈ کے گرجا کی طرف سے
مدراس مین ایک انگریزی مدرسہ جاری کیا۔ ڈاکٹر ڈف صاحب جو کہ سب پادریون مین
نہایت فصیح تھے یا ڈاکٹر ولسن صاحب جو نہایت ذو علم تھے ان دونون کیطرح انڈرسن صاحب
نے کوئی کتاب اپنے قلم سے تحریر نہین کی لیکن جن لوگون سے اونہون نے سخن آرائی کی
کی وہ مدت تک یاد کرینگے۔

اب صرف چند قدیم پادریون کا بیان ہوچکا۔ کام خوب ترقی پذیر ہے ۱۸۶۲ء کے

شروع مین ۳۱ مشنری سوسایٹی متعلقہ انگلنڈ اسکاٹلنڈ آیرلنڈ سویزرلنڈ جرمنی پروشیا
ریاست متحدہ کے گماشتے ہندوستان سیلون اور ملک برہما مین محنت کرتے تھے۔
منجملہ ۴۲۷ پادریون کے ۱۸۳ ہندوستانی تھے۔ ۱۷۷۶ ہندوستانی واعظون کی مدد سے
بازارونمین کلام خدا کی شہرت کرتے تھے اور صرف اپنے ہی اسٹیشنون پر نہین بلکہ گرد و پیش
کے ضلعون مین منادی کرتے تھے۔ اسطرح سے اونہون نے مسیحی تعلیم دور دور پھیلائی
اور جو لوگ کہ عیسائی نہین ہین اونکے دلونپر بھی ایک عمدہ تاثیر پیدا کی۔ اونہون نے ۱۵۴۲
گرجے بنائے جنمین ۴۹۶۸۸ ممبر شامل ہین علاوہ اِنکے دو لاکھ سے زیادہ مسیحی لوگ
انجیل کی تعلیم پاتے ہین۔
سنہ ۱۸۶۲ء تک پادریون کی کوشش سے ۱۸۱۱ مدرسے جاری تھے جنمین ۴۸۳۹۰ لڑکے
خاص اپنی زبانون مین تعلیم پاتے تھے۔ ۱۹۰ بورڈنگ اسکول ہین ۳۱۵۸ لڑکے خصوصاً
عیسائی تھے جو کہ پادریون کے مکان مین رہتے اور اونہین کے زیر نگاہ پرورش پاتے تھے
۱۶۳ بڑے مدرسون مین ۲۳۹۶۳ لڑکے اور جوان زبان انگریزی مین نوشتون کی تعلیم پاتے
تھے۔ تعلیم نسوان کی کوشش کا یہ اثر ہوا کہ ۳۴۷ مدرسون مین سولہ ہزار آٹھ سو باسٹھ لڑکیان
ہین اور ایک سو سترہ بورڈنگ اسکول ہین ۱۰۲۴ لڑکیون کو دیسی زبانون مین تعلیم
دیجاتی ہے۔ کُل انجیل ۱۴ زبانون مین نیا عہدنامہ اور پانچ زبانونمین اور مختلف انجیلون کے
حصے اور سات زبانون مین ترجمہ ہوئے۔ پادریونکی مجلس کیطرف سے گیارہ چھاپہ خانہ جاری ہین

ہندوستان اور سیلون سے مشنون کا خرچ قریب ۲۹ لاکھ روپیہ سالانہ ہے جسمین سے چار لاکھ یوروپین مسیحیون سے جو یورپ مین رہتے ہین وصول ہوتا ہے یہ سب کام مذکورہ بالا اس آخری تیس برس کے عرصہ مین انجام پذیر ہوئے -

خدا نے کنعان کی بابت ابرہام سے فرمایا (اوٹھ تمام روے زمین کے طول وعرض مین گشت کر کیونکہ وہ مین تجھے بخشونگا) ابرہام نے خدا کے وعدے پر کامل اعتماد کیا اگرچہ اوسنے اپنی زندگی مین زمین کی میراث کیا پانون رکھنے کی بھی جگہہ نہ پائی۔ عیسائیونکو وہی امید ہے کہ ہندوستان خداوند کا ہوجائیگا - نجات دہندہ سے اقرار ہوا ہے کہ ایک حصہ مملکت اُسکی بیش بہا خون سے خرید کیا گیا ہے ، ایک دلسوز پادری مرحوم نے جو بہت برسون تک مندر جگناتھ کے قریب منادی کرتا رہا اسطرح لکھا ہی (زمانۂ حال کی کم ہمتی کے سوا ہم نہین جانے کہ کب فتح ہوگی اور ہندوستان مسیحی ملک ہوجائیگا جیسا یہ اب مندرون سے معمور ہی ویسا ہی تب بھی رہیگا لیکن وے زندہ خدا کی مکان ہوجائینگے - یہ اسیطرح پوجاریون سے آباد رہیگا مگر وہ روح اور سچائی سے خدا کو پوجینگے سکے راستہ مین اسیطرح جاتریون کا اژدحام رہیگا لیکن وے بہشت کی راہ کے مسافر بنینگے ستاستر رہینگے لیکن وے متبارک نوشتے بنجائینگے - نغمے رہینگے لیکن خدا اور مسیح کی حمد وثنا کے نغمہ ہوجائینگے - ماباپ اسیطرح بکثرت رہینگے مگر سب مسیحی ہوجائینگے لڑکے اور لڑکیان سب خداترسی کا سبق سیکھین گے - تمام روے زمین پر روز مقدس ہوگا

وہ راستی اور صلح کی تاثیر سے معمور ہوگا۔ زمین ترقی حاصل کریگی اور آسمان پر اسکی آزاد
جماعتون کی نسلین پہونچین گی اور تب قول پورا ہوگا
جنگل اور سنسان مقام اونکے واسطے شاداب ہونگے اور ویرانے گلاب کی طرح
شگفتہ اور سیراب ہونگے۔
اس کتاب کے ناظرین کو چاہیے کہ اول خداوند عیسی مسیح کے فرمانبردار بنین اوسپر
نجات کا بھروسہ رکھین اور روح القدس کے وسیلہ سے اوسکی شریعت کی پیروی کرین
پھر اوسکے جلال کی ترقی مین اپنی جان فدا کرین۔ نمونون تدبیرون اور دعاؤن سے
اپنے ہموطنون کو علم انجیل سکھلائین۔ جب یہ سب اونکی محنت تمام ہوچکے گی وہ جسکے
سر پہ بہت تاج ہین اونسے فرمائیگا۔ اے میرے باپ کے مبارک لوگو آؤ اور اوس
بادشاہت مین داخل ہو جو ابتدائے بنیاد زمین سے تمہارے واسطے موجود ہے ❊

تمام شد